100

U1

ھ 278 م

عنوان

22
110
125- 5 × 550
125
255

~~۱۳۴۶ء ۱۹۱۸~~
~~م ۲۸ ھ~~

وسیعلم الکفار لمن عقبی الدار

الحمد للہ المتعال الکبیر کہ دو تا رسالہ بے نظیر نتیجہ فکر رسا مولانا و بالفضل اولٰنا مولوی محمد حسین صاحب سلمہ الغنی

تیغ فقیر بر گردن شریر
و
ضرب سیفی بر سر کیفی

اولیٰ ہندیہ در جواب اندرمن بدخصال وثانیہ فارسیہ در رد ہفوات بہندن لال

مطبع فاروقی دہلی باہتمام میر محمد معظم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم ہے آج تیغِ تیزِ وحدت
کہاں ہے گردنِ طغیانِ کفار
سحابِ خامہ وہ ذی صاعقہ ہے
وہ برق افگن ہوا یہہ ابرِ تیرہ
مہیب اسکے صواعق اسقدر ہین
یہہ سن لینا ہی آذانِ کفار
مداد اپنی ہے زہرابِ غضب ہے
کہ آبِ آتش اثر اپنی یہہ دکھلائے
بظاہر دوزبانکا اک قلم ہے
قلم ہے یکقلم اس سے سرِ کفر
زمینِ شعر اپنی جو یہان ہے

قلم ہے برقِ شور انگیزِ وحدت
کہان ہے کشتِ زارِ جانِ کفار
کہ برقِ خاطفِ ہر مفسدہ ہے
بنایا چشمِ ہر کافر کو خیرہ
کہ کافر اپنی جانسے پر خطر ہین
ہوی محتاجِ انگشتانِ کفار
وہ دی تیغ کو تابِ غضب ہی
تو کشتِ کفر بے آتش ہی جل جائے
تجھی یہہ زہر مین تیغِ دودم ہے
فنا اس سے ہی ہر یک رہبرِ کفر
سراسر قتل گاہِ کافران ہے

یہہ بحرِ شعر ہے وہ بحرِ زخار
گران یہہ وزنِ شعر ایسا ہی اب ہے
ہمارا صفحۂ قرطاس یکسر
مدادِ و خامہ و قرطاس کیا ہین
مگر رحمت ہین جانِ مومنین پر
قلم اپنا ہے سروِ باغِ وحدت
چو بیت اپنے بتوحیدِ خدا ہے
یہان ہے صفحہ صفحہ ابرِ رحمت
مداد اک چشمۂ آبِ بقا ہے
سیاہے
وہی سلطان ہے ارض و سما کا
روان ہے حکم جسکا ملکِ جا ئین
وہی جبار اور قہار رب ہے
کیے ہین طوق و زنجیر اونسے تیار
وہان جسم انکی ہین اور یون مکان تنگ
وہان ہین مار و گژدم اور غسلین
وہان بے پوست جسمِ ہر شقی ہے
یہان پہوڑے پی لگتی ہی اگر چوٹ
الو پوچھے کوئی کافر کے جا سنے
نہین وہ آدمی کے ہات کی ضرب
پناہ اللہ کے ضربِ ملک سے

کہ جس مین ڈوب کر مرتی ہین کفار
کہ جانِ کفر پر کوہِ غضب ہے
بنا ہے قتلِ اندرمن کا محضر
حقِ کفار مین قہرِ خدا ہین
وہ روحِ حق ہین روحِ اہلِ دین پر
کہ ہی وہ گلشنِ ایمان کے زینت
نمونہ اک وہ بیتِ خلد کا ہے
کہ نازل سب سی ہی بارانِ وحدت
ممدِ حمد و توحیدِ خدا ہے
نہین کوئی شریک اوس کبریا کا
جو حاکم ہے زمین و آسمان مین
کہ جسکا نار مین قہر و غضب ہے
کہان جائینگے بچکر اوس سی کفار
کہ گویا ہین وہ برچھی ہین سنان تنگ
مرا چکھین گے جنکا قومِ بیدین
اور اوسپر ضربِ گرزِ آہنی ہے
تو چبھہ جاتی ہے مثلِ نشتر چوٹ
تن بے جلد پر ضربِ گران سے
ملک کی ہات کی ہے وہ قوی ضرب
اوٹھا کر جو زمین پہ پہینکے فلک سے

بیان کیا ہوئی شکلِ اہلِ دوزخ
عذاب و شرب و اکل اہلِ دوزخ

وہان زقوم کہانیکی لیے ہے
حمیم اونکو پلانیکے لیے ہے

وہ کیا زقوم کہائینگے ذرا سا
انہین زقوم کہا جائے گا گویا

پئین گے کیا حمیم نار کو وہ
وہ آپ گرم پے جائیگا اونکو

وہان ہے ہر طرف سی موت تیار
نہ آئیگی مگر وہان موت زنہار

جئین گے اور نہ مرجائینگے اوسمین
عجب کافر مزا پائینگے اوسمین

اگر کفار دوزخ سی خبر پائین
عجب کیا ہی مسلمان سارے ہوجائین

وہی اللہ ہی رحمان و غفار
کہ جنت جسکی رحمت کا ہی گلزار

نمونہ اوسکے رحمت کا ہی فردوس
نشان اوسکی عنایت کا ہی فردوس

روان ہی سلسبیلِ رحمت اوسمین
عیان ہی ہر جمیلِ رحمت اوسمین

مسلمانون کو ہین وہان روح و ریحان
عیان جنت کی صورت مین ہے رضوان

وہ جنت کیا رضای کبریا ہے
پر اوسکو جو برائی کبریا ہے

وہان ہنی کو ہین دُرِ مجوف
مساکن اہلِ دین کی ہین وہ اشرف

رہی ابرارِ دین جو تشنہ لب یہان
پئین گی جام پر لذت عجب وہان

کہ جنمین ہوئیگا کافورِ جنت
وہ ایسی ہوئینگی مسرورِ جنت

کہ وہان حور و قصور اونکی لیی ہے
وہان وہ خاص نور اونکی لیی ہی

جو یہان اصلا نہین طوقِ بصارت
سماع اوسکا نہین تاب سماعت

یہان ممکن نہین وہ وسم دلبر
وہان تابان ہی جو آب و گل پہ

چہپا رکہی ہی جو آنکہونکے ٹہنڈک
وہان اسکو عطا ہوئینگے بیشک

غضب سی اوسکی رحمت ہی زیادہ
تو نقمت سی عنایت ہی زیادہ

مگر وہ ہی نصیب اہل اسلام | وہ رحمت ہی قریب اہل اسلام
جہنم مین پڑے کفار و فجار | جو دیکھین گے جنان مین عیش ابرار
تو نار رشک افزون ہوئیگی اور | مصیبت اونکو وہان یون ہوئیگی اور
سنی ول سی اگر آیات قرآن | عجب کیا ہوئی اندر مین مسلمان
مگر کیون ہوئیگا وہ پر تحسر | کہ ہی اوسکو تو یہہ جوش تصور
معطل ذات بیچون و چرا ہے | زبان بر جکا زانی خدا ہے
وہ عبد اللص کہان ایمان لائے | جو مانگین چور کو خالق بنائے
مگر ہان قدرت حقکی ہی وہ شان | کہ اندر مین ہی لاکھون ہین مسلمان
نظیر اوسکی ہی قصہ ساحرون کا | کہی فرعون نی جو پیش موسیٰؑ
الٰہی بہر موسی دی وہ اسباب | کہ ہو فرعون اندر مین ہی غرقاب

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات عز اسمہ

الٰہی تیغ زن کو دی وہ ہمت | کہ کاٹی ہر سر کفر و جہالت
میری تیغ زبان مین ہوئی وہ آب | کہ اہل شرک کی آتش ہو سیراب
سخن میرا بنے وہ برق روشن | جلا ڈالے جو اندر مین کا خرمن
الٰہی ہات میرا ہو تبر ہو | صنم خانہ ہو ہر بت کا سر ہو
ادا ہو رسم ابراہیمؑ مجھے | کہ مین ہی توڑ ڈالون سر تونکے
بتلا ڈالون بنا مدن اونکو پوچھو | دکھا دون جوش وحدت کا نمونہ
اگر ہندو یہہ پوچھین مجھی حیران | کہ کر کا کام ہی یہہ ای مسلمان
خلیل اللہ سان پھر یہہ کہون مین | انہین ہی پوچھو گر یہہ بولتے ہین

که ایسا کون ہے تمپر غالب آیا
که تم معبود تہے اور مار ڈالا

وه زورِ تیغ دے یا حی و قیوم
که شوم سومنات اوس سی ہو معدوم

الہی دے زبانکو ایسی قدرت
کروں فوجِ سخن پر مین حکومت

مضامین پیش آئین ایسے ہر بار
که فوجِ مسلح بہرِ کفار

جہان مین میرے لشکر کا وه غل ہو
که عالم مین یہی مذکورِ کل ہو

که وه اندر مینِ مردود بہاگا
مع لشکر ہی لو نمرود بہاگا

شکست اب دیکھو اوس کافر نے پائی
سزائی کفر اوس فاجر نے پائی

الہی میرے الفاظِ زبان کو
وه زورِ لشکرِ پشہ عطا ہو

که مثلِ لشکرِ نمرود نمرود
مع کفار اندر مین ہو نابود

بنے ہر لفظ وه سنگِ فلاخن
که کوٹے اوسکو سر سے تا بناخن

زبان پر جو یہان لفظ ایک ہی آئے
تو مثلِ پشہ اوسکا مغز کہا جائے

بہت کرتا ہے وه مے نوش آرام
نہوئی اوسکو بپا پاپوش آرام

سرِ نمرود کے صورت ہمیشہ
رہی پاپوش خوری اوسکا پیشہ

الہی رکھہ زبان سے مجکو محفوظ
رہون اخلاص سی ہر لحظہ محظوظ

کیا ہے لشکرِ اعدا پے منصور
تو رکھہ عجب و ریاسی بہی بہت دور

که جو کچھہ ہے ترے نصرتسی ہی وه
کہان اس ناتوان ہمت سنی ہی وه

رہو نہین بحرِ عفوِ معصیت مین
رہو نہین موجہاے مغفرت مین

ہمیشہ ہمکو ہو رحمت کا سایہ
که تو ہی لے ہمارا ہے خدایا

ہمین غالب ہی رکھہ اعدائے دین پر
مدد دے ہمکو قومِ کافرین پر

الہی تیغ زن کی سب دعائین
اجابت کا شرف جلدی سے پائین

نعت

نعت سید ابرار رسول مختار قاتل کفار جاہد اشرار علیہ صلوات من الغفار وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار ؛؛

محمدؐ ایسے سلطان جہان ہین / گدا اونکے عزیزان جہان ہین
عرب مین ہے ظہور ذات مختار / عجم اونکے لیے ہی کفش بردار
وہ ہین مہر سپہر وحدت حق / وہ خیر خلق ہین اور رحمت حق
محل رحمت و رضوان ہین احمدؐ / بشیر و صاحب قرآن ہین احمدؐ
ہوا جسوقت وہ خورشید تابان / بتونکے جسقدر تہے شبستان
ہوئے معدوم سب اک دم کی دم مین / یہہ شہرت ہی عرب مین اور عجم مین
اگرچہ نام کو امی ہین وہ شاہ / پر اونکے علم سے اللہ اللہ
جہانمین منقسم ہے کوئی حصہ / تو کیا کچہہ علم کا ہے طول قصہ
محمدؐ مصطفے ہین ایسی عاقل / کہ فخر اونسے ہی عقل کل کو حاصل
کمال اوس عقل کا کیا عقل مین آئے / کہ ہر وصاف یہان دیوانہ بنجائے
کیا وہ اوس زبان نے کار شمشیر / کہ سب ماری گئے کفار بے پیر
محمدؐ کا جو گلزار بیان ہے / مسلمانون کو اک باغ جنان ہے
وہی صرف زبان مصطفے ہی / کہ داغ صرف بہر اشقیا ہے
جہان سے کافرون کا خون پیکر / وہین ہے تشنہ لب احمدؐ کا خنجر
قیامت تک پیی جائیگا وہ خون / جہان تک پائینگی کفار ملعون
جہان وہ بحر خون کفر کو پائے / تو سارا ایک ہی چسکی مین پی جائے
یہہ فرماتے ہین وہ محبوبؐ ہر شے / ہمارا رزق ظل تیغ مین ہے
جسی ہو ابر رحمت سایہ تیغ / تو اوس سی کون ہو ہمپایہ تیغ

جہد زرق اسطور جا بنا زہی ہی کہا مین
غضب ہی اک کتا کت واس اکال
تکبر کم نہین شیطان سی اوسکو
جو دریائی منی مین غرق ہی شوم
جو کہا جائی زیادہ حد سی ذرا بے
وہ دہپا ہمسی لوگو نکا ہی اک کہا ہی
کلام مصطفے مین اوسکو ہی طعن
سنا ای کافر ملعون و گستاخ
مقابل ہوئیگا حضرتسے کیا تو
صلے اللہ علیہ والہ وسلم
وہ جو جو ہین تیرے اوتار زا لے
خدا دی تمر وہ بد چارون
وہ ساری سانپ رستی کی تو لی آ
بعون اللہ کیا ہوتا ہے پہر دیکہہ
عصائی ذکر توحید و رسالت
اونہین کہا جائیگا یون دمکی دیم منر
جو قسمت مین تیرہی ایمان ہوگا
کہ پایا ہینی رب العالمین کو
یہہ مین ایمان لایا اوس خدا پر
وگرنہ صورت فرعون بےعون
تیرا معبود سنگ کفر ہی بس

مقابل اونکی کافر کیونکے آئین
کہ متہرا کا سا چوپا ہی وہ بدحال
نزول لعن ہو رحمن سی اوسکو
اور اوسپر صادق آئی وصف مذموم
نکالی انجری مقعد سی وزات
تو مثل گوز اوسکا دم نکل جا ہی
بہت خیر الورے مین اوسکو ہی طعن
چہ نسبت خاک را با ہفتمین کا ح
ہماری ہی ذرا آگی تو آ تو
وہ سیتا اور گوری اور بہانے
کتابین اپنی سب گو ہین ہزارون
بشکل ساحران قوم موسے
نہ ہنی پائی گا تو منتظر دیکہہ
ادہر سے اژدہا بنکر بعجلت
کہ تہی گویا ہمیشہ وہ عدم مین
تو تو ہی ساجد رحمان ہوگا
آکہ و رب خیر المرسلین کو
اوتارا جسنی قرآن مصطفے پر
کہان وہ نور ایمان اور تو کون
وہی تو غرق گنگ کفر ہی بس

یہہ نیلِ کفر ای فرعونِ ملعون
ڈبو کر مار ڈالیگا تجھے یون

مرا فرعون جیسے نیل مین دان
تو اسمین ڈوب کر مر جائیگا یہان

تو چلکر اپنے دریا کے سفر مین
بہت آرام پائیگا سقر مین

جہان ہوئینگے خلوتگاہِ فرعون
وہین ہوئیگا تو ہمراہِ فرعون

وہان فرعون اور تجہہ سے جیسے لالہ
رہینگی ہم نوالہ ہم پیالہ

اگرچہ شانِ دنیا مین ترا سر
نہین سے ہے اوسکی کہڈکے برابر

مگر انکارِ حق مین ہو برابر
نہین جاہ و حشم مین گو برابر

جو تجہہ مین اوس مین ہی یہہ ربط حاصل
تو دوزخ مین رہیگا اوسکی شامل

کہان ای تیغ زن تیرا گیا ہوش
یہہ ذکرِ نعت مین کیا آگیا جوش

کہین سر کاٹ چک کافر کا جلدے
لگا ہمت درودِ مصطفیٰ کے

رسول اللہ پر دن رات صلوات
رسول اللہ پر صلوات صلوات

درود اللہ کا ہر ساعت اون پر
سلامِ کبریا ہر ساعت اون پر

میری جانب سی یا اللہ ہر دم
صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہو پیہم

اور اونکی آل پر اصحاب پر بہے
رہے نازل تری رحمت الٰہی

اَشِدّاءُ علَی الکُفّار ہین وہ
رسولِ حق کے سب غمخوار ہین وہ

نہ سمجہا مال و جان و سر اونہون نے
کیا قربان محمدؐ پر اونہون نے

نثار اونپر نکیون ہو رحمتِ حق
مدام اونپر فزون ہو رحمتِ حق

یہہ ختمِ نعت مین نیت ہے میری
کہ لکہون ایک عشقیہ غزل بہی

فرشتے کاش لیجائین وہان تک
مرا پیغام پہنچائین وہان تک

غزل

عرب ہے مظہرِ شانِ محمدؐ ۔ عجم ہے زیرِ فرمانِ محمدؐ

بخارِ خونِ کفر اک دم مین پی جای ۔ لب شمشیر و پیکانِ محمدؐ

رخِ مہرِ قیامت کا نمونہ ۔ رخِ شمشیرِ عریانِ محمدؐ

گئے اک حرف سی طرفِ سقر مین ۔ ہوے جو حرف گیرانِ محمدؐ

ادا کب ہوئے شکر اونکا کہ جو ہین ۔ خدا کے بعد احسانِ محمدؐ

بہت مان باپ پر احسان ہی میرا ۔ اونہین کرتا ہون قربانِ محمدؐ

الہی عاشقانِ باصفا کو ۔ نہوئے داغِ ہجرانِ محمدؐ

اسے ہے کونسا دن ہوئے گا وہ ۔ کہ ہون مین پہر بہی مہمانِ محمدؐ

لگائین جای سنگِ آستانہ ۔ مجہے اسی کاش دربانِ محمدؐ

غمِ امت مین تہا اللہ ری کیا کچہہ ۔ وہ جوشِ چشمِ گریانِ محمدؐ

پیام آیا ہم اتنا خوش کرین گے ۔ نہو گے پہر حزین جانِ محمدؐ

اللہ کے طرف سے

یہہ جن جانون کا غم ہی جانِ جانکو ۔ وہ جانین ہو مین قربانِ محمدؐ

ہنسانا ہمکو محشر مین خدایا ۔ طفیلِ روے خندانِ محمدؐ

وہین ہیبت سی ہون گنگ و جمن خشک ۔ جو دیکہین موجِ عمّانِ محمدؐ

ق

ہمیشہ مدحِ احمد کے لیے تو ۔ میرے اللہ رحمانِ محمدؐ

بہت رکہہ مجہپر احسانِ مضامین ۔ طفیلِ روحِ حسّانِ محمدؐ

ابن ثابت رضی اللہ عنہ

فقیر اتنی کہان طاقت ہے واللہ
کہ ہون مین کچہہ ثنا خوانِ محمدؐ

ذکرِ جمیلِ مولانا ذوی مجد و جاہ اوستادنا و شیخنا
مصنف تحفۃ الہند مولوی شیخ محمد عبید اللہ صاحب مدظلہ

واوصلہ

واوصلہ اللہ مجیب الاواہ الی ماتمیناہ

وہ ازبس رونقِ اسلام و دین ہین
بہت ہی پیروِ شرعِ متین ہین

وہ آیاتِ الٰہی سے ہین آیت
کہ اونسے ہوتی ہے ہردم ہدایت

درایت ہی وہ اونکو امرِ دین مین
کہ جیسی چاہیے شرعِ مبین مین

وہ ہین حاجیِ بیتِ ربِ عزت
خلوص اون کا قبولِ حج کی حجت

مزارِ مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲) کے ہین وہ زائر
نظر ہے اسلیے سنت مین غائر

عجب اخلاص کا ہے وعظ اونکا
وہ رمزِ خاص کا ہی وعظ اون کا

کہ اہلِ بزم ہو جاتے ہین مخلص
ریاکار اوس سے ہو آتی ہین مخلص

کرامت ہی اثر جو وعظ مین ہے
ہدایت ہی اثر جو وعظ مین ہے

کہ جی جاتے ہین مردی کفر کے وان
وہین آتی ہے اونمین روحِ ایمان

یہہ ہی ضرب المثل ہندوستانمین
عجب تاثیر ہے اونکے بیان مین

نہو کیونکر جو دل سے آتی ہے بات
تو وہ ہر دل کے اندر جاتی ہے بات

مٹائی قرب اونکا دل سے کلفت
بہت ہی اونکو مسکینو نسے الفت

صفی ہین وہ سنی ہین متقی ہین
سخی ہین صاحبِ جود خفی ہین

اگرچہ اونکے خادم ہین ارا کین
ولیکن وہ ہین اور حبِ مساکین

عجب اخلاق دیکھے اس صفی کے
نمونہ ہین وہ خُلقِ احمدی کے

خلیق ایسے کہان ہوتے ہین پیدا
شفیق ایسے کہان ہوتے ہین پیدا

غمِ مہمان نوازی دایما ہے
خلیل اللہ کی سنت ادا ہے

جو شایان ہین وہ اونمین سب ہین موجود
جو ناشایستہ ہین بالکل ہین نابود

طریقہ اونکا ارشاد و ہدے سے ہے
کتابِ سنت اون کا رہنما ہے

وہ ہین مہر منیر فعل سنت
وہ ہین وہ دین سے ماہر مسلمان
کہان یہہ چشمۂ آب بقا تہا
یہہ بحر زندگی جب سی روان ہے
جو اندر مین بہی قطرہ اس سی پی جائی
جب اوس مردہ مین آئی روح اسلام
جلاڈالی وہ بید بے ثمر کو
نہو زنار سے پہر اوسکو رشتہ
حرارت آئے پہر یہہ اوس للی کو
وہ توڑے اپنی ہاتون سے بتون کو
نہوئی طعنہ زن پہر مومنون پر
چراغ بتکدہ ہو شمع مسجد
وہ ہوجائے شمول حال ابرار
یہہ دیکہو اوسکے حق مین کسقدر ہم
اگر پہر بہی ہمارا وہ عدو ہے
عجب کیا گر بحکم رب قاہر
وہ ایسے ہین کہ بس جی جانتا ہے
اگر اوصاف لکہون اونکی اکثر
چلے آتی ہین مضمون بے نہایت
کہ اس پر اس سخن کا خاتمہ ہے

نہان ہی اونسی ہر خفاش بدعت
کیی ہین سیکڑون کافر مسلمان
نہان ظلمت ہین کب سی یا خدا نہا
تو مرگ کفر و بدعت سی امان ہی
تو مرگ کفر سی یک لخت جی جاے
پہر اوسکا زندہ ہوکر ہوئی یہہ کام
منڈا ڈالی وہ اپنی موی سر کو
غم توحید مین ہو دل بہ رشتہ
جلا ڈالے وہین گنگا جلے کو
ہدایت نامہ لکہے کافرون کو
بتون کو پہینک مارے کافرون پر
بنی وہ ہمدم ہر جمعہ مسجد
بنی ہین طلائی دست افشار
دعای خیر یہان کرتے ہین ہر دم
کہان انصاف کی کچہہ اوسمین بو ہی
کرامت ہوئی مولانا سے ظاہر
اونہین ہر ایک کوئی جانتا ہے
نہوئی مکتفی اوسکو یہہ دفتر
اسی پر اب تو کرتا ہون کفایت
کہ مجکو اونسی حاصل تجربہ ہے

نہین

نسمجھو مدح مین مجھسے تکلف
رہین عالم مین یارب وہ سلامت
رہین وہ حاسدون کی شرسی محفوظ
رہی تواون سے یا اللہ راضے
اسلیے جب وہان ہوا اونکے تکریم
جو قرب اونسی ہے یہان مجکو میسر
ہوئی اونسے مجھی تعلیم دین یہان
اسلیے ہم جیسان پر ضیا   ہین
وطن سے آگئی جب ہند مین یہہ
ہوا (پنجاب ۱۲) انکے سبب معدوم (دیار ربا ۱۲) گویا
پڑی انکے سبب یعنی خلل مین
مسلمانون کے اب یہہ مقتدا ہین
بہت یہان شرک وبدعت کا یہان شغل
خدائی جب یہہ نہر دین عطا کے
محب اونکے بدل سب مرد وزن ہین
کوئی یہہ بات میری دل سی پوچھی
قرین جائی فقیر و آنجناب است
ہماری مرشدونکے دوست ہین یہہ
یہہ میری مقتدا ہین رہنما   ہین
کوئی دشمن بھی انکا ہی تو کیا ہی

کلام اپنا ہے دیکھو بی تکلف
رہین اسلام مین وہ باکرامت
رہین وہ کافرون کی شر سے محفوظ
ملین اونکو رسول اللہ راضے
ہوا اونکے زیر سایہ میری تکریم
جوار اون کا وہان بہی ہو میسر
تو رکھے پاس رب العالمین وہان
رہین صف نعال مصطفا مین
ہوئی مشہور ہند اور سند مین یہہ
مسلمانون سی ہندوین بہت سا
جو تھی رسم ہنود اکثر عمل (یعنے رسوم ہنود ۱۲) مین
ہزارون اہل دین کی پیشوا ہین
تنہا توحید وسنت کا یہان شغل
بہائی شرک وبدعت کی ہلا کے
خصوصًا آج جو اہل وطن   ہین
کہ مجکو فخر کیا کیا کچھ ہے ان سے
بہ بیدار یست یارب یا بخواب است
ہماری بہی دلونکے دوست ہین یہہ
ذرا مجھسے کوئی پوچھی کہ کیا   ہین
کہ اوس دشمن کا بھی جی جانتا ہے

کہ قول و فعل انکے ہین موافق
یہہ صادق ہین یہہ صادق ہین یہہ صادق

کتاب جسنت ۱۲
عداوت سے اگر کوئی نمائے
شقاوت سی اگر کوئے نمائے

توکیا کیجے جو محروم سعادت
رہے انکار سی بوجہل سیرت

یہہ ہندو کیون نہوئین انکے دشمن
کہ انکا آفتاب دین روشن

مولوی صاحب ۱۲
دکہاتا ہے عیوب دین ہندو
کہ یکسر کفر ہے آئین ہندو

یہہ گو لکھتے ہین رد تحفۃ الہند
مگر کیا کم ہے مد تحفۃ الہند

درازی ۱۲
پھر وہ نخل ہدایت یہان لگایا
کہ پہنچا ہے بہت دور اسکا سایا

جو دل ہین راغب جنات پر نور
وہ اسکے سایہ مین رہتے ہین مسرور

جو جلتی آفتاب کفر مین ہین
معذب خود عذاب کفر مین ہین

وہ اس سے بھاگتی ہین دور مردود
وہ ہین اللہ کے مقہور مردود

جو طرز ہجو ہندو نے نکالے
پھر اپنی جان پر آ یہہ بلا لے

اندر من ۱۲
بس اب ٹلتے نہین زنہار زنہار
زبان اہل دین کے انسنی تلوار

نہ لینے پائین گی یہہ بی سقر دم
سقر مین بہی تو دم ہوئین گی ہر دم

وہ ایسے جای پر غیظ و غضب ہے
کہ نار اللہ جس مین قہر رب ہے

دل کفار کو وہ جہانکتے ہے
وہ دم مین کافرون کو بہانکتی ہی

تعصب جانی دی ہندو کہین تو
مسلمان ہو نرہ اندوہگین تو

ہمارا دین ہے یہہ وہ بحر زخار
کہ دم مین پاک ہوئین ساری کفار

یہہ دریا دم مین کر ڈالی اوہنین پاک
ابہی دہو ڈالے اونسی کفر کی خاک

نہ دیکھا کوئی ہندو ہمنے رہبر
کہ وہ بہی ہو کہین نا ہے منکر

بلاتا ہوئے سبکو اپنے جانب
کہ آؤ دین ہندو ہے یہہ غالب

یہہ کیا باعث کہ ہر اک جانتا ہے
عبید اللہ کا دشمن نہ بن تو
کہین ایسا ہی ہی اے بندۂ آز
عبید اللہ وہ مرغوب دل ہین
جو آیا ہے حدیثِ مصطفٰے مین
شرف پاتا ہے خود نیکو روی سی
اوسے رکھتا ہی رب العالمین دوست
فرشتے دوست اوسکی ہر کہین ہین
تو مصداق اسکا ہم پاتے ہین ان کو
یہہ للّٰہی محبت مقتضے ہے
تو اونکے وصف مین لکھون غزل ہے

یہہ ان کا دین جہوٹا بر ملا ہے
یہہ تارِ عنکبوت اوڑہ پر نہ تن تو
کہ تارِ عنکبوت اور دامِ شہباز
کہ وہ مشہور دور اور متصل ہین
کہ بندہ جب کوئی خلقِ خدا مین
مشرف ہی خدا کی دوستی سے
اوسی رکھتی ہین جبریلِ امین دوست
پہر اوسکے دوست سب اہلِ زمین ہین
ہمارا فہم یا اللہ سیچ ہو
غزل شایانِ وصفِ مولوی ہے
کہ ہو مقبولِ حق میرا عمل ہے

غزل

جسے وصلت عبید اللہ سے ہے
نکیون کر دور بہاگی ہمسے شیطان
غنیمت ہی کہ شاگردانہ حاصل
بنت ہین کیون نہوئی دین کی خبر
بنت کیا ایک عالم مین عیان ہین
ہمیشہ امرِ دین مین اللہ اللہ
عجب کیا توبہ اون کی ہوئی مقبول
ذرا اندوسکے دل سی پوچہہ کیا کچہہ

عجب رغبت عبید اللہ سی ہے
ہمین قربت عبید اللہ سے ہے
ہمین نسبت عبید اللہ سے ہے
کہ خیریت عبید اللہ سے ہے
عیان ملت عبید اللہ سے ہے
عجب ہمت عبید اللہ سے ہے
جنہین بیعت عبید اللہ سے ہے
عیان سنت عبید اللہ سے ہے

جبرئیل علیہ السلام سے اشارہ مولوی صاحب

یہہ پوچھے کوئی اندر من سی جاکر — کہ کیون نفرت عبید اللہ سی ہے
ذرا اگر تو دیکھے اپنی خبر تو — کہ کیا راحت عبید اللہ سی ہے

فقیر اسکی خبر دیتا ہون اون کو
سبب مجھے الفت عبید اللہ سی ہے

ذکر کتاب مستطاب تحفۃ الہند دندان شکن کفار ہند و سند تقبل اللہ منہ

بہت تحفہ ہی اونکی تحفۃ الہند — ہدیہ اونکا ہی بی مثل و مانند
الہی سعی انکی ہوئی مشکور — قبول کبریا ہوئے وہ مسطور
قبول حق کا اک یہہ بہی نشان ہے — کہ وہ مقبول خوبان جہان ہے
ترقی پر ہے ہر دم شہرت اوسکی — دل عالم مین ہی اک رغبت اوسکی
بیان اسکا کہ وہ تحفہ ہی کیا شے — اشارہ مہر انور کیطرف ہے
وتحفہ خود بیان کرتا ہے اپنا — کہ خور خود رخ عیان کرتا ہی اپنا
کہو نہین دیکہو وہ ہے مہر روشن — توہی تحصیل حاصل مشفق من
اگر جلتا ہے اندر من تو جل جائے — وہ جل پرواہ لے تا دم نکل جائی
کہ آخر اوسکو جلنا ایک دن ہے — ابہی جلجای تو سب غم ہوی سطے
بہت غمگین رہتا ہے وہ مسکین — کہین مرجای تو کچہہ پائے تسکین
اگر خفاش ہوئے دشمن مہر — نہوئی کسر شان روشن مہر
گلاب پاک کا دشمن جعل ہے — توکب اوسکی گلابی مین خلل ہے
اگرچہ چغد ہوئے دشمن باز (کرم نجاست ۱۲) — توہو سکتا ہی کب وہ رہزن باز
عسل سی گرچہ صفراوی ہو بیزار — مزا اوسکا نہوئے تلخ زنہار

عداوت

عداوت شیر سے روباہ کو ہے
جو بوئی شیر ہی اوسکو کبہی آئے

بچاتی پر وہ اوسکے راہ کو ہے
عجب کیا ہے کہ وہ ہیبت سی مرجائے

تحسین وآفرین بر عقلِ سلیم مولانا عبید اللہ بر تالیف تحفۃ الہند تحفۂ دلخواہ

حواس انسانکے جس جس کا لکی ہین
حواس انسانکی ہین وہ نعمتِ حق
وہ کیا کیا ہین سماعت ہی بصر ہے
سمجہنا عقل بہی انسانکی کیا ہے
یہہ ہی دریائی جودِ حق کا گوہر
یہہ وہ آنکہین ہین جنسے دیکہتا ہی
تمیز اس سی ہی اسکو نیک و بد کی
سو مولانا عبید اللہ نے خوب
جو دیکہا خیر بالکل دینِ اسلام
جو شر دیکہا سراسر دینِ ہند و
خدا نے دی وہ توفیق و ہدایت
ملایا خاک مین سب جاہِ دنیا
نہ کہی کچہہ محبت مال و زر کی
سکونت تہی جہان اور مالِ دولت
جو ایسی ولکی مرغوبات چہوڑے
وہ مقبول خدا کیونکر نہو سے

یہہ ظاہر ہی کہ کس کس کام کے ہین
کہ اونسی دیکہتا ہے قدرتِ حق
وہ شم ہی ذوق ہی لمس شر ہے
یہہ جو ہر کس لیے اسکو ملا ہے
یہہ ہی ادراکِ خیر و شر کا جوہر
کہ یہہ اچہا ہی یان اور یہہ برا ہے
خبر ہے اس سے ہر سیل و زبد کے
جب ان آنکہون سی دیکہا زشت و مرغوب
تو مانا بے تامل دینِ اسلام
تو مارا اونکی منہ پر دینِ ہند و
کہ خالص بنگئے عالی درایت
نہ کہا ایک بہی دلخواہِ دنیا
خبر اب تک نلی پہر اوس اوس وطن کے
ریاست اور حکومت اور عزت
خدا کی عشق مین لذات چہوڑے
وہ دین کار ہنما کیون کر نہو ئے

وہ مرغوبِ خلایق کیون نہو جاے — وہ اک عالم سے فایق کیون نہو جاے
تولاک اللہ اے مردِ مسلمان — رہین تجھپر خدا کے فضل و احسان
عجب دانش ہوے تجھکو عنایت — عجب کاوِش ہوئی تجھکو عنایت
درایت جسکو کہتی ہین وہ یہہ ہے — ہدایت جسکو کہتے ہین وہ یہہ ہے
اسی کہتی ہین عقلِ دین واللہ — اسی کہتے ہین نقلِ دین واللہ
عنایت جسکو ہووے یہہ فراست — عطا ہو جاے جسکو یہہ دِراست
پہر ایسا کسطرح ہووے وہ خود کام — کہ آپہی ہوے لذتِ گیر اسلام
وہ ہے آمادہ سب کے فائدہ پر — صلائی عام ہے اُس مائدہ پر
گوارا ایسے دانا کو ہو کیون کر — کہ قوم اوسکی رہے کفار بحیر (یعنے خوان اسلام ۱۲)
تو اوسکا شغلِ بیدارے دلوں مے — یہی ہے رات دن یا لیتَ قومے
جو تہا قولِ حبیبِ اہلِ یاسین — کہ یا اللہ میرے قوم بیدین
کہین آگاہ ہو جائین تو اچہا — عباد اللہ ہو جائین تو اچہا
عبید اللہ ہون مین یا الہے — عباد اللہ ہوئین قوم میرے
اونہین بہی دین کی آجاے لذت (مصنف ۱۲) — خدا اونکو بہی یہہ دکھلائے لذت
تولکہی اسلیے یہہ تحفۂ الہند — کہ سنکر کافران ہند تا سند
مسلمان کچہہ بہی ہو جائین تو کیا خوب — کہین اسلام مین آئین تو کیا خوب
اگرچہ نام کو یہہ ہین مصغر — بنا اے خالقِ اکبر مکبر (کبیر ۱۲)
یہہ اندر سن عبث جلتا ہے دن رات — کفِ افسوس کیون ملتا ہے دن رات
مسلمان آگے انکے ہاتہہ پر ہو — نہ مفتون ہندون کے ساتہہ پر ہو
مسلمان پہر سب اوسکی ساتہہ ہونگے — جدا گو اوس سے گنگا ناتہہ ہونگے

غزل

غزل لکھون تو بہتر ہے یہان بہے		اگرچہ وصفِ تحفہ مین بد ہے (الہند ۱۲)

غزل

جو خوش ہین دوستانِ تحفۃ الہند	حزین ہین دشمنانِ تحفۃ الہند
لگا دی چوبِ اندرمن کو آتش	جو گزرا کاروانِ تحفۃ الہند
دوا بس مرہمِ ایمان ہے اوسکی	لگے جسکو سنانِ تحفۃ الہند
شرابِ کفر کی ہین وہ قدح خوار	کہ جو ہین قادحانِ تحفۃ الہند
زرِ توحید اندرمن سے بہے لیجائے	کہو نکلی ہے کانِ تحفۃ الہند
پر اوس کھوٹی کو کیا اس زر سی نسبت	کہ جو ہے درمیانِ تحفۃ الہند
بہت ہندو مسلمان ہو گئے ہین	ہوا ہے امتحانِ تحفۃ الہند
پر اندرمن پہ برساتا ہی پتھر	سحابِ آسمانِ تحفۃ الہند
کتھا کو اپنی پنڈت بھول جائے	سنے جب وہ بیانِ تحفۃ الہند
اگر بیخواب اندرمن ہے غم سے	سنا دو داستانِ تحفۃ الہند

فقیر اوس چور سی تجکو خدا نے
بنایا پاسبانِ تحفۃ الہند

ذکر جمیل حبر نبیل جامعِ معقول و منقول حاوی فروع و اصول منہل فضایل منبعِ فواضل قامعِ بنیانِ کفارِ زمن قاطعِ سرِ کفرِ اندرمن محی السنۃ السنیہ ماحی البدعۃ الشنیعہ عالی دودمان جامع الکمالات الممکنہ لنوع الانسان حامی دینِ سید المرسلین ذبّ عن المسلمین مصنفِ سوط اللہ الجبار علی متنِ الکفار نائبِ رسول اللہ الولی مولانا مولوی محمد علی صاحب مدظلہ السنی

لہ یعنی داستان گو سے
لہ یعنی [illegible] ۱۲
لہ یعنی مولانا [illegible] ۱۲

ساکن بجہراؤن عامل تحصیل بلاری سلمہ اللہ الباری قرونا کثیرا

اگر حامی دین کہیے تو یہہ ہین
سفیر مرسلین کہیے تو یہہ ہین

یہہ آیات الہی سی ہین آیت
کہ کشت دین کو ہین ابر ہدایت

مسلمانون کی جانب سی یہہ دیندار
سر کفار پر ہین تیز تلوار

اگر دجال اندر من ہے ظاہر
تو یہہ ہین مثل عیسے اوسپہ قاہر

رسول حق کے نائب ہین یہہ بیشک
کہ اہل فکر صائب ہین یہہ بے شک

یہہ وہ ہین دیکھے حق مین قلزم علم
نہین یہان کام اپنا جز گم علم

صحیح العلم ہین یہہ ایسے اکمل
کہ صرف آج کل کے کل ہین معتل

یہان اندر من سطے جبلت
رہی محذوف شکل حرف علت

وہ اندر من تو کیا فرا اگر آئے
فرار انکی مقابل وہ بہی کر جائے

یہہ ہین وہ نحوی عالی طبیعت
کہ اب کیا ابن حاجب کی ہی حاجت

یہہ ایسی فعل افضل کے ہین فاعل
کہی مرفوع ہونا جسکو حاصل

کمال علم کو گر کہیے مسند
تو ہین مسند الیہ اوسکے محمد

وہ یون بس مورد علم وعطا ہین
کہ ہمنام محمد مصطفیٰ ہین

نہوئی کیونکہ ہمنامی کی عزت
کہ ہے وہ امت عاصی کی عزت

اگر ہے جزو ثانی وہ علی ہے
علی دروازہ علم نبی ہے

تو نسبت علم سی حاصل ہے موفور
عجب عالم ہین یہہ نور علی نور

ہوا انسے وہ جز نقل دین ہے
کہ مخفوض انسے قوم کافرین ہے

مضاف انکی طرف ہی علم و حکمت
یہہ ہین موصوف حسن فہم و خبرت

بنے معقول سب معقولے انسے
بہت کہبرائے سوفسطائے انسے

[illegible]

عطا

58036

عطائی حق ہے اُنپر وہ ذکاوت ۔۔۔ کہ انکی اہلِ ہیئت پر ہے ہیبت
جو ہوتا پور سینا ذی فراست ۔۔۔ تو دیتا انکو دادِ علم و حکمت
ہوا تہا عزم یہہ کس فلسفی سے ۔۔۔ مقنن کب تہی وہ قانون دین کی
ہوی قانون ان سے وہ مدوّن ۔۔۔ ہوا ہی دین احمدؐ جنسے روشن
خصوصاً ردِ کفرِ ہند کے واہ ۔۔۔ عجب انسے ہوئی ترویج واللہ
عجب کیا مارِی اِک طفلِ مسلمان ۔۔۔ ہزارون ہندؤن کو آج آسان
نانگین پہر تو پانی اوسکے مارے ۔۔۔ وہ جمنا داس گنگا رام سارے
عجب کیا قتل کر ڈالین پکڑ کے ۔۔۔ اب اندر کو مسلمانون کے لڑکے
وہان بوجہل کو لڑکون نے مارا ۔۔۔ تو ان لڑکونمین بہی تو بل ہی دین کا
ہوی تعلیم مولانا سے وہ حرب ۔۔۔ کہ حظِ عام ہے اب ہمتِ ضرب
عجب ہی انکا ہر ضغرے و کبرے ۔۔۔ نتیجہ جس کا ہی بس خیرِ عقبے
یہہ شکلِ اول ترویج دین ہین ۔۔۔ بدیہی النتایج ہر کہین ہین
یہی ہے حاصلِ فکرِ طبیعت ۔۔۔ کہ وہ کلی ہے یہہ علم و فضیلت
جو کلی مشکک سی ہے موسوم ۔۔۔ یہہ اہلِ علم کو ہے خوب معلوم
نہین افراد مین اوسکے مساوات ۔۔۔ کمی بیشی مین ہوتی ہے منافات
سو مولانا یہہ ہین وہ فخرِ کامل ۔۔۔ کہ افراد اوسکی یان اکثر مین حاصل
ادب مین ایسی ماہر ہین یہہ بےقیل ۔۔۔ کہ ہر ہر لفظ ہے ترشیح و تخییل
بیان کا اُنکے کیا کہنا ہے واللہ ۔۔۔ کہ ہی علمِ بیان ہر یک بیان واہ
صراحت ہی تو ہے انکی بیانمین ۔۔۔ فصاحت ہی تو ہی انکے بیان مین
تنافر سے بری ہر ہر سخن ہے ۔۔۔ عجب سلکِ درّ و گوہر سخن ہے

کلام ان کا نہین بے استعارہ — کہ ہے ہر جائے ایہام و کنایہ
کلام ان کا ہی ہے نے تعقید و تثقیل — کہ ہر یک جا ہی ہی تسہیل و تمثیل
جو ہے ملکِ معانی و بلاغت — انہین ہات آگئی اوسپر حکومت
جو اقلیمِ معانی و بیان ہے — ابو یعقوب سکاکی کہان ہے
نام ادیب کامل امام علم ادب ۱۲
اوسی پر سکہ زن گویا یہہ ہین آج — انہین اوجِ بلاغت پر ہے معراج
کلام انکا دلِ مومن کی تسکین — کلام انکا سرِ کافر پہ سکین
کلام فارسی وہ پر فصاحت — کہ الفاظ ارسی معنے ہین صورت
وہ نثرِ فارسی انکی ہے مرغوب — کہ جس سی نثرِ غالب ہوئی مغلوب
عجب انکی زبانِ ریختہ ہے — کہ دلی کا ہی دل آویختہ ہے
اردو ۱۲ — باعتبار زبان اہل آن ۱۲
مناظر ایسے ہین ہر خیر و شر مین — نظیر انکا نہین آیا نظر مین
مجادل اور مکابر یہہ نہین ہین — مغالط یہہ نہین تصحیح بین ہین
مطالب کے لئی مثبت ہین کامل — یہہ ہر ہر خصم کے مسکت ہین کامل
یہہ اندر ہین کے دلسی کوئی پوچھے — کہ اوسپر وہ بلا آئی ہے اوسنے
جو ابراہیم ہی نمرود پر تھے — خلیلِ حق سے اوس مردود پر تھے
علیہ السلام
ہوا ہے انسی یون مبہوت کافر — تو بن جائیگا جلکر بہوت کافر
اسے ہی ہوئی اندر من مسلمان — ہوا اوسکی سبب مشہورِ دوران
غلط ہے بس غلط ہے دینِ ہند و — غلط ہے بسر بسر آئینِ ہند و
یہہ احسان اوسکا اک ہمپر ہے گویا — مکذب خود ہوا وہ اپنے دین کا
یہہ ہین ایسی توجہ سے مناظر — کہ اظہارِ ثواب اوسسے ہی ظاہر
یہہ جس جس امرِ دین مین مستدل ہین — دلائل انکی حقسی متصل ہین
مولانا ۱۲

۱؎ یعنی غالب دہلوی
کہ در نظم و نثر شہرت
تمام دارد ۱۲
۲؎ یعنی با مسلمانان مناظرہ
و مجادلہ در او بحث و
آن را باعث تکذیب
دین کفر شد گویا خود
مکذب دین خود شد ۱۲

وہ بالتحقیق ہین اِنّی سے واقف
دلیل انی کہ در فن مناظرہ آید
مفسر ایسی ہین گویا کہ ہر پاس
محدث ایسی ہین وہ عبدِ بارِ سے
احادیث نبی پر جو ہین مرفوع
یہہ سنت سے بہت ہی متصل ہین
کہ ہی قصر الشریعت جس سی مرفوع
یہہ ایسے کام مین ہین آج مصروف
صحیح القول ہین مشہورِ آفاق
کہ ریحِ عطرِ مجموعہ ہین گویا
دلائل ان کے سب ہین ایسی مقبول
مجیب ایسی کہ ہین ختم المجیبین
جوابِ خصم مین ہین ایسے یکتا
کلام انکا اگر سُن پاے کافر
جواب اوسکا نہو جز لا جوابی
مسلمانون پہ ہے احسان انکا
کہ جیسی وہ تیغ باطل جبر ذی جاہ
وہ جیسے کر گئے رفاض کو زیر
کہ اونسے رافضی گمراہ بہاگے
وہ ہین شیرِ نیستان تکلم
تو مولانا محمد بادِ طول

وہ ہین لمی کے بہی ہر لم سے عارف
دلیل لمی
ملا ہے قرب روحِ ابنِ عباس
کہ گویا خود ہین شاگردِ بخارے
عمل انکی طبیعت کا ہے مطبوع
یہہ اوس محمد مرسل کی دین پر مستقل ہین
ہمیشہ دابر الکفار مقطوع
کہ ردِ کفر بس انپر ہے موقوف
وہ محمود و حسن ہین انکے اخلاق
اور اونسے ہر طرف پہنچا ہے جہد کا
نہین موضوع ہونا اونکا محمول
کہ پاتے ہین مجیبین انسی تلقین
جواب انکا نہین ہی آج پیدا
تو سُن ہو جائے بت بن جای کافر
رہے بی لای نفی اوسکے خرابے
وہ ردِ کفر ہے سامان ان کا
رہی عیسائیون پر رحمۃ اللہ
جنابِ مولوی حیدر علے شیر
سبہی یہہ صورتِ روباہ بہاگے
کہ اونسے ہوش ہین فاض کے گم
سرِ کفار پر ہین سیفِ مسلول

انکلم مین طویل الباع ہین یہہ
ید طولی ہے ہر ہنر فن مین انکو
(قدرت ۱۲)
ہوئی ہے دست برد ایسی عنایت
اگرچہ نام کو جیتے ہین ہندو
یہہ گو ظاہر مین کچہہ ہنستی ہین ہم پر
بہا نیسے ہنسے کی ساری ہندو
ہنسنے سی بہی تو آجاتے ہین آنسو
جو ہوتی ہے ہنسی دلسی وہ ہے اور
جو اندر من کو یارب آئے رونا
کہ کافر یک بیک مخنوق ہو جاسے
(گلا گہونٹا ہوا ۱۲)
یہہ جو کچہہ ردِّ کفر انسے ہوا آج
(یعنے مولانا سے ۱۲)
کہ اونسے بہی کیا ہے کام ایسا
سنا ہو گر کسو نے تو سنائے
عجب لکہی کتاب سوطِ جبار
جزای خیر دے اللہ ان کو
جو آیا ہے حدیث مصطفیٰ مین
کہ یارب زندہ رکہہ سب عالمین کو
(جمع عالم ۱۲)
خدایا جو کہ ہین تیرے مذکر
(یعنی ذکر اللہ ۱۲)
بقائی ذکر ہے اونکے سبب سی
کہ ہم بہی زندہ ہین اونکے طفیلے
(کلام ہو رہا ہے ۱۲)

عجب ہی کامل الاوضاع ہین یہہ
خصوصاً ردِّ اندر من مین انکو
ہوئی یک لخت قومِ کفر غارت
مگر مردی سی بدتر ہین یہہ بدرُو
وہ ہنسنا ہی مگر رونیسے بدتر
بہائینگی ابہی تو خوب آنسو
اسی پر دیکہین اب روئین گے ہندو
ہنسنے کا رونے دلسی ہے یہی طور
گلے مین یون گرہ بنجائے رونا
سزائی کفر اپنی یہان بہی کچہہ پائے
نہین ہم دیکہتی ہین دوسرا آج
دیا کفار کو الزام ایسا
جو دیکہا ہو تو ہمکو تبہی دکہائے
کہ ہے مجروح جس سی متنِ کفار
دعا دیتے ہے خلق اللہ ان کو
کہ مل جوت شاغل ہین دعا مین
خصوصاً عالمانِ علمِ دین کو
کلام اونکا ہے عالم مین مؤثر
بقائی خلق ہے پہر ذکر رب سے
الہی طول ہوئے عمر اون کے

سلہ یعنی کامل الاعضاء
سوط الجبار علی من الکفار
مولفہ مولانا صاحب ۱۲

کہ ہم

کہ یہہ اونکے سبب کرتی ہین ہم چین
سو مولانا پہ ہے میرا ظنِ غالب
مین اپنے ظن مین ایسا جانتا ہون
کہ مصداق اوسکی ایسی ہوتی ہین سب
مجھے بہی اب تو مثلِ مور و ما ہے
حیات انکی ہو اتنی طول و ذی جاہ
الہی تو سلامت اونکو رکہنا
الہی امن سے رکہہ اونکو محظوظ
الہی کام جان کے اونکو حاصل
الہی اونکے سب اعمال مقبول
الہی اونسے تو راضی ہمیشہ
صفی دنیا و عقبے مین رہین وہ
یہہ مین جارب ہے بنا اونکی سبب سے
وگرنہ مین تو وہ ہون کیا کہون مین
مجھے کافی ہی اتنا ہی تماثل
ہماری حال پر یار موافق
یہہ مدحِ مختصر کچہہ لکہہ چکا ہون
ہزج مقصور ہے یہہ بحرِ اشعار
کہ بحرِ علم سالم ہین وہ عالم
وہ بحرِ علم ہین عالے مراتب

کہ ہے اونسی یہہ ذکرِ ربِّ کونین
یہی ہے ایدل مشتاق و طالب
حسیب اونکا ہے وہ غفار بیچون
کہان سب آپ جیسی ہوتی ہین بس
دعا لازم یہی ہے یا الہی
کہ ہوئی قصہ کفار کوتاہ
الہی باکرامت اونکو رکہنا
رہین وہ دشمنون کی شر سی محفوظ
مطالب دو جہان کی اونکو حاصل
الہی ہو بقا اونکے بہت طول
وہ راضی تجہے ہر دم خیر پیشہ
رضائی حقتعالے مین رہین وہ
مقابل یہہ جو ہون اعدای رب سے
کہ مین ہی جانتا ہون جو کہ ہون مین
کہ ہے تمثیل قافیہ اوس گلسے بلبل
حدیث قتل مرکا یا ہے صادق
غزل بہی اک ہدیہ بہیجتا ہون
بنایا اسکو سالم مینے اے یار
بڑے رتبے کے عالم ہین وہ عالم
ہوئے بحرِ غزل اونکے مناسب

غزل

عطائے رب عزت ہی وہ شانِ مولوی صاحب
کہ واقف ہین عدو و دوستانِ مولوی صاحب

مسلمانون پے برساتا ہی مینہ لذاتِ ایمانکا
اور اندر من پی پتہر آسمانِ مولوی صاحب

عجب انکی کرامت سی نہین جو خود بخود چلکر
یہہ بت بن جائین سنگِ آستانِ مولوی صاحب

کہ ہم بارِ سقر سی بچگئی انکی سبب اہی کاش
رہی ہم پر نعالِ خادمانِ مولوی صاحب

جو اندر سگ ہان جائی تو مارین اوسکو پتہر بت
بنین وہ سنگ بہرِ دشمنانِ مولوی صاحب

ترازو بلکہ باز و لوٹی اندر من کا اکدم مین
اگر تولی کوئی رطلِ گرانِ مولوی صاحب

بنارس کے ٹہگون کی گردنی سی جان ماری جائے
اگر مسلول ہو سیفِ زبانِ مولوی صاحب

کہتا مین پنڈتون کے کیون نہ پڑجائے بر کہندت
اگر جائی وہان ذکر بیانِ مولوی صاحب

کہان وہ گہس کہد اندر کہان تالیفِ مولانا
وہ چرخ قدر پر ہی کہکشانِ مولوی صاحب

ابہی سی اوڑ گیا افسوس رنگ روے اندر من
ابہی تو تشنہ لب ہی ہر سنانِ مولوی صاحب

جو ہی وہ مبتلای دردِ بیخوابی تو جلدی سے
سنا دو کوئی اوسکو داستانِ مولوی صاحب

صریرِ کلک ہے کافر کے حقمین شیر کا نعرہ
قلمدان ہی وہ گویا نیستانِ مولوی صاحب

عجب قسمت ہی انکی صاحبانِ خطہ دین ہین
مسلمان ہستی ہین جو صاحبانِ مولوی صاحب

الہی مولوی صاحب ادہر تشریف لائین کاش
بنا دی یا کہ ہمکو میہمانِ مولوی صاحب

بیانِ وصفِ مولانا تو لکہا ہی فقیر اب تو
مناسب ہے کہ لکہہ وصفِ بیانِ مولوی صاحب

یعنی صفت تصانیف

وصفِ بیان مولوی صاحب ممدوح سے یعنی ذکرِ کتاب
پر فتوح مسمے بہ سوط اللہ الجبار علی متن الکفار در رد کفریات
اندر من بقبلہ اللہ المستعان منہ بقبول حسن فے کل زمن

له یعنی ... [illegible] ۱۲
[illegible] ... مولوی صاحب ۱۲
[illegible] ... بنارس ... [illegible]
... [illegible] ۱۲

مسلمانون کو مژدہ دو عزیزو یک — ہوا پر نور ملک ہند تاریک

نوید امن ہی ہر اہل دین کو — شکست آئی یہہ قوم کافرین کو

بشارت اہل ایمان کے لیئی ہی — بہت راحت دل و جان کی لیئی ہی

کہ روشن ہو گیا خورشید توحید — چہپے خفاش کفر و شرک بی دید

ہمیشہ تہا یہہ ظلمت گاہ کفار (ملک ہند ۱۲) — نہان ہر جا می ہتی یہان راہ کفار

نظر آنے لگے راہ شیاطین — کہ محفوظ اوس سے ہو ہر صاحب دین

وہ کیا یعنی کتاب روشن آئے — وہ ہر ہندو پہ برق خرمن آئے

کتاب سوط جبار آن پہنچے — گلے مین کافرونکے جان پہنچے

گلے سی بہی قشقل گو ز ہٹ کر — گئے وہ راہ (جان ۱۲) اسفل سی ہمت کر

یہہ کیا باعث کہ یہہ سچ بولتی ہی — عیوب دین ہندو کہولتی ہے

کہلے اس دین ہندو کی حقیقت — وہ کشن و بشن و شنبہو کی حقیقت

وہ اندر کے زناکاری کا اظہار — وہ برمہا کے جفاکاری (مہادیو ۱۲) اظہار

یہہ سوط اللہ خود کرتے ہی دنرات — کہ ہتی وہ ساری ایسے محو لذات

ہوا ظاہر کہ دین انکا زنا ہے — زنا پر انکے مذہب کی بنا ہے

زن ہندو یہہ اوتارونکے حالات — جو سنتی ہونگی پنڈت سی دنرات

تو شوہر دار ہی بد ہوتی ہوگی — وہ زیر غیر ممتد (دراز ۱۲) ہوتے ہوگے

اوسے ہوا ایک پر کیونکر قناعت — کہ جنکو ہو زناری عبادت

عبادت کیا کمال دیوتا یان — زناکاری جمال دیوتا یان

زن ہندو جو بیوہ ہوتے ہوگے — تو ایسا ایسا کہکر روتی ہوگے

زنان دیوتا یان ہارے اکثر — بنائین پانچ سات اور دس بہی شوہر

ہمین کیا ایک پرے سے اکتفا ہو
نصیب ون عورتن کے کیا بھلے ہتی
وہ پانچون پانڈون کے یعنے دلبر
وہ یعنے ہتی جو کنتی کے پسر پانچ
دروپد ایک ہتی اون سبکے زوجہ
اک ایسی ہتی کہ جسکے ہفت شوہر
وہ ہتے کیا ہے نصیبے والی عورت
وہ یعنی ہتے کہین جو سات عابد
اور اون سب سی بڑی رتبی کے عورت
کہ وشٹ مردون کے زوجہ ہتی وہ تنہا
وہ یعنے ہتی جوا بنائی پرا چین
کہ کالے سرکا ایک اوسنے پچہوڑا
جوا یسے کچھہ بہگتنے ہتی وہ ہر کے
یہہ کیا کچھہ عیش کے سامان ہتی وسکی
بہلا اپنے نصیب ایسی کہان تہے
اگر وہ چار بہی مر جاتی ہونگے
وہ بہاگ اون کا سہاگ ونکا عجب تہا
ہمارا ایک شوہر تہا سو وہ بہی
وہ گو تسکین مین کامل نتہا کچھہ
مگر آرام تہا کتنا کچھہ اوسکا

بہلا یہان ایک سے تسکین کیا ہو
کسیکے پانچ شوہر بن گئے تہے
وہ اوسکے ایک جان اور پانچ شوہر
اور اون پانچون لپسر کے ہتی پدر پانچ
وہ کیا کچھہ نیک تہے اون سبکے زوجہ
مدام اک درج مین بہرتی تہے گوہر
کہ یہہ کچھہ جسکے تہے اسباب لذت
وہ تہے اوس ایک زن کی ساتھہ راقد
وہ تہے جسکے ہی اک عالم مین شہرت
تو کیسے کچھہ قوتیہ تہے وہ تنہا
یہہ اوسکا ایک لفس و مدوش کی تمکین
تو کچھہ آپ سفید اپنا پچہوڑا
تو مستحکم ہتی گتنی کچھہ کمر کی
کہ وس شوہر انیس جان ہتی اوسکے
یہہ اونکے بہاگ ہتی جو دس میان تہے
تو اونکو رانڈ کب کر جاتی ہونگی
کبہی رانڈین نہوتی تہین وہ گو یا
مرا اور آگئی شامت ہمارے
ہمارا ہی تو اوسپر دل تہا کچھہ
سہارا تہا ہمین اتنا کچھہ اوسکا

کہ جو

کہ جو جو عیش یہان مد نظر تہے
نہ لگتا تہا ذرا بہی عیب ہمکو
مرا مزدور اور ہمسے ہوا دور
اوٹہائین کسطرح اب ہم وہ لذت
یہہ اندرمن نے لکہی ہے حکایت
ہماری شرع سے ثابت ہوا ہے
اگر صادق تجہا تو تم مرا قال [قول اندرمن ۱۲]
کہ ہی وہان یہہ روایت یا نہین ہی
شکایت بیوہ ہندو کی کیا ہے
تو اونکے حسرتین بیجا نہین ہین
غم عصمت کہان اس قوم مین ہے
فقط غم ہے تو اپنے عیش کا ہی
مسلط ان شکر شہوت ہے اینپر
کہان ہے دین جسکے ہو حفاظت
ذرا دیکہو تو دریا کے کنارے
نزاکت سی نہاتی ہین برہنہ
ہزارون مرد بہی موجود ہین وہان
اگر عنین بہی کوئی وہان آئی [نامرد ۱۲]
جسے کہتے ہین جمنا کا نہانا
یہہ گنگا کا تہا نا نام کا ہے

سب اونکے سر پہ تہے گو بار جرمی
نتہے ہر ایک شوخے عیب ہمکو
کیا مزدور نے سارا مزا دور
کہ ہر ہر بات پر لگتے ہی تہمت
کہ مروی تہا کوتسی ہے روایت
نکاح اس شکل کا ہمکو روا ہے
ذرا دیکہو تو اوس باطل کی ابطال
مرا کہنا سزاوار یقین ہے [اندرمن ۱۲] [نام کتاب اندرمن]
جب انکے دین مین ہر کچہہ روا ہی
بجا ہے جتنے یہہ اندوہگین ہین
یہہ غم اہل صلوۃ و صوم مین ہی
کہ روز انکے ہوس مین جیش کا ہے [یعنے مسلمانان ۱۲] [لشکر ۱۲]
حفاظت دین کے ہو اسنی کیونکر
کہ یہہ بددین ہین سب مست شہوت
کہ کیسے کیسے انکے ماہ پاری
وہ ہر ہر کچہہ دکہاتی ہین برہنہ
حیا و شرم سب نابود ہین وہان
عجب کیا دیکہتی ہے مرد بیجای
وہ ہے نقشے کی جمنی کا نہانا
وہان یہہ گنگ ہر یک دلربا ہی

زبان انکا رسے ہی گنگ یعنے
جہان یہہ بیحیائی عین دین ہے
کدھر ای تیغ زن ہی دہیان تیرا
اسے ہے جلدی ہی کیا ایسی بیامین
تیری حق مین یہہ ہی قول اپنا
نا ئی کرتا اپنے بیان کا
بھروسا کچھہ نہو مشق سخن پر
نہوئے کچھہ زبان دانی پہ تکیہ
بھروسا ہو تو بس اللہ پر ہو
نظر رکھہ حق تعالے کی مدد پر
بیان وصف سوط اللہ یہہ ہو
کہ یہہ میل قلم سے تیز ہو کر
عجب تالیف ہی کہہ بارک اللہ
ہے اس تالیف کی جہدان سی شہرت
نہ تالیف نفاق اس سی ہی پیدا
مگر بیشک نفاق ان ہندؤن کے
بیان کرتے ہی یہہ سنکر منادی
کہ بید انکا کلام حق نہین ہے
خلاف اسکا ثمر ہے بید جڑ ہے
کیا ظاہر کہ جو پوران ہین انکے

سمجھنا اسمین مخفی ہین معانی
تو بس وہ دین جہوٹا بالیقین ہی
تو پڑہ سبحانک اللہم اس جا
یہہ مانا زور ہے تیری زبان مین
کہ ہر دم ورد رکھہ لاحول اپنا
بھروسا کچھہ نہو زور زبان کا
بھروسا کچھہ نہوئی علم و فن پر
نہوئے امر نفاقی پہ تکیہ
جو تکیہ ہو تو بس اللہ پر ہو
کہ محض اوسکے مدد ہی تیری رہبر
کہ شاید چشم مضمون منتظر ہو
ذرا اوصاف لی ائی پر و کر
کہ تالیف قلوب اس مین ہی دلخواہ
بڑہے ہر دل مین دین حق سی الفت
سراسر اتفاق اس سے ہی پیدا
سراسر اختلاف ان ہندؤنکے
بہت کچھہ ہندؤن کی خاک اڑادی
کچھہ اوسمین انتظام حق نہین ہے
سراسر ننگ نوشون کے سی بڑھی ہی
ہرا لے کفر کے دیوان ہین انکے

زنا کارون کے ہین گویا وہ اشعار
کیا ظاہر کہ انکے شاستر ہین
کہ ناشایستہ تر یہہ انکا دین ہی
یہہ سوط اللہ ہے وہ مسکت خصم
کہ اب ہی مثل بت خانہ نشین وہ
کہ سوط اللہ ہے موجود ہر جای
کوئی اوسکو سمجھہ کر نی سہاری
عجب تالیف سوط اللہ ہے واہ
وہ اہل ہدیۂ اصنام کیا خوب
مولوی قطب عالم ۱۲
وہ یعنی ہند مین کیا خوب چمکا
حضور بت شکن سے ہی عنایت
مولوی حسین شاہ ۱۲
کہ تاثیر جسیم اوس مین نہان ہے
حسین وقت نی کیا بی محابا
مولوی حسین شاہ ۱۲
کیا وہ صاحب اعجاز نی کار
اعجاز احمدی ۱۲
ہوا جب احمد الدین کے یہہ مرقوم
یہہ سب لشکر ہین وہ سلطان لشکر
کتب مذکورہ ۱۲ سوط اللہ ۱۲
یہہ سوط اللہ ہے وہ قہر داور
یہہ سوط اللہ ہی وہ ای مرد دانا
یہہ سوط اللہ ہے وہ باران رحمت
یہہ سوط اللہ ہے وہ سخت کوڑا

کہ ہے شغل زنا مین انکے اوتار
وہ کذب و افترا آیا نظر مین
وہ ناشایستہ یہہ قوم لعین ہی
کہ پہنچا وہی یہانتک نوبت خصم
کبھی گھر سے کہین جاتا نہین وہ
کہین اوسپر کوئی حربہ نکر جاے
یہہ سوط اللہ کا کوڑا نماری
تصانیف اور کے لشکر ہین یہہ شاہ
سر کفار کو کرتے ہین مضروب
نتیجہ قطب عالم کے قلم کا
ہوا ان ہندوؤن کو کیا ہی خلعت
حریق جسم و جان ہندوان ہے
یہہ ہندوئی کافر کو بارا
کہ اسپنے جان سی عاجز ہین کفار
کیا اس رجم سے شیطان کو مرجوم
یہہ سب اختر ہین وہ ہی مہر انور
کہ ہے سوط عذاب ان ہندوؤن پر
جواب اسکا ہے بس ایمان لانا
کہ بہر اہل دین ہے شان رحمت
کہ جسنی پشت ہر ہندو کو توڑا

یہہ سوط اللہ ہے اتمام حجت — مگر کیا جانئین گے یہہ بی حمیت
کہ اب ایمان نہ لائین گی اگر ہم — توسب جائین گے فی نار السقر ہم
کتاب ایسی ہی یہہ گنج فوائد — رہے گر شامل درس عقاید
تو زیب مدرسہ ہوئی یہہ نسخہ — علاج وسوسہ ہوئے یہہ نسخہ
رہے یہہ ناسخ ادیان کفار — رہے یہہ کاسر ہر شان کفار
ہوی منسوخ اس سے بدچاروں — سفینے شاستر کے بہی ہزاروں
سبہی دریای طغیان مین گئی ڈوب — وہ باطل بحر بطلان مین گئے ڈوب
تقدم گو ہے غیروں کو زمانے — مگر کون ایسی موخر کے ہی ثانے
بڑی علامہ دوراں سی ہے یہہ — تو گویا آئے تفتازان اسے ہی یہہ
یہہ گو خود رونق افزائی عجم ہین — شرف مین کیا یہہ سعد الدین کم ہین
خدا مقبول فرمائے یہہ انسے — بجائی انگوشتر انس و جن سے
فقیر اب ہو کے فارغ اس عمل سی — ترنم ساز جلد ہے ہو غزل سے

غزل

سر کفار پہ تلوار ہے سوط الجبار — خنجر غیرت قہار ہے سوط الجبار
اہل دین کو ہے یہہ برق مطلع رونق گلشت — اور کافر کے لیی نار ہی سوط الجبار
کیون نہ ذی ہوش بنائین اسی آویزہ گوش — گوہر مخزن اسرار ہے سوط الجبار
شمس توحید و رسالت ہی درخشان اسمین — واہ کیا مطلع انوار ہے سوط الجبار
ہی جنہین لنگ صفت بو جہبی آج اندر من — کسقدر ان وسیہ گران بار ہی سوط الجبار
کہہ دو کفار سے مہلت ہے کوئی دن کی تمہین — جو نمانو گی تو تیار ہے سوط الجبار
اوڑ گیا رنگ رخ ہندو ہدین سنہکر — اللہ اللہ وہ خونخوار ہے سوط الجبار

ط یعنی بسبب سوط اللہ کی طغیان و بطلان مضامین کتب ہنود وغیرہ گویا دریا ہیں ۱۲

ط یعنی شل لنگڑی عقابین ۱۲

اسمین

اسمین ہے تیرا علاج خفقان اندرمن
تجکو بیماری صفرا ہو تو پہر کیا کیجے
جبر نقصان ہے مسلمان کے عجب طرفہ ہی یہہ
اسکے ہر سطر صف جنگ ہے اندر کی لیے
کیا عجب ہوئے معطر جو دماغ عالم ؛
صادق آتا ہے یہان سوط عذاب فقیر

نسخہ دار و بیمار ہے سوط الجبار
ورنہ شیرین تو عسل وار ہے سوط الجبار
اور کفار میپے جبار ہے سوط الجبار
قتل کافر کو وہ ہیکار ہے سوط الجبار
یہہ وہ ونگا نچہ عطار ہے سوط الجبار
کسقدر قاتل کفار ہے سوط الجبار

ذکر خان والا شان مہربان وہی مہربانی خوہی نیکصورت خوب سیرت
مجمع اخلاق فیض رسان مہر جوان نیکبخت زیبا شمائل برا تباع رسول کریم مائل
اہل سخاوت و مروت سلمہ اللہ تعالی زاد اللہ عزہ و قدرہ دوام و جعل ازواجہ و ذریتہ
قرۃ اعین وجعلہ للمتقین اماما کہ لعون اللہ تو بسبب انتظام اکتاب فی ہمین ہمت و مقدرت انہ

رہین یارب سلامت یہہ جوان بخت
کہ ہین یہہ دردمند اہل ایمان
موحد ہین یہہ وہ خنجر کشیدہ
وہ انکے دلمین ہے دین کی حرارت
اگرچہ خود یہہ ہین رکن آراکین
ہمیشہ ہین یہہ غمخوار غریبان ؛
نمایان انکے رو سے مہربانے

ہمیشہ ہوئی انکا کامران بخت
حبیب و دل پسند اہل ایمان
کہ کفر و شرک کا ہے سر بریدہ
کہ جلتے ہین خس و خاشاک بدعت
پر انکا دل ہے اور حب مساکین
مددگار و خبردار غریبان ؛
عیان ہے انکے خوبی مہربانے

مطابق ہی عجب صورت سی سیرت
بیانِ خوی خوش صورت ہی انکی
عجیب اخلاق رشکِ عطرداں ہین
دماغِ ہمنشین سے کوئی پوچھے
یہہ ارشادِ رسول اللہ سی ہی
کہ مین ہون ہیں لیی مبعوثِ آفاق
تمام اس خوبئ خصلت کو کرون
نبی کا یہہ بہی ارشادِ زبان ہے
جو ایسا ہی ہی یہان ہی سبکسار
الہی ساری اخلاق اس صفی کے
کہ جس سی ہوئی ثقلِ شانِ اعمال
عجب ہی چشمۂ فیض و عطا مین
بہت مسکین انکے مائدی سے سے
ہمیشہ رہتی ہی مہمان نوازے
کہ مہمانون ہی کا جی جانتا ہے
مسافر سی قریب البیت ہونا
ہو جسکو یقین راہ حسد سے
عجب کیا ہی اگر مولی کی قدرت
جو ہوئی عام مومن سی کرامت
کہ اندر من یہان دریوزہ گر آئی

موافق ہی عجب سیرت سی صورت
بشکلِ شکل ہر خصلت ہی انکی
کہ بی وصف و بیان اپہی عیان ہین
جو بوئی خوی خوش آتی ہی انسے
کہ دنیا مین ہی حسن خلق وہ شی
کہ مجہی ختم ہوئی حسنِ اخلاق
اور اوسکی ثقل سی میزان بہرون
کہ حسن خلق میزانمین گران ہے
اور اوسکی خیر میزان مین گرانبار
نمونہ ہوئین وہ خلق نبی کے
ہوئی خفتِ میزان اعمال
یہہ پوچہو بہوکی پیاسون سے کہ کیا مین
نہین رہتی مین خالی فائدی سی
وہ دلجوئی ہی یان اور جان نوازی
جو ہو مہمان وہ ہی جانتا ہے
یہہ مصباح سخا کا زیب ہونا
رمادِ مطبخ انکی آن دیکھے
دکہائی ان سی اسرارِ معونت
وہی ہی اس شریعت مین معونت
اور اس خاکستر مطبخ کو لیجائے

لگائی جب بھبوت اوس سی وہ مُنہ پر
لگائی بھوگ پھر اوس سے بتون کو
وہ یعنی راکھہ کے پنڈی بنا کر (یعنی خاکستر سے)
تو بن جائین کرامت سی وہ ایسی
بتِ سنگین یکایک بول اُٹھے
رمادِ مطبخ مردِ مسلمان
فدا ہین لاکھہ موہن بھوگ اسپر
رمادِ مطبخ مردانِ توحید
یہہ خاکستر ہے اکسیرِ ہدایت
کہ ہم بت ہین اگر ہم ہوتی انسان
ابی اندر کہان انسان تو ہے
تر ہی اس آدمی جنی سے مادر
پھر اوسکی آنکھہ مین جو جا رہی خاک
کہ دکھلائی وہ سحرِ خرقِ عادت (یعنی اندر من کی)
نظر آجائی اوسکو راہِ توحید
مہ توحیدِ کامل مصطفے ہین
وہ ہر کافر سی پھر یارانہ توڑی
بنائی اپنی بت خانی کو مسجد
بتون کو ٹکڑی ٹکڑی کر کے لائی
لگائی انکے فرش زیرِ پا کو

پہنچ جاتی وہ پچھہ آنکھون کی اندر
بزعمِ خود کھلائے پتھرون کو
جو لا رکھے بتون کے آگی اندر
کہ گویا ہین وہ سب پتھرا کی پڑی (اندر من کا)
کہ اندر من یہہ بھوگ آیا کہان سے
ہماری جسم کی اب بن گئی جان
لگائین سب برہمن بھوگ اسپر
کہان ملتی ہی ای گکار پی وید
یہہ دیکھہ اس خاک مین ہے خرقِ عادات
تو ہو جاتی اسی دم سب مسلمان
سراپا تو وہ نسیان تو ہے
یہہ بہتر تہا کہ جنتی تجکو پتہر
وہ ایسی سرمۂ بینش سے خاک
روا ہی شانِ مومن سی معونت
نظر آجائی نورِ ماہِ توحید
کہ جو شمس الضحے بدر الدجی ہین
وہ اپنی ہاتہہ سی بت خانہ توڑی
اگر امدادِ حق ہوئے مؤید
جلا کر اسکو پھر چونہ بنائے
زبان پر لائی کب چون وچرا کو

یہہ ہوئی پہر تو اندر من کا پیشہ
کبھی بسم اللہ اور اللہ اکبر
وہ پہینکے پوتہی اور پوجا کا سامان
پیٹے پارہ ہای گوشت اوسمین
نہ کبھی عار ہرگز وہ خردمند
وہان سے مطبخ عالی مین لائی
رہی انکا ہمیشہ کفش بردار
وہ کثرت گوشت کی متہرا مین ہو جای
کباب اوسکی بہت مشہور ہو جائین
یعنے متہرا کے ۱۲
خریدارون کی دیکہین اضطرابی
اگر حیرت ہو ای کفار بی پیر
جواب اوسکا زبانِ تیغ زن سے
عجب کیا ہی کہ جب مطبخ مین للہ
قبولِ کبریا اک نان ہو کر
کہ خاکستر مین یہہ جلوہ دکہائی
جوانِ نیک بخت و خوش شمائل
بہت ہے انکو سنت سے محبت
یہہ سُن لیتی ہین جب سنت نبی کی
الٰہی خیرِ عاجل خیرِ آجل
یہہ کامل ہوئین سنت کی عمل کی

پچہاڑی گای متہرا مین ہمیشہ
وہ ماری چوب ہر چوٹی کی سر پر
غلاف اون سبکا خالی کر کی شادان
یعنے غلاف پوتہی اور سب پجا پوجا کا ۱۲
ہمیشہ تحفہ لائی گوشت اوسمین
جنیو کو بنائی اوسکا سربند
زنار ۱۲ یعنے گوشت کی غلاف کا ۱۲
وہ خود کو آپ کا خادم بنائی
جو ہو جائی طفیل انکے نکوکار
کہ پہر متہرا کی پیڑی کوئی کب کہائی
کبابی وہان کی سب حلوائی کہلائین
تو حلوائی بہی بن جائین کبابی
کہ خاکستر مین یہہ تاثیرِ اکسیر
یہہ سُن رکہو کہ فضلِ ذوالمنن سے
کہلائین نان ہر شام و سحر گاہ
دکہاوی یہہ اثر برہان ہو کر
مس کفار کو وہ زر بنائی
رسول اللہ کی سنت پہ مائل
رسول حق کی عادت سے محبت
نہین سنتی ہین پہر ہرگز کسی کی
انہین ہوئی تری رحمت سے حاصل
رہین عامل شریعت کی عمل کی

رضائی کبریا حاصل ہو اُن کو
جو ہوئی حوض کوثر پر زیارت
سنی ہونگی فقیہ اہلِ تواضع
یہہ ایسی باسخا ہین خانِ ذیشان
الٰہی ہوئی عمر انکی بہت طول
رہین یہہ شاد و خرم دو جہان مین
الٰہی یہہ رہین ہر وقت مسرور
الٰہی انپہ رکہہ اپنی عنایت
ہمیشہ باغ باغ انسی رہین دوست
ہمیشہ ڈر کی بہاگین انسی دشمن
ہوا انکی سبب یہہ نامۂ فیض
الٰہی خلعتِ صد فخرِ کونین
ہمیشہ انکی قدر و عزت افزون
رہی یا ربِّ عزت اسطرح سی
پہر اوس سی نکلین وہ گوہر عمل کے
زن و فرزند انکی ایسی ہوئین
رہین سب نیکبخت اور ایسی دیندار
کہ ٹہنڈی ہوئین اونسی انکی آنکہین
الٰہی اونکی دل کا مدعا دی
گنا ہون سی اونہین محفوظ رکہنا

رضائی مصطفٰے حاصل ہو ان کو
تو انسی ہوئین خوش ختم الرسالت
مگر یہہ ہین امیر اہلِ تواضع
کہ گویا دوسری ہین خان خانان
عمل انکی ہمیشہ ہوئین مقبول
نہوئی انکو کچہہ غم دو جہان مین
رہین دشمن ہمیشہ انکی مقہور
نہوئی انپہ اعدا کی شماتت
ہمیشہ داغ داغ اعدا کا ہو پوست
شہُب سی جسطرح شیطان رہزن
رہی سرگرم یہہ ہنگامۂ فیض
رہی اس قدِ موزون پہ بدارین
ہمیشہ انکا جاہ و رفعت افزون
بڑہی نیسان سی دریا جسطرح سی
کہ زینت پائین سب دفتر عمل کے
یہہ جیسی چاہتی ہین ویسی ہوئین
ہوا کرتی ہین اچہی جیسی دیندار
وہ خوبی دیکہین اونسی انکی آنکہین
انام المتقین ادن کو بنا دی
عبادت ہی سی بس محفوظ رکہنا

ہمیشہ نعمت دنیا و عقبےٰ ❊ رہی انکی لیے افزون خدایا
کہ جیسے انکو ہے دین کی حمیت ❊ ہمیشہ امر دین مین صرف ہمت
میرا اللہ حامی انکا ہوئے ❊ ہمیشہ نام نامی انکا ہوئے
نشان اونکی حمیت کا یہی ہے ❊ نمونہ اونکی ہمت کا یہی ہے
کہ جو باندہی گئی مجسے یہہ مضمون ❊ ہوا تہا مطمئن کچہہ قلب محزون
معاون تہی یہہ عون کبریا سے ❊ ممد اوسکی تہی امداد خدا سے
سراسر باعث تالیف یہہ ہین ❊ اب اسکی موجب تصنیف یہہ ہین
الٰہی ہوئی انکی سعی مشکور ❊ الٰہی انکے حاسد ہوئین مقہور
الٰہی ہوئی یہہ تالیف مقبول ❊ الٰہی ہوہین اہل کفر مخذول (خوار و ذلیل)
اگر اندر من بی وید سمجہے ❊ اسیی مالای مروارید سمجہے
ابہی زنار کو توڑی (بے بصر) وہ عاقل ❊ گلی مین (بیچ فقیر) اسکو وہ رکہی حمائل
فقیر اب تو غزل بہی اک سنا دی ❊ ذرا جوہر طبیعت کی دکہا دی

غزل

بہت محبوب رکہتی ہمنے دیکہا خان ذیشان کو ❊ گدا کو بینوا کو یار کو مسکین کو مہمان کو
الٰہی اپنی رحمت سے ہمیشہ انکی کر مقبول ❊ سخاوت کو مروت کو وفا کو بذل احسان کو
یہہ ہردم نور عین و رہنما اپنا سمجہتے ہین ❊ نمازون کو دعا کو ذکر کو سنت کو قرآن کو
دکہانا یا خدا انکی عمل سی یہہ دم افزون ❊ ارادت کو محبت کو صفا کو دین کو ایمان کو
الٰہی انکو رکہہ محفوظ اور اعدا پہ نازل کر ❊ مصیبت کو بلا کو رنج کو حسرت کو حرمان کو
ہمیشہ پائین یہہ امن و امان و عافیت مین کاش ❊ توانائی کو تن کو خانمان کو مال کو جان کو
عجب کیا ہی کہ الٰہی لوگ وان انعام مین پائین ❊ شفاعت کو لقاء اللہ کو جنت کو رضوان کو

الٰہی

الٰہی دوست انکی جمع دیکھیں انکی محفل ہیں
جو اندر من ہی دیکھی انکی محفل یک بیک پہنکی
وہین زنار توڑی اور جان و دل سے وہ مانی

خوشی کو دل لگی کو شوق دین کو اس مسلمان کو
بتون کو بید کو گنگا جلی کو پدم پوران کو
خدا کو مصطفےٰ کو دین کو طاعت کو فرمان کو

فقیر انکے لیے لازم ہے اب خوب دل رکہنا
دعا کو شکر کو تحسین کو استمداد رحمان کو

ذکرِ تالیف این کتاب مسمّیٰ بہ تیغ فقیر برگردن شریر و دعا بحضرت کبریا که حملۂ تیغ زن بر گردن اندر من خیال ان قدر که رمقی از حیاتش باقی نماند بمنّہ و کرمہ

ہوئی سب اہل دین جب گرم آہنگ
فقط اندر تو کیا او تار سارے
کسونے اوسکی سر پر بے محابا
نکالا مغز کبر اوس بی حیا کا
کسونے خلعتِ آہن بنا کر
دیا اوس قامتِ ناساز کو وہ
ہوا اوسکا نمونہ یہان نمودار
کسونے تیغ اعجازِ محمد
ابہی وہ بہاگ کر بچنے نپایا
یہہ گولا توپ کا سا لبِ ستم کا
نہان ہین اسمین وہ بندوق ہزارون
جو ہوئین قاصدِ شبخون کفار

بنایا جانِ اندر من کو چورنگ
گئے اس حرب مین یک لخت مارے
وہ سنگِ ہدیۂ اصنام مارا
اوڑایا خوب اوس کافر کا خاکا
اور اوسکو نارِ وحدت سی تپا کر
جلائی تا کہ اوس طنّاز کو وہ
کہ وہان پہنین گی ثوبِ نارِ کفار
لگائی ایسی اک بہاگا وہ مرتد
کہ سوط اللہ کا صدمہ اوٹہایا
لگا گویا یہہ گولا اوسکو بم کا
سر کفار ہوئین شق ہزارون
دکہائین یہہ اثر چون حبِّ شبیار

له یعنی کتاب ہدیۃ الاصنام مؤلفہ مولوی فضل عالم صاحب مراد آبادی ۱۲
سه یعنی کتاب خلعت الہنود
سه یعنی کتاب سوط اللہ الجبار ۱۲
[illegible]

روان یون تن سی جانِ کافران ہو — کہ جیسے فضلۂ مسہل روان ہو

نہان صد نشترِ فتح المبیّن ہین — عدوی عرقِ جانِ اہل کین ہین

وہ سیف اللہ بہی اسمین نہان ہے — جو برقِ خار زارِ ہندوان ہے

اوڑائین دہجیان کفار کی خوب — جلائی سب نے جان کفار کی خوب

بشکلِ جنبشِ مذبوح و مضروب — کیا اندر نے کچہہ پہر بہی مکتوب

لکہی الطال اور صمصام اوسنی — اصول دین بہی کی ارقام اوسنی

ہوا البطال سی اپنا ہے مُبطل — بنا صمصام سی اپنا ہے قاتل

اصولِ دین کیا بی اصل لکہی — مٹائی اصل و فرع اپنی ہی دین کی

اگرچہ نظم مین ہے یہہ رسالہ — مگر ہین آپ تو بد نظم لالہ

لیا ہی کام یہہ ہنیدن سے اپنا — نہ نکلا کام اندر من سے اپنا

رہی اسباب موزونی خلل مین — تو لائی ہین نیوگ اپنی عمل مین

نیوگ انکا اگرچہ ہے مجاز سے — نیو[illegible]ی سی نپچے

یہہ تہا ہنیدن کو مرتی دم سنانا — کہ مجکو یون جلانا یون بہانا

عمل اوسنی وصیت پر کیا یہہ — کہ بی اصل اک رسالہ لکہدیا یہہ

جو ہین پہلی کتابین اوس لعین کے — محلِ فخر قوم کافرین کے

جواب اونکی ملی دندان شکن سب — ہوئی اوس جسم و جان پر شعلہ زن سب

یہی بی اصل باقی رہ گیا تہا — جواب اسکا نہین اب تک ہوا تہا

نہ تہا کچہہ یہہ سبب ای مرد عاقل — کہ تہا البطال اس باطل کا مشکل

فقط تاخیر اسمین اسلیے تہے — کہ ہین پہلی جواب اسکو بہی کافی

مگس رانی کو کچہہ امیر و ہشیار — نہین ہوتی تفنگ و تیغ درکار

خیال آیا مگر ارکان¹ دین کو
کہ اب تو نظم کے ناظم ہمین ہین
ہوا ارشاد مولانا یہہ مجکو
کہ دیکھو شعر یون کہتی ہین شاعر
ذرا انکا ہی ہوئے قافیہ تنگ
ذرا زور طبیعت کو لگا دے
کفی باللہ کفیلا مینے کہکر
ہوا پہر گرم یہہ ہنگامۂ نظم
مضامین مرصع اتنے آئے
یہہ گویا لشکر اسلام آیا
مظفر اسکو رکہنا اور منصور
ہوا امداد حق سے پہر یہہ سامان
ہوئی ہین میر سامان خان ذیشان
بہم تا فوج نظم دین ہو کر
خدا مقصود کو پہنچائے اسکو
وہ طاقت دے خدا میری دست قلم مین
کہ کاٹون اوس سی اندرمن کے گردن
مٹا دون بت پرست و بت کو دم مین
الٰہی ایک حربہ تیغ زن کا
کہ اوسکا دور ہی سی رنگ فق ہو

گمان ہو جائی شاید کافرین کو
ہوائی بحث کئے کاظم ہمین ہین
کفیل اس امر کا جلدی سے تو ہو
شعور شعر انکو ہوئے ظاہر
کہ بدنظمی سے ہنٹے کیون کیا جنگ
کہ سلک نظم کافر ہوئی ٹکڑی
یہہ رکہا اونکا بار حکم سر پر
ہوا یعنی شروع نامۂ نظم
کہ گویا فوج ہے ہتیار باندہے
مددگار اسکا تو ہی ہے خدایا
گروہ نظم کافر ہوئے مقہور
جناب شیخ صاحب کے سبب یہان
کہ ہووی نظم کا سامان ذی شان
کرے پہر حربہ رانے ہندؤن پر
ہمیشہ تیغ زن دکہلائی اسکو
جو برش ہوتی ہے تیغ دودم مین
اوڑا دون ہر بت آہن کی گردن
الٰہی زور دی ایسا قلم مین
سر اندرپہ ہوئی لاکہہ من کا
نہ باقی جان سی پہر اک رمق ہو

(عبید اللہ — عبید اللہ — صفت قوم نظم دین — خدا)

¹ اور ارکان دین
مولوی محمد علی صاحب
مؤلف مولانا احمد علی
اور مولوی عبد الصمد
مصنف نظم

تری احسان سی آسان ہی یہہ کام
سلاحِ حرب کی ہم ہین جو شاکی[له]
ریاؤ سمعہ سے ہمکو بچانا ؛
الٰہی نظم میری ہوئی مقبول
غزل بھی چاہیی اک مختصر بیان

نہ اپنی جان سی آسان ہی یہہ کام
یہہ توفی ہی ہمین طاقت عطا کی
رہِ اخلاص یا اللہ یا مولے دکہانا
اور اس سی انتظام دین ہو مقبول
فقیر آخر تو ہی موجود سامان ؛

له شاکی السلاح ہتیار وہتیار بند سمجھتی ہین

غزل

سر کفار پہ ہی برقِ طپان تیغِ فقیر ؛
خون ہی لگتی ہی اس تیغِ غضب کو جلجائی
کیا ہی چپکا ساپڑا رہ گیا اندر من مائی
جسقدر خرمن کفار ہی بی باکانہ
آگ بجھہ جای جو لاگی ہی انشاء اللہ
کام کافر کا کیا دو رہی مانندِ تفنگ ؛ بندوق

اب کہان تاب کہ رہجای نہان تیغِ فقیر
کری ہندو کو وہ بی نام و نشان تیغِ فقیر
کسقدر چلتی ہی تیرے ہی زبان تیغِ فقیر
برق زن اوسپہ ابہی ہو کہین ہان تیغِ فقیر
آب وکہلائی اگر اپنی وہان تیغِ فقیر
گرچہ اندر ہی مہان اور یہان تیغِ فقیر

خون کفار پیا اسنے فقیر اکدم مین
آج کیونکر نہو مشہورِ جہان تیغِ فقیر

وہا انا اشرع فی المقصود بعون اللہ القادر الصمد المعبود اللہم انصرنا
علی القوم الکافرین برحمتک یا ارحم الراحمین قال الشیطان اندرمن

پرم اتما نے منہ

بول

یقول بحول الرحمن المستعان تیغ زن

یہہ لکہا ہے زبانِ شاشتر مین
یہہ معنی اوسکی مین کرتا ہون شروح
اوسی تسلیم با تکریم ہے یہہ
مگر ذی روح کہنا کبریا کو
معاذ اللہ تو نے کیا کہا یہہ
گواہ اسپر ہے تیرا ہی ججر بید
پران حرزِ عزیزی کا لقب ہے
یہی گرمی جو ہے پرم آتما ہے
ترا معبود ہی معدیکی گرمی
یہی گرمی کناگت مین ہمیشہ
کہ بارِ خر تو کہا جاتا ہے ای خرہ
حرارت کو خدا جسنے بنایا
کہین نامِ خدا کی جای تسلیم
یہہ جہوٹا دین تمنی کیا نکالا
بناتی کشن کو بہی ہو خدا تم
جو ہوئین معترض کفار ملعون
کہ اس عالم مین جو جیو آتما ہے
نہین مخلوقِ حق یہہ روح یعنے

خطِ مکروہ و ناشایستہ تر مین
کہ وہ جو دایمی زندہ ہے ذی روح
بہلا تسلیم تو تسلیم ہے یہہ بہ
جتاتا ہے یہہ مخلوق اوس خدا کو
بنایا خلق کو شانِ خدا یہہ
کہ جو ہی بی ثمر سارا شجر بید
سدا ہضمِ طعام اوسکی سبب ہے
اسی پرم آتما و ہمین لکہا ہے
ترا مقصود ہے معدیکی گرمی
تجہی رکہتی ہے رحمت مین ہمیشہ
مگر وہ چہوڑتی ہے ہضم کر کر
جلانا اوسکو دوزخ مین خدایا
تمہین گنیش کو لکہتے ہو بی بیم
خدا اپنا بنایا سونڈ والا
اوسی بہی کہتے ہو پرم آتما تم
ہماری بید کا ایسا ہے مضمون
تو وہ کاہیکو مخلوقِ خدا ہے
تو واجب اسلیی ہے ذات اسکی

ہے اسکی روشنے ہر جائی یکسان
رہے اس روح مین جو کوئے مشغول
تو واجب روح کی جب ذات ٹہیری
جواب اسکا یہہ سن رکہین وہ کفار
خدا قادر نہین اس روح پر کچہہ
خدا کی مثل خود دائم ہے یہہ روح
اور اوسکے روشنے ہر جائی کیا ہے
وہ جیسے آپ خالق ہے غنے ہے
کہ یعنے اوسمین جو رہتا ہے مشغول
وہ خود کرتی ہے اوسکی دستگاری
معاذ اللہ اے کافر یہہ کیا کیا
کہ یہہ ارواح کے لشکر کے لشکر
وجود دستگاری مین کہان سے
یہہ کیسا کفر اعظم ہے کہ توبہ
بہلا ہم پوچہتے ہین تجہسے مرتد
کہے تو مادّی یا جسم نایم
کہان پہر روشنے یکسان ہی اوسکی
تو اتنی وسعت اوسمین آئی کیونکر
مجرّد ہے تو ہمکو یہہ نشان دی
کہ رہتی ہے جو وہ نور کے گہر مین

یہہ ہے نور کے گہر مین یہہ کی شادان
وہ ہوئی رستگار اور شخص مقبول
صفت کیونکر نہ ٹہیرے کبریا کی
ہوا اس بید سے یہہ صاف اظہار
کہ خود یہہ روح کر سکتے ہے ہر کچہہ
غنے ہے حق سے خود قائم ہے یہہ روح
وہ اوسکے علم و قدرت کا پتا ہے
اسی صورت سے مغنے غیر کی ہے
بناتی ہے اوسی بنا ہے مقبول
نہین رکہتی اوسے محتاج باری
وجوب ذات مین اشراک ٹہیرا
خدا ٹہیرے معاذ اللہ بکثرت
غنی ہو کوئی خلّاق جہان سی
یہہ وہ آشوب عالم ہے کہ توبہ
کہ روحین مادّی ہین یا مجرّد
تو کب وہ ہے قدیم اور آپ قائم
کہ یعنی مادّی جب روح ٹہیری
کہ نور اوسکا محیط کل ہوا ظہر
تحیّز اوسمین آیا پہر کہان سے
بنی معبود تیری گہر کے گہر مین

تحیر ہے یہہ جسمیات کی حد
تو سُن اے بندۂ ارواح یہہ بات
تناقض ہے تناقض ہے تناقض
قدامت اور احاطہ روشنے کا
بدیہی امر ہے اسے شخص جاہل
لکھا ہے تیرے بید معتبر مین
ہوئی پیدا جو سے مٹے آگ پانے
ہوئی جب معتدل یہہ ساری اشیا
یہان تیرے ہی بید بے ثمر سے
ہوا ثابت یہہ اے رکن الخبائث
اگر کچھہ اور ہے تفصیل درکار
کہ کیا کیا کچھہ تناقض بید مین ہے
کہین واجب کہین حادث ہی یہہ روح
تو ہے ہر باب وسکا باب دوزخ
خطا ہے ہندون کی بید کو ہم
کہ جو کچھہ ہے خلاف اوسکا ثمر ہے
ثمر اوسکا ہے وہ زقوم دوزخ
وہ گرز آہنے اور مار و کژدم
وہ غساق و حمیم اسکی ثمر ہین
ثمر در بید یون بے انتہا ہے

مجرد ہے تحیر سے مجرد
کہ بید بے ثمر مین ہے منافات
تعارض ہے تعارض ہے تعارض
ہوا ارواح مین جس سے ہویدا
کہ باطل ہے وہ باطل ہے وہ باطل
بنین اوس ایک شی سے تین چیزین
توہی وہ ایک ہی ان سبکا بانے
ہوا جیو آتما او بنین سے پیدا
خبر بہی تجکو ہے کچھہ اپنے گہر سے
کہ سب ارواح ہین مخلوق وحادث
تو دیکھا کر ہمیشہ سوط جبار
تعارض ہے تعارض بید مین ہے
تناقض کے ہین وہان ابواب مفتوح
کہ وہان موجود ہین اسباب دوزخ
جو بید بے ثمر کہتے ہین ہر دم
تعارض جو ہے صاف اوسکا ثمر ہے
وہ غسلین اور ضریع شوم دوزخ
اسیکے پہل ہین ساری پڑتا لم
عقوبات جحیم اسکے ثمر ہین
تو اوسکو بے ثمر کہنا خطا ہے

لگائی بید کی جس جس نے اشجار ‌ ‌ وہی کہائین خدا یا اوسکی اثمار
لگانا بید کا اون کو مبارک ‌ ‌ اور اوسکی پہل سدا اونکو مبارک
فقیر اتنی دعا مین جانفشانے ‌ ‌ یہہ کیا ہے ہندؤن پر مہربانی
بہلا صاحب دعا کیونکر نہ دون مین ‌ ‌ مری ہمسایہ ہین یہہ گو کہ بد ہین
حقِ ہمسائگی مجہسے ادا ہے ‌ ‌ کہ مین نی انکو سب کچہہ کہدیا ہی
اب آگی چاہین یہہ مانین نمانین ‌ ‌ یہہ باتین میری حق جانین نجانین
خدا کو آتما کہنا خطا ہے ‌ ‌ کہ خود یہہ روح مخلوقِ خدا ہی
مماثل کیونکہ ہو خالق سی مخلوق ‌ ‌ مشابہ کیونکہ ہو رازق سی مرزوق
بہت کفار کی دیکہین کتابین ‌ ‌ کہ سب لکہتی ہین بسم اللہ اونمین
مگر تجکو تعصب نے یہہ مارا ‌ ‌ کہ تو دشمن بنا نامِ خدا کا
نہ لکہی تونے بسم اللہ جسپر ‌ ‌ نہو کی کیونکہ وہ مقطوع و ابتر
ہوا عنوان ہی جس شی کا مذموم ‌ ‌ تو حُسنِ خاتمہ بہی اوسکا معلوم

اندرمن

لکہون مین حمد خلاقِ جہان کے ‌ ‌ خداوندِ زمین و آسمان کی
محیط عرصہ دنیا و عقبے ‌ ‌ پناہ و رفعتِ عرش معلے
کریم و خالق و جبار و قہار ‌ ‌ رحیم و رازق و ستار و غفار
قدیر و قایم و قیوم و قایم ‌ ‌ غنی و منعم و فیاض و دائم
بصیر و عالمِ اعمالِ انسان ‌ ‌ خبیر و واقفِ احوالِ پنہان

تیغ زن

عجیب اللہ کی ہیبت ہے واللہ
کہ کہوایا یہہ کافر کی زبان سے
کری جرات دن سجدہ صنم کو
یہہ ہی اللہ کی عزت کی دہشت ہ
یہہ ہیبت مومنون کی ہی کہ ایمان
مسلمانون کو دی حق نی وہ عزت
کہ بسم اللہ اور تحمید اکثر
جو حمد ذات بحت کبریا ہے
کرشن وبشن کی نیت اگر ہے
کہ کرتا ہی یہہ حمد اون زانیون کے
جو تخانو نمین رکہی ہین انہون نے
تو ہم سنتے ہنہین اس حمد کو پہر
بیان کرتا ہی حمد غیر محمود
رکاکت دیکہنا اسکی بیان کی
کہ معنی جسکی یہہ ہوتی ہین پیدا
لکہو نمین یا نہ لکہون حمد خلاق
کہ اوس عابد کی ہین معبود لاکہون
وہ خالص کیونکہ لکہے حمد خلاق
تردد مین ہمیشہ اوسکا دل ہے
جو دلمین ہی زبان پر کیون نہ آئی

عجیب اللہ کی قدرت ہے واللہ
وہ واحد ہی مبرا ہے گمان سے
بجالائی وہ یون حمد قدم کو
رسول اللہ کی ملت کی دہشت ہ
جو کہواتی ہی تجہسے حمد یزدان
کہ ہی کفار پر جس سے یہہ ہیبت
یہہ لکہدیتی ہین اپنی دفترون پر
تو کافر ہی ہی سن لینا روا ہی
تو یہہ حامد ہی کاذب سر بسر ہے
جو اوتارانکی ہتی یا اون بتون کی
خدا لاکہون تراشی ہین انہون نے
کہ وہ کذاب ہی فاجر ہے فاجر
کہ اوسکی حمد ہی مطرود و مردود
لکہون مین حمد خلاق جہان کی
زبان دانی کو جانی دو کہ تہی کیا
تو گویا اک تردد دلمین ہے شاق
وہ اک ساجد ہی اور مسجود لاکہون
کہ ہی توحید اوسکی جان پر شاق
وہ ہندو کب یقین سے متصل ہے
یہہ نقص اوسکی بیان پر کیون نہ آئی

اندرمن

خدائے بیریا معبود کونین | جناب کبریا مسجود دارین

تیغ زن

ریا و سُمعہ انسان کی صفت ہی
کہ انسان باوجودِ این صفتہا
تو نفی اسکے کمال انسان کا ہے
خدا کو کسقدر ڈر ہے ای خطاکار
خدا سے خود جو شی ہر دم ہے عاطل

نہ یہہ بیچون و سبحان کی صفت ہے
شرف پاتا ہے اخلاصِ عمل کا
خلوصِ دل جمال انسان کا ہے
بنا جو بیریا اور تہا ریاکار
تو نفی اوسکی ہے بس تحصیل حاصل

اندرمن

خدا ہے واسعِ میدان غبرا | قدیر و رافع ایوان خضرا

تیغ زن

خدا ہے باسطِ میدانِ غبرا
کہ ہو جائی وہ رافع سے مماثل
نہوئی گو مماثل قافیہ مین
نہ تھے اس قافیہ کی کچھہ ضرورت
مسلمانون سی جو کچھہ سُن لیا ہے

اگر اصلاح ہو جائی تو اچھا
پران رمزون کو تو کیا جانی جاہل
مماثل ہوئی اوسکا تعدیہ مین
جو دی واسع کو یہان رافع سی نسبت
تو ای سطحی وہی ہے تو کہہ رہا ہے

نہ وہ موقع سماعت کا رہا یاد
ہوا یہہ حال تیرے ہر سخن کا
زبان پر حمد یون کرتا ہے ظاہر
مگر دلمین جو کفر جاودان ہے
اثر اوسکا نہین رہتا ہی مخفے
نہین جب تک نہ بانسی دل موافق
تری باتین اسے کہے دیتی ہین تجھکو
تری اشعار مین ہی عیب ہر کچھہ
وگرنہ یہان وہ ہے امداد فتاح
ہمین منظور ہے تکذیب کفار
رہی ملہم ہمارا رب اکبر
رہی تیری رگ جان پر مسلط
یہی حق سے دعا ہی التجا ہے
ہمیشہ یہہ غلام اسے میرے مولی

کہ تہا کس لفظ کا کسجای ارشاد
چہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا
کہ گویا ہی موحد دین سی ماہر
رگ وپی مین بشکل خون روان ہی
زبان بہی لڑکہڑا جاتی ہی تیرے
یہی ہی حال تیرا ای منافق
کہ سارق ہی منافق ہی وہ سن لو
مگر اوسپر نہین اپنے نظر کچھ
تری ہر شعر کو ہو جای اصلاح
ہمین مطلوب ہی تخریب کفار
تو ہر ہر لفظ اپنا مثل نشتر
نہ کہینچی جب تلک تو کفر پر خط
گدا ہین اوسکی ہم وہ بادشاہ ہے
رہی ممتاز ام قتل اعدا

	اندر من	
نہین ہرگز شریک اوسکا کوئی ہی		جو ثانی اوسکا پوچہو تو وہی ہے
	تیغ زن	
یہہ سچ ہی کب شریک اوسکا کوئی ہے		مگر تو آپ جہوٹا ای شقی ہے

کہ یہہ تو ہے عقیدہ اہلِ دین کا
احد ہی ایک ہی واحد ہے اللہ
مگر تیرا عقیدہ یہہ کہان ہے
مقرر ایک ہی اللہ سچا
شریک اوسکے بہت ٹہیرائی تونے
بنایا تونے ترلوچن کو معبود (مہادیو کا نام ہے ۱۲)
وہ دہرمشر بہی تیرا ہی خدا ہی
جو شکل اوسکی بہی تو دیکہے تو بالکل
ترا معبود ہے لنگِ مہادیو
وہی تصویرِ فرج اوس نازنین کے
سمجہکر اوسکو تم محبوبہ جانے
وہ اس انزال سے ہی تر ہمیشہ
سدا چڑہتے ہین پہول نازنین پر
کہ جہپر چڑہنے والی ایسے کچہہ ہین
یہان آب سفید اور سرخ یہہ پہول
جلہری فرج کے ہی خاص تمثال (تصویر ۱۲)
ترے معبودہ گنگا ہے ہمیشہ
کہ جنین ہگ کی تو دہوتا ہی اکثر
اونہین مائی بہی تو کہتا ہے جاہل
ذکر گو رکہتے ہو مشغولِ مادر

کہ ہی اللہ بے انباز و یکتا
سدا سے بے ندی اور بی ضدی اللہ (بے مثل موافق ۱۲ بے مثل مخالف ۱۲)
یہہ دل سی کب ترا قولِ زبان ہے
اگر تو آپ سرتاپا ہی جہوٹا
بہت معبود یہان گہڑوائی تونی
یہہ ہنوا کر ذکر کے شکل مردود
اوہی سی تو دہرم مورت بنا ہے
ترا شیدہ ہی وہ عضوِ تناسل
جلہری[1] ہی تری معبودہ بے ریو
جو تہی زوجہ مہادیو لعین کے
سب اپنا اپنا ٹپکاتے[2] ہو پانے
کہ ہی انزالِ آب اوسپر ہمیشہ
وہ کب پہولی سماتی ہے زمین پر
مری قسمت مین میری کیسی کچہہ ہین
دلیل اس بات کی ہوتی ہین معقول
یہہ گل ہین حیض اور پانی ہی انزال
تری معبودہ جمنا ہے ہمیشہ
کہلی دہوتے وہان ہوتا ہی اکثر
ذکر ہی اونہین کر دیتا ہے داخل
تو تم کب پاک ہوتے ہو نہا کر

۱ جلہری کہتے ہین تصویر فرج زن ...
۲ یعنی ...

کری تو غسل گو کتنا ہی حاصل
ذکر ہی غسل مین بہی اونسی شاغل

عجب وسعت ہی اِن دونونکی کسُمین
کہ اک پر نہی اوتر جاتی ہی اوس مین

تری معبود وہ سار ستیے ہے (یعنی جمنا گنگا)
جو تہا اسپر کے نیچے چت پڑی ہی (مخلوق یعنی ہنود)

وہ برمہا اور کشن و لشن ساری (نام جوگی)
خدا مین تیرے ای لعنت کی مارے (نام شہر)

تری معبود ہین پتہر ہزارون
ہزارون مین غلط کہتا ہون لاکہون

خدا انکو نی بنائے ہے جو الا
اری مشرک ترا منہ ہوئی کالا

تری معبود ہین ارواح انسان
کہ واجب ہی وجود اونکا یقین جان

یہہ تیرا بید دیتا ہے گواہے
ہمارا کب عقیدہ ہے یہہ واہے (اسست)

جو انسان مین غریزی ہی حرارت
وہ یعنی جو بدن کی ہے حرارت

کہ جس سی ہضم ہوجاتا ہے کہانا
بزرگ وبی زوال ان سبکو مانا

گواہ اسپر ہے تیرا ہے تجربید
ابہی تو بید مین ڈالین گی ہم چہید

ذرا یہہ بات سنکر سر کو دُہنا
وہی یہہ بید ہی ای شخص سننا

تو احکام خدا کہتا ہے جسکو
کلام کبریا کہتا ہے جسکو

اری اللہ کا تجہپر غضب آوے
خدا پر افترا تونی کیا ہاے

وہ معبود یگانہ سب سے برتر
حرارت کو بنانا اپنا ہمسر

غلط ہی جہوٹ ہی باطل ہی یہہ بات
کلام حق نہین وہ ہے خرافات

وہ ہی مجموعۂ کفر و جہالت
کلام حق نہین ای بے بصیرت

بنایا گاے کو معبود تونے
اور اوسکا موت سمجہا دو دتونے

یہہ کیا معبود ہی حیرت ہی ہمسکو
نہایت شرک کے غیرت ہی ہمکو

کہ جب تک گاے جیتی ہی خدا ہے
جو مر جائی چارونکی غذا ہے

واجب الوجود یعنی لازم الوجود ہی عقیدہ مین یعنی ہنود

جو مرجائی بنایا اوسکو معبود
رہیگا زندہ اک معبود کامل
ترے معبود لاکھون ہین جہانمین
شریک اتنی تو ٹہیراتا ہی بیشک
نہین ہرگز شریک اوسکا کوئی ہی
جواب مصرعِ ثانی ذرا سُن
کہان ہی کوئی واحد اپنا ثانی
سراسر ہے یہہ تیرا قول مہمل
ہوئی ثانی کے ایسی کیا ضرورت
پہاڑسے یکتی یکتی عمر گزری
پڑین تہپر تیری ایسے سمجہہ پر
عدد جسپر نہین کچہہ صادق آتا
اگر مقصود تیرا یہہ ہی اس سے
وہ ثانی بہی وہی ہے عینِ واحد
یہہ ذاتِ بحت سی منکر ہوا تو
کہ جوجو ہین تیری معبود باطل
مگر ہان صادق آتی ہی یہہ صورت
کہ آخر ہے خدا تیرا کنہیا
جو اوسکی گوپیون سی دل لگی ہے
اگر تو ہوئے یہہ کہنے کو عازم

کہان ہی عقل ای کفار مردود
یہہ سب مرجائینگے معبود باطل
کہان تک آئین وہ میری بیانمین
تو پہر کس منہ سی یہہ کہتا ہی مردک
جو ثانی اوسکا پوچہو تو وہ ہے
بعون اللہ تو ہوجائیگا سُن
یہہ باطل ہے ترا قول زبانے
نکہیو پہر تو ایسا قول مہمل
بنائی جس لیے تونی یہہ صورت
مگر گنتا نہ آیا ایک دو سے
کہا واحد کو ثانی تونی کیون کر
اوسی معدود کیونکر تونے سمجہا
کہ جوجو اوسکا ثانی تو بنائے
تو بیشک تو ہی اوس واحد سے جا جدا
اب اس مقصود سے کافر ہوا تو
ہوی گویا سب اوس واحد مین شامل
کنہیا پر تری سب بالضرورت
اگرچہ ناچتا ہے ہوکے دُہترا
زنا مین کب شریک اوسکا کوئی ہی
کہ نقص اس حصر کو آتا ہی لازم

جواب اسکا یہی سن لی تو ہمسے
مزا دس پانچ کا چکھا تو کیا ہے
ہزارون اہلِ شوہر گوپیان تہین
تو گویا اور زنانے کالعدم ہین
وہ نی جب منہ مین لیتا تہا کنہیا
کہ سنتی ہی وہ اوسکی نے نوازی
وہ خاندان کی کل لاج تج کر
عجب انداز سی آتین تہین وہ سب
جو ہم کہتی ہین اسمین جہوٹ کیا ہی
کتابون کا یہی ذکر آجائیگا سب
تو ملکر گوپیون مین خود کنہیا
لچکنی مین وہ ہو جاتا تہا دُہرا
جو پوچہی تو کہ کیا ہوتا ہے ثانے
مثال اوسکی یہہ سن ای دل تپیدہ
جو پوچہی تو کہلی ہندیکی چندسے
تو یہہ ہی جسطرح ایک گوپے
لچکنا اور کشیدہ اوسکا ہونا
اسی کہہ سکتے ہین ثانے ہوئی وہ
جتانیکو نزاکت یون جہکے وہ
یہی حالت کنہیا لال کے تہے

کہ اورون کی مری لوٹی ہین تہوڑے
جو سو دو سو تلک پہنچا تو کیا ہے
کہ اس کالی پہ ہر دم فقتہ جان تہین
یہان کی مثلِ کشنِ محترم ہین
تو تاثیرِ ذکر ہوتی تہی پیدا
ٹپکتی تہی منی سب گوپیون کے
چلی آتین تہین اوسکے پاس سجکر
بجاتین ناچتین گاتین تہین وہ سب
تمہاری سب کتابون مین لکھا ہے
اسی سی تیغ زن کیا کہہ چکا سب
لچک کر اور تہرک کرنا چہتا تہا
تو ثانی ہی مناسب وصف اوسکا
خمیدہ اور دوتا ہوتا ہے ثانے
دوتا مشہور ہی زلفِ خمیدہ
کہ ہورا دہاکی ماتہی کی سی بندے
لچک کر ناچ مین ہوتی تہی دُہرے
وہ جہکنا اور خمیدہ اوسکا ہونا
لچک کر یک بیک دُہری ہوئی وہ
کہ گویا ایک کی دو بن گئے وہ
کہ رغبت گوپیون کی چال کی تہی

وہ خود جب ناچتی تہے اونکی ہمراہ — کبھی سیدے کبھی وہ ہری تہے ناگاہ

جو سیدہی تہی کنہیا جی وہی تہے — حمیدہ یعنی ثانی ہی وہ ہے تہی

یہان صادق ترا قول ای عنی ہی — جو ثانی اوسکا پوچہو تو وہ ہے ہے

بہلا ایسے مزی لوٹی ہین کسنے — اوڑائی چین جو جو کچہ کہ اسنے

جو سب بدکار آئین جمع ہوکر — تو ہو سکتی ہین کب وہ اسکے ہمسر

ذرا اسّن اور بہی معنی تانے — کہ تہا وہ ثانی عطف اور جانے (روگر داننده ۱۲)

تکبر اوسکو یعنی اسقدر تہا — کہ حکم حق سی وہ پیچیدہ سر تہا

وہ تہا اوس خالق یکتا کا منکر — خدا خود بنکے ہو بیٹہا تہا فاجر

کری گمراہ تا مخلوق کو وہ — خدا کی راہ سے بہکائی سبکو

کیا رسوا خدا نے یہان ہی اوسکو — کہ زانی بر جگا مشہور ہے وہ

یہی رسم و طریق اوسکی لیی ہے — تو وہان ذوق حریق اوسکی لیی ہی (چشیدن عذاب نار ۱۲)

اندرمن

کہان اہل حسد کو فہم و ادراک — جو پائین کنہ ذات ایزد پاک

تیغ زن

حسد اللہ پر کسکو ہوا ہے — کہ کیون وہ کبریا ہی کیون خدا ہے

یہہ سچ ہی کنہ ذات پاک یزدان — نہین ہین مدرک ادراک انسان

مگر کسنی کیا ہی اسکا دعوے — کہ مین ہون مدرک ہر کنہ مولے

نہین ہین انبیا مین ایک بہی وہ — نہوئی اعتراف عجز جنکو (اقرار ۱۲)

وہ گو کفار پر قہرِ خدا ہین ۔ مگر محبوب پیشِ کبریا ہین
(یعنے انبیا ۱۲)

گلستان مین پڑہا ہوئیگا تو نے ۔ کچہہ بہی گر کیا ہوئیگا تو نے
(یعنے تحصیل علم ۱۲)

کہ فرماتی ہین احمد ما عرفناک ۔ بہلا پہر اسنے پڑہکر کس کا اور اک

جو ہوئے مدعی ایسے سخن کا ۔ کہ کنہِ ذاتِ حق کو مینے پایا

اگرچہ معرفت مین سب ہین کامل ۔ مگر کب ہوئی وہ عرفان حاصل

جو حقِ معرفت ہے کبریا کا ۔ وہ علم اوس ذاتِ بیچون وچرا کا

کہان ای بے بصر طوقِ بشر ہے ۔ فزون گو دمبدم شوقِ بشر ہے

جب اظہار عبودیت یہان ہے ۔ نہ دعوائی الوہیت یہان ہے

تو ایسی لوگ کب ہوتے ہین حاسد ۔ کہ ہو محسود اونکے ذاتِ واحد
(خدا ۱۲)

مگر ہوتے ہین حاسد لوگ ایسے ۔ کہ تہی اوتار ناہنجار جیسے

کہا برمہا نی مین آپہی خدا ہون ۔ کہ سب مخلوق کا خالق بنا ہون

بنا ہی بشن آپہے ربِّ عالم ۔ کہ مین ہی پالتا ہون سبکو ہر دم

وہ شب کہتا ہی یون یعنی مہادیو ۔ کہ کل مخلوق کو بیشک و بے ریو

فنا کرتا ہی ہر دم میرے بس مین ۔ ہنود اس سچ پہ سب کہاتی ہین قسمین

بنا ہی آپہی اندر شاہِ جنت ۔ بنا ہی وارثِ بارانِ رحمت

بنا جم راج آپہے مالکِ نار ۔ بنا خود حشر کا منصف وہ بدکار

جو اپنی ذات سی سچا خدا ہے ۔ جو ذاتِ پاک بیچون وچرا ہے

تمہاری زعم مین ہے وہ معطل ۔ تم ایسا اوسکو کہتے ہو مُغفّل

کہ بحرِ شیر[۵] مین سوتا ہی دن رات ۔ خفے ہی اوس سی احوال بریات

اگر شک ہوئی ان باتون مین تمکو ۔ ذرا تم وہ کتابین اپنے دیکھو

لہ خنزیر بزبان ہند [illegible] فارسی [illegible] کہ خالق [illegible] اور عقیدہ ہنود [illegible] ۱۲

کہ سوط اللہ جہکے تا سنج آئے		قلوب اہل دین مین راسخ آئے
اسے چوبی کنا گت راے سن تو		سلا کر کہیر کے دریا مین اوسکو
بتا تو کہیر کہاتا ہے کہان سے		برنج و شیر کہاتا ہی کہا نسے
جو دینے والا اونکا سور ہا ہے		کہانسی کہیر کے تجہیر عطا ہے
زبان حالسی تمسکو یہہ کہیر		کہی دیتی ہی اسے کفار بے پیر
یہہ مین بہیجی ہوئی ہون اوس خدا نے		کہ جسکو خواب و غفلت سی ہی پا کے
ذرا ہی سوچکر تم کہیہ کہا و		تو تمہارا سی مسلمان ہو کے آ و
خدائی پر حسد کہتے ہین اسکو		بڑا ہی امر بد کہتے ہین اسکو
یہہ جو کچہہ کرتے ہین او تار تیرے		وہ ساری دیوتا بدکار تیرے
کہ اونکا امر غالب ہو رہا ہے		خدا مغلوب ہو کر سو رہا ہے
غضب مارے خدا کا تمکو سبکو		کیا معزول و غافل تمنے رب کو
جو ایسا ہی وہ کا ہیکو خدا ہے		خدا وہ ہے کہ جی ہی جانتا ہے

اندر من

کوئی ایسا ہی کب عالم مین مرغوب		جو وہ اپنا بنائی اوسکو محبوب

تیغ زن

بہت ہین ایسی اس عالم مین مرغوب		کہ ہین اللہ کی مقبول و محبوب
یہہ جیسے انبیاؤ مرسلین ہین		محمد رحمۃ للعالمین ہین
فرشتے ہین پہر اونکی بعد جیسے		ہوئی ہین اولیائی سعد جیسے

وہ سب مقبول بندی ہین خدا کے / نہین ہرگز مماثل کبریا کے
جو اونسی اسطرح شانِ خدا ہے / فقط اونپر یہہ احسانِ خدا ہے
وگرنہ وہ تہا محتاج اون کا / کہ محبوب اس لیے اونکو بنایا
یہہ اونپر ہے فقط اوسکی عنایت / یہہ اوسکا فضل ہی اور اوسکی رحمت
سراپا تو ہے کذاب اس بیان مین / نہین محبوب کوئی اس جہان مین
مگر ہان دیوتا اور سارے اوتار / جنہین دعوی رسالت کا ہی ہر بار
رسالت کیا خدا ہے بنگئے ہین / وہ سارے ایسے واہی بنگئی ہین
خدا اور مرسلین خود بنکے سارے / زنا کرتے تہی وہ لعنت کی مارے
مقرر وہ تو ایسے سب کی سب ہین / کہ وہ مقہور اور مغضوبِ رب ہین
کوئی اونمین سے کب ہے ایسا مرغوب / جو وہ اپنا بنائی اوسکو محبوب
یہان تو بر محل ہے شعر تیرا / یہان تو بی خلل ہے شعر تیرا
اگرچہ ہین تیرے اشعار مہمل / ترے کردار اور گفتار مہمل
وہ گوگورِ شتر ہوتے ہین ذرا رو (اشعار) / بتا دیتا ہون مین لیکن ہوائے د
یہہ تیری شاعری مردود گستاخ / جو ہی مانندِ دالِ ماش نفاخ
کہ تو اپہرا ہوا ہے جسکی باعث / بہت اترا رہا ہی جسکے باعث
براہِ گوز نکلے گی ابہی تو / نہین کچہہ خاک اوڑی تیری ابہی تو

اندرمن

ملایک کو نہوئی دخل جسجا / وہان پہنچی محمد کیونکہ تنہا
کہان امی کہان وہ جان ادراک / چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

تیغ زن

محمدؐ افضلِ کون ومکان ہین — محمدؐ افتخارِ دوجہان ہین
بشر ہین پر کوئی نوعِ بشر ہین — نہین ایسا کہین سمع وبصر مین
محمدؐ فخرِ آدم شاہِ عالم — محمدؐ مصطفےٰ دل خواہِ عالم
شہِ پیغمبران ذاتِ محمدؐ — شفیعِ عاصیان ذاتِ محمدؐ
محمدؐ ہین عطاءِ[1] الحمدؐ (سورۂ فاتحہ) والے — محمدؐ ہین لواء الحمد والے
محمدؐ صاحبِ قرآن ہین واللہ — محمدؐ رونقِ ایمان ہین واللہ
یہان بہی ہے عیان شانِ محمدؐ — مگر دیکہو گے وان شانِ محمدؐ
ق
عیان ہوئیگا جب روزِ قیامت — لواء الحمد کا ظلِ کرامت
دکہائیگا وہ شان وشوکت اپنے — کہ دیکہین گی سب اوسمین راحت اپنے
صفی[2] اللہ سے تا ابنِ[3] مریم — اوسیکے نیچے ہوئین گے فراہم
بوقتِ گرمئ خورشیدِ محشر — امان ہے سایۂ سلطانِ کوثر
یہہ راحت ہوئیگی سب مومنون کو — تو حسرت ہوئیگی وان کافرون کو
یہہ سوزِ دل وہان حسرت سے ہردم — نہ ہوئیگا عذابِ نار سے کم
جو ہے منطوقِ زِدناہم[4] عذابا — یہان کفار پر وہ صادق آیا
بہت پچہتاؤ گے ای کافرو تم — کہ راہِ مصطفےٰ کی ہے کیون گم
چبا ڈالوگے اس افسوس مین ہاتہ — کہ ہم بہی کاش ہوتے آپ کی ساتہ
اسی حسرت مین غم مین وان سقر مین — بہت آئینگی آنسو چشمِ تر مین
بہائین گے وہان جب خوب رو کر — تو آنسو کافرون کے جمع ہوکر

[illegible] ولقد آتیناک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم [illegible]
[illegible] لواء الحمد [illegible]
[illegible]

بہا لیجائین کشتی کو اگر ہو
خس و خاشاک رنج و غم ذرا بہی
بشر کیا جسقدر جن و ملک ہا ہین
وہ سب حور و قصور و عرش و کرسے
وہ جتنے ناقصین و کاملین ہین
غرض جو جو کہ مخلوقِ خدا ہے
رسولِ کبریا ہین سب سے بہتر
تو کیون حیرت ہی یہہ ای قوم کفار
محمد مصطفے ہین جیسے ذی شان
اگر انکار ہے قرآن سے تجسکو
نہ ہرگز بن سکے تو گو بنائے
دلیل اسکی یہی کافی ہے بے قیل
جو یہہ سنکر کہو کفار بد ذات
جہان مین ہے جو کہہ سکتا ہی کوئی
تو ہم کہتے ہین ہندی خوان یہہ اطفال
دکہا دیتے ہین لکہہ لکہکر زمین پر
خدا جب رفعتِ احمد دکہائے
فلک کی پشت خم ہی اونکے آگے
فلک کیا عرشِ اعظم سے ہی بالا
بلایا بندہ مقبول کو وان

اگر دارِ جزا مین گیا ہو
نہ لیجائین گے وہ ہے ہے خرابی
یہہ افلاک اور سکانِ فلک ہین
وہ ساری اولین و آخرین بہے
وہ جو جو رطب و یابس ہر کہین ہین
مشرف سب ہی شانِ مصطفے ہے
محمد مصطفے ہین سب سے بہتر
فلک پر کیونکہ پہنچے شاہِ ابرار
بہت سچا گواہ اوسپر ہے قرآن
بنا کر لفظ ایک ایسا دکہا تو
بگڑ جائے سراسر جو بنائے
کہ قرآن ہے کلامِ ربِّ تنزیل
ہمارے بید کی سی ہی عبارات
کہ ایسے تھی یہہ بید اپنا ہے کو لئے
ہمیشہ بید کے ہے لفظ و اقوال
کہ ہندی سیکہتے ہین پہر زمین پر
وہ شان و شوکتِ احمد دکہائے
دنی ہر محترم ہے اونکے آگے
اگر چاہے بلائے حق تعالے
نہین جا سکتے گو وان حور و غلمان

وہ محبوب خدا پہنچے جہانتک ۔ ملایک جا نہین سکتے وہانتک

ذرا مشکل نہین امر خدا سے ۔ ہوا جو کچہہ محمدؐ مصطفےٰ سے

یقینے ہے بلانا مصطفےٰ کا ۔ یقینے ہے وہ جانا مصطفےٰ کا

رہ تسکین ہے یہہ جان یقین کو ۔ ہوئی معراج ختم المرسلین کو

دکہایا اونکو حق نے جو دکہایا ۔ سنایا اونکو حق نے جو سنایا

غلط ہے تیری بک بک اے بد اقوال ۔ کہ تو جہوٹا ہی بیشک ای بد اقوال

تری اس شعر کا مضمون غلط ہے ۔ یہہ تیرا شعر باطل ہر نمط ہے

ملایک کو نہوئی دخل جس جا ۔ وہان پہنچے محمدؐ کیونکہ تنہا

نہین بیشک فرشتونکو وہان دخل ۔ محمدؐ مصطفےٰ کو ہے جہان دخل

اگر تو معترض ہو اسطرح آج ۔ محال عقل ہے اسرار معراج

ابہی جوگ بشششٹ اپنے ذرا دیکہہ ۔ کہ کیا کیا اوسمین ہے لکہا ہوا دیکہہ

ہوا اصل تہی بششٹ اور کاگ جبدم ۔ تکلم یون ہوا دونون مین باہم

حقیقت کہل گئی بیدانت کی آج ۔ تو بس ہوتا ہون مین رخصت مہاراج

گیا پہر آسمان کو وہ برہمن ۔ اوڑا تب کاگ بہی ساتہہ ایک جوجن

مہا بہارت مین یہہ لکہا ہوا ہے ۔ کہ ارجن آسمان پر خود گیا ہے

گیا تہا پہر بہشتون مین بہی ارجن ۔ لیے اثقال اور آلات آہن

کوئی ایسا ہی کامل تہا برہمن ۔ کہ ہاہل نام رکہتا تہا وہ رہزن

یہہ سرعت اوس مین تہی زور و توان کے ۔ کہ دم مین سیر کے ساری جہان کے

ہوئی تہی اوسکو حاصل یہہ بہی قدرت ۔ کہ تہی خورشید مین اوسکی سکونت

اوسی آہین مین یہہ بہی لکہا ہے کہ سکہدیو ۔ گیا تہا آسمان کو بے تنک و ریو

روان ہے جو ہوا مین چشمۂ گنگ
پھر اوس جان آفرین کی پاس پہنچا
کتابون مین تمہاری ہی کہ کوئے
کہ جب جی چاہتا تہا اوس لعین کا
تری دہرم پرب مین ہی روایت
فلک پر لیگیا دم مین مع فیل
نکیون لیجای گوتم کو وہان وہ
وہ اوسکی فرج کی آتش سی جلکر
وہ نارِ فرج ہی کیا کچہہ وہان تیز
کہ پہنچا فیل کو یون لیکے خناس
سوال اسدم یہہ تجہسی ای لعین ہے
نہین جو یہہ محال اسے عقلِ لالہ
اگر ہے تو بیان کر اے خطا کار
کہا تو نے بطرزِ طعن والزام
وہ امی تہی مگر ہتے ایسے دانا
کسی کافر کو کچہہ جو اسمین شک ہی
عظیم اونپر ہے اوس اللہ کا فضل
کہ ہین وہ افضلِ مخلوقِ دارین
وہ امی تہی مگر ہتے ایسے امی
اگرچہ آپ کا امی تعجب ہے

عبور اوس سی کیا اوسنے بآہنگ
وہان تک اوڑکے وہ خناس پہنچا
برہمن تہا مگر تہا ایسا وہ ہے
تو جانا سہل تہا چرخِ برین کا
کہ گوتم کو بہی اندر ایک نوبت
نظر کر نقلِ فیل اور اوسکی تعجیل
کہ ہی جورو کا اوسکی کامران وہ
وہین پہنچا دہوان بنکر فلک پر
بنا اندر بہی جس سے وہ دہوان تیز
اوڑ آتا ہی دہوان جون برجِ قرطاس
محالِ عقل ہے یہہ یا نہین ہے
تو کیون معراج کا ہے استحالہ
گئے کیونکر وہان ایسے زنا کار
کہ امی تہی وہ شاہِ دین واسلام
کہ تہے تلمیذِ قیوم و توانا
تو اوسکی سر پہ تیغِ علک ہے
تو کیا کچہہ ہے رسول اللہ کا فضل
عظیم و اکملِ مخلوقِ دارین
کہ تہی وہ موردِ علمِ لدنی
مگر اونپر عجب انعامِ رب ہے

که علام الغیوب اونکا ہے ملہم | وہ خود اللہ ہے اونکا معلّم
جو علمِ اولین و آخرین ہے | وہ جزوِ علمِ ختم المرسلین ہے
لقب ہے اسلیے امی نبیؐ کا | کہ تہا یہہ حوصلہ کس آدمی کا
کہ ہوتا اونکا استاد اس جہانمین | عیان ہے جنکا ارشاد اس جہانمین
اسی قابل سراسر وہ ذکی تہے | کہ تعلیم اونکو ہوئے کبریا سے
ذرا حالاتِ امّی پر نظر کر | ذرا تعلیمِ ربّی پر نظر کر
کہ اوس موصوف کی کیا کیا صفت ہے | وہ امی علم مین کیا با صفت ہے
وہ امی ہین وہ عالی شان و اللہ | کہ اعجاز اونکا ہی قرآن و اللہ
وہ امی ایسے بہیجے اوس خدا نے | کہ صد ہا سال پہلے کبریا نے
زبانِ انبیا پر یہہ خبر دے | کہ پیدا ہوئیگا مقبول امتے
وہ امی کون ہے مرسل ہے میرا | وہ امی بندہٗ اکمل ہے میرا
یہہ قرآن اور تفسیرین ہزارون | اور اونپر آور تحریرین ہزارون
حدیث و فقہ کے دفتر کے دفتر | یہہ لاکہون دینِ پیغمبر کے دفتر
نظر کر دیکہہ اے احمق ذرا تو | بہلا امی تو اونکو کہہ چکا تو
اوسی امی کی شرحِ علم سب ہین | صفات اونکی کہین محصور کب ہین
وہ علم اونکا ظہورِ رحمتِ حق | بشکل رحمتِ با وسعتِ حق
ہوا ایسے اتہا اور بے تنا ہے (غیر متناہی) | وہ علم اونکا ہے انعامِ الہی
کہ لاکہون عالم و علامۂ دین | علیم و کامل و فہامۂ دین
رہے شراحِ علمِ مصطفےؐ کے | بنے مفتاحِ علمِ مصطفےؐ کے
مگر کب منتہی ہوتا ہے وہ علم | خبر کیا تجھکو جاہل کیا ہے وہ علم

رسول اللہ ہین اظہر من الشمس
مگر خفاش تجکو کیا خبر ہے
ترا مسکن بنا ہے ظلمتِ بید
جو تو یہہ سنکے ای بیدین فاجر
بلادِ ہند مین موجود ہین آج
جو ہین اوس علم و حکمت کے طفیلے
کہ ادنے تابدان اونکے مکان پر
کہ کافر وان تک جائی تو جل جائے
وہ ایک ایک اونمین ایسا ہی مہاراج
رہین سب مثلِ برگِ بید لرزان
عیان ہو جائی اونسی بید کا حال
وہ جو ہی بنگ نوشون کی سی بکواس
کلامِ حق بتاتا ہے تو اوسکو
اگر تو پوچھتا ہے کیسے ہین وہ
کہ سوط اللہ کے ہین جو مولف
اگر دعوی ہے باقی تجکو ای خام
پہر اون ہین بحث کر ہر مسئلے کے
جب اوس کے لقب کی امتے سے
ترا منہ اور سطرِ طعن یہہ قول
جو جائین عرش تک بہی ایسی امی

رسول اللہ ہین امی من الاسی
کہ تیرا علم بید بے ثمر ہے
تری صبحِ لقا ہے شامتِ بید
اہی اوس علم و حکمت کا ہی منکر
گدائی بارگاہِ شاہِ معراج
رسولِ حق کی سنت کے طفیلے
عیان ہی صورتِ خورشیدِ محشر
جو اوسکو دیکھہ پائے تو دہل جائے
کہ یہہ جو آپکے کل بید ہین آج
وہ ریح دین سے جب ہوئین سخن ران
کہ ہی مجموعۂ صد جہل و اضلال
اری کافر ترا ہو ستیاناس
مقابل دین کے لاتا ہے تو اوسکو
تو مولانا محمد جیسے ہین وہ
وہ ہین ہمثیل اس فن مین مصنف
تو ٹہیرا تو کہین ایک مجمعِ عام
کہ کہل جائی حقیقت جسمین تیرے
تو بہاگے اور تنگ آجائی جی سے
کہ امی ہین رسول اللہ ذی الطول
عجب کیا ہی کہ ہین وہ کیسے امی

مگر ہاں صادق آئے تیری اقوال	اون اوتارون پہ تیری ای بدافعال
اہی مذکور جنکا تہا کہ تحریر	بزعم ہندوان پہنچے فلک پر
وذرا تفصیل اونکی ہمسے سنکر	پڑہا کر فارسی مصرع مکرر
سبق بہولا ہوا جلدی سی کر یاد	مکرر جو بیہان ہوتا ہے ارشاد

بیان ارشاد فیض بنیاد

بشست بیجا دہان جائی اور کاک	چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان ارجن خبیث اور سیر افلاک	چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان خورشید اور راہل ہوسناک	چہ نسبت خاک را با عالم پاک
فلک پر جاسکے سکہدیو (نام برہمن ١٢) بے باک	چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان وہ اندر بدکار زانے	کہ جسکی یار تہی گوتم کے رانی
فلک پر جائی یون وہ شوخ چالاک	چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان وہ گوتم دیوث بے شرم	کہی جسنی زن کے یار سی شرم
چلے ہمراہ یار زن بافلاک	چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان وہ گوتم دیوث کا فیل	کہ اندر سے لے اوڑا جسکو بتعجیل
کہان ناپاک فیل اور طارم پاک	چہ نسبت خاک را با عالم پاک
سنا کیا صادق آیا ای ہوسناک (سقف فلک ١٢)	چہ نسبت خاک را با عالم پاک

موتی ١٢

اندرمن

سراپا مبتلاے لوث عصیان	وہ پاسکتا ہی قرب ذات سبحان

تیغ زن

کہین جیسی ترسے اوتار بدکار
کہان پا سکتی ہین وہ قرب غفار

جو ہین آلودۂ صد لوث عصیان
غذائی دل ہے اونکی روث عصیان

خفا اسپر نہون کفار بیدین
کہ ہین انکی مطہر بول و سرگین

اندر من

زن فرزند سی جو دل لگائے
اوسی ہم بستری مین اپنے لائے

جو ہو مدخولہ فرزند دلبند
کری افسوس اوس سی عقد و پیوند

تیغ زن

اری کاذب عدوئی ہر صداقت
خدا کی آتی ہی جہوٹون پے لعنت

جناب مصطفے مین تو ہے طاعن
علیک اللعنۃ من کل لاعن

کتابون سی ہماری یہہ بیان کر
کہ بالغ آپکے فرزند تہے نر

جو تہی تو وہ بجال صغر سارے
کنار دایۂ جنت مین پہنچے

ذرا انصاف کر ای شخص اجہل
کہ ہم تیری کتابون سے مدلل

ہمیشہ لاتے ہین ہر دعوی اپنا
تو لاتیون تو بہی ہمسر دعوی اپنا

وگرنہ ہم نمانینگے تری بات
کہ کیا بکتا ہی تو بیہودہ بدذات

یہہ قرآن کہولتا ہی کان کل کے
محمد باپ ہین یہان کس رجل کے

بہلا پہر تو یہہ بکتا ہی کہان سے
یہہ بدظنی رسول انس و جان سی

تہین زینب زن فرزند حضرت
نہتی کچہہ زید اونکی ذی قرابت

وہ گو اللہ دلپسندِ نبیؐ ہے — قرابت مین وہ بالکل اجنبی ہے
اگر مطلوب ہی تفصیلِ قصہ — توسوط اللہ سے لے تو ہی حصہ
مگر ہان دل لگانا ہے تو یہہ ہے — اگر لذت اوٹہانا ہے تو یہہ ہے
کہ جو اسکند پوران مین ہی مرقوم — وہ ہے سب ہندؤن کو خوب معلوم
اگر یہہ اب چہپاتے ہین تو کیا ہے — ولیکن معتبر لکہا ہوا ہے
کہ اول فرجسی ہر با کمرہ کے — تسلے ہوتی ہے ہر دیوتا کے
تعجب ہی کہ وہ انکے خدا ہین — رسول انکے ہین وہ اور مقتدا ہین
خدا انکے یہہ کیسی بحیا ہین — کہ سب داماد انکے جا بجا ہین
ق
لگانا دل کا سیکہے کوئی یان سے — کہ جیسا دخترانِ ہندوان سے
لگایا دیوتاؤن نے دل اپنا — کیا آسان کارِ مشکل اپنا
نہو جبتک کہ یون دختر مشرف — نہوے بسترِ شوہر مشرف
پہر اوس دختر کو آجاتا ہی جب حیض — تو آتش دیوتا کو اوس سے ہی فیض
وہ حوضِ عیش مین یون غوطہ زن ہے — کہ اوسکی حیض والی سے لگن ہے
وہان بجہتی ہے نارِ شہوت اوسکی — عجب ہے دل لگی پر لذت اوسکی
پہر اوسکی فرج پر آتی ہین جب بال — تو چندرمان کا وان ہوتا ہی انزال
اوڑاتے ہین مزے مہتاب صاحب — کہ وہ بیگم ہین یہہ نواب صاحب
جب اونکی چہاتیان ہوتی ہین نوخیز — تو گندہرپون کی شہوت ہوتی ہی تیز
پہر اونکے عیش کا ہی وہ زمانہ — سنو یہہ دل لگانے کا فسانہ
لگانا دل کا کوئے ان سے سیکہے — زنا سیکہے تو زانی انسے سیکہے
کسیکے دل لگی کب ہی کسی سے — کہ جو برہما کو تہی سارستی سے

روایت منشیہ پوران سے کے ہے
یہہ اوس پوران مین لکھا ہوا ہے
وہ تہی سارستی گو اوسکی دختر
وہ بنکر اوسکی زوجہ تا بصد سال
یہہ سچ ہے کسطرح لخت جگر کو
لگا یا لخت تن کو لخت دل سے
کہ برمہا کچھہ نہ ایسا سنگ دل تہا (مراد ذکر ۱۲)
ہوا ہویگا گو شیشہ شکن آپ
ترحم سے لیا ہویگا ہر کام
پہر اوسکو تیسرے بیٹے کی زوجہ
کبھی زوجہ بنی اپنے پدر سے کے
مہا بہارت مین ہے یہہ ذکر برمہا
ہوا پیدا جو برمہا سے مہا دیو
ہوا یہہ اول افعال برمہا
کیا پہر کام دیو اوسنے یہہ موجود
کیا پہر یعنی اس شہوت کو پیدا
کہڑے ہوکر اوسکی منہ پہ شہوت
مجھے بر دیجی یعنی دیجے بخشش
کہ یعنی جسکے دلمین جا گہسون مین
یہہ رخصت ملگئی اوسکو وہان سے

وہ راحت ہندؤنکی جان کی ہے
کہ برمہا شوہر دختر بنا ہے
مگر وہ بن گیا تہا اوسکا شوہر
رہی خود ملکی اوتارون مین خوشحال
وہ دیتیا کسی پر روز نر کو
لگا یا متصل کو متصل سے
کہ شیشے کو سپرد سنگ کرتا
مگر آخر تو اوس نازک کا تہا باپ
یہہ لے لیتی ہین دختر سے پدر کام (سارستی ۱۲)
بنایا اوس پدر نے ہاے قحبہ (ہندو ۱۲)
کبھی جورو ہوی اوسکے پسر کے
کہ وہ اوستاد ہی ہر دیوتا کا (پدر ۱۲)
جہانمین کب ہی ایسا دوسرا دیو
کیا سارستی کو اوسنے پیدا
کہ جس سی عصمت عالم ہے نابود
جماع فرج کے رغبت کو پیدا
یہی کہتی تہی برمہا سے کہ حضرت
کہ ہو نمین برق خرمن ہای دانش
تو اوسکے عقل و دین کو گم کردنمین
تو پہر شہوت نی قلب شادما نسے

کیا اپنا دل برہما مین انزال
وہین رخصت ہوئی اوسکی وہ سب عقل
ہوئی یہہ شدتِ شہوت پہر اوسپر
حیا سے پہر گئی وہ اکطرف کو
جدہر کو وہ حیا سے پہر گئے تہی
نکل کر اور شکل اوس بیحیا کے
وہ پیچہے کو ہٹی جب پر ضرورت
کہ اوسکو دیکہتی تہی وہ اودہر سے
غرض جون جون پہری وہ دائین بائین
چترمکہہ بہی اوسے دید لنی بنا وہ
عجب ہی اہلِ شہوت کی کرامت
جدہر کو پہرتے ہہے وہ ماہ طلعت
اودہر منہ اور ہو جاتا ہے پیدا
تو گویا سچ ہی جو مشہور ہی بات
غرض ساوتری نے جبکہ دیکہا
تو وہان سی بہاگ کر نکلی حیادار
کبہی غائب زمین مین ہو گئی وہ
کبہی ظاہر زمین پر ہو کے بہاگی
عجب مردانہ ہمت تہا وہ برہما
وہ اوسکی پیچہی پیچہی یون نہ کیون آئے

ہوا اوس دیوتا کا پہر تو یہہ حال
نواحِ ملکِ فرجستان کو کی نقل
کہ کر بیٹہا وہ قصدِ فرجِ دختر
تو دیکہا چاہیے اوسکی شغف کو
اودہر کو اسکی اک صورت نئی تہی
اودہر کرنے لگی نظارہ بارے
اودہر پیدا ہوئی اک اور صورت
نگاہِ شوق و شہوت کی نظر سے
ٹلین اوس سے نہ شکلون کی بلائین
کہ جب سی چار منہ والا ہوا وہ
لگا دختر سے دل تو ہی یہہ حالت
نہین منہ پہیر سکے کچھہ ضرورت
یہہ ہی زورِ کرامتہا سے شیدا
نکیون ہو عشقبازون مین کرامات
نچہوڑیگا مجہی ہرگز یہہ شیدا
چلا پہر اوسکی پیچہے پیچہے بدکار
کرامت سی وہین چلنی رہے وہ
مگر بہاگا گیا ساتہہ اوسکے وہ بہی
کہ دختر کا کہین پیچہا نچہوڑا
کہ شاید مدعا آگے سے مل جائی

غرض سارے ستی بر مہاسی بجگر
جو تہا نیسر کے نیچے اب وان ہی
لگانا دل کا اندر من یہان سیکہہ
خلاف دیوتا جو ہوئی ہندو
ہوا کیون تو رہ بر مہاسی گمراہ
لگایا دل عجب شوق زنا سے
کہ متہرا مین پچہاڑا اوسکو اوسنی
جہان تہا کنس کا دار حکومت
وہین کی گوبجا سے کامرانے
جو کوئی گاے متہرا مین پچہاڑے
یہ پچہر واتی ہین پر وہان دختر ون کو
بپرا اوٹہر سے لگایا جس طرح دل
بلا حجت دختر ملاح کے دیکہہ
لگا پہر زور سحر اپنا دکہانے
ہوا یون خیمہ زن اپنے زنا کا
وہ فرج دختر ملاح گویا
زن مرشد ہی اندر کا لگا دل
ہزارون ایسی ایسی ہین حکایات
جو لکہی جائین وہ انکی کتب سے
بشکل روئیت شیطان سیر ہے

ہی ندی کی صورت اس زمین پر
کہین ظاہر کہین پنہان وان ہی
یہہ سنت دیوتاؤن کی ہی ہان سکیہہ
تو گمراہی ہی یہہ واقف ہی خود تو
دکہا ایسا کرشمہ تو ہے ناگاہ
کرشن بہجیا نے گوبجا سے
بگاڑا پر لگاڑا اوسکو اوسنے
جہان تہا اوسکا دربار حکومت
ہوئی اوسکی زنا ہی کامرانے
غضب ہین آمین سب متہرا کی چوبے
ذرا غیرت نہین ان کافرون کو
کو سے سیکہی لگانا اسطرح دل
ہوا شوریدہ سر وہ جوتشی ویکہہ
بنایا دنکو رات اوس بہجیا نے
اندہیرے مین کیا منہ اپنا کالا
ہی دریای قہر اوسکو ڈبویا
مزی اوس ہی اوڑا کر خوش کیا دل
کہانتک تیغ زن لکہے روایات
کوئی کب بہر سکی حال جنب ہی
ظہور احتلام اوسکا اثر ہے

یہہ ہی اسکند پوران مین روایت
کرے یا اپنی مان سے بہی زنا وہ
اوسمین اور بہی ہے یہہ روایت
زنِ فرزند سے جو دل لگائے
جو وہ گنگا کے نام اک سال جپ لے
خطائین سب وہ بخشی جائین اوسکی
روایت اس سی بڑہکر اور بہی ہے
کہ جس سے قتل ہوجائے برہمن
زنِ مرشد کو مارے تیرِ شہوت
گناہ اوسکی کبیرے اور ہوئین
جو وہ یکبار ترلوچن کو پوجے
بیانِ حال اوسکا (یعنی مہادیو لنگ ۱۲) ہوچکا ہے
یہہ اوتارون نے انکی جمع ہوکر
سبب اسکا یہی ہوتا ہے مفہوم
ضرورت سبکو ان اشغال کی تہی
کہ جس مین لنگ بازی رات دن تہے
تو کفارہ بہی اوسکا لنگ ٹہیرا
ابہی تو خوب روئیگا تو اندر
کہ ہم تجکو چہوڑین گے وہان تک
عبث تو نے مسلمانون کو چہیڑا

زنِ مرشد سے چکہے جو کہ لذت
جو دیکہا لنگ تو بخشا گیا وہ (اوس زانی نے ۱۲)
کہ رکہے جو کوئی دختر سے صحبت (یعنے زنا کرے ۱۲)
اوسی ہم بستر ہمین اپنی لائے [۱]
تپشّا مین اوسکے خوب تپ لی
اگرچہ بیٹیان تہین یارین اوسکی
اوسی اسکند پوران مین لکہی ہے
زنا مین یا کہ آئے اوسکی بہگنی (یعنے زوجہ برہمہ)
بنائی بکر کو نخچیرِ شہوت (دوشیزہ)
بہت ایسے وتیرے اور ہوئین
گناہ اک لخت ہوئین دور اوسکے
کہ یہہ لنگ اک بنارس مین کہڑا ہے
کیا جو ایسا ایسا کچہہ بمقدّر [۲]
کہ تہے وزرات مشغول اسمین یہہ شوم
ہمیشہ اسطرح کی دل لگے تہی
وہ لذت کی درازی رات دن تہی
دوا او درد ہین ہم جنس گویا
رسول اللہ کا گستاخ ہوکر
چتا تجکو جلائیگے جہان تک
پڑا یہہ جان پر تیری بکہیڑا

اندرمن

لگائے اپنا دل جفتِ پسر سے	نہایت دور ہے خیر البشرؐ سے
جو ہو مانوس فعل ناروا کا	وہ کب ہوویگا پیغمبرؐ خدا کا
جو ایسا شخص ہو حاشا و کلا	کرے قربِ خدا سی گرم وہ جا

تیغ زن

نہیق ایسے دہن ہمشکلِ خر سے	نہایت دور ہے خیر البشر سے
کہاں عرشِ برین [آواز خر ۱] کی رہنی والے	کہاں آواز اپنی خر لگا سلے
جہان ہے رفعتِ شانِ پیمبرؐ	تری آواز کب جاتی ہی ای خر
وہ کب مظنونِ فعلِ ناروا ہین	وہ پیغمبرؐ ہین مقبولِ خدا ہین
محمدؐ ایسے کب ہین حاشَ لِلّٰہ	کہ دم بھر ہوئین وہ راغب عن اللہ
جو ایسا شخص ہو واللہ باللہ	کہ جان و مال سے جاہد [از خدا ۲ رو گردانندہ] ہوے فی اللہ
تو وہ ہر دم ہے قربِ کبریا مین	وہی اکرم ہے قربِ کبریا مین
مگر ہان وہ ترے اوتار مذموم	رہے قربِ خدا سی یون ہی محروم
کہ اب یہہ جسطرح تیرا بیان ہے	یہہ وصف اونکا ہے اور تیری زبان ہے

اندرمن

اوسی پانی کہان قدرت سے علی کو	اوسی ڈہونڈے کہان طاقت ولی کو

تیغ زن

مقر اسکی علی اور سب ولی ہین — کہ وہ بیچون ہی اور ہم آدمی ہین
بھلا اتنی کہان طاقت ہمارے — کہ پاوین کنہ ذات پاک بارے
مگر طالب ہین ہم اوسکی رضا کی — جو بندی ہین تو ہین ایک اوس خدا کے
نہین دعوی خدائے کا کسیکو — سعادت جانتی ہین بندگی کو
سبب ہے یہان عجز کے خود معترف ہین — مگر اوتار حق سی مختلف ہین
کوئی کہتا ہی مین ہون خالق خلق — کوئی یون پھاڑتا ہی بدزبان حلق
کہ مین مالک ہون مرگ انس و جنکا — کوئی بکتا ہی یون اوتار ان کا
کہ مین ہون مالک رضوان و جنت — مری قدرت مین ہی باران رحمت
کہین بکتا ہی یون ناپاک حمراج — کہ مین دوزخ مین ہون وہ صاحب تاج
عذاب نار کا مالک ہو مین بس — مری قدرت مین ہی تعذیب ہر کس
یہہ بنکر ساری آپہی رب اکمل — خدا کو کرچکے بالکل معطل
سلایا کہیر کے دریا مین اوسکو — نہ کہا حاکم اس پر جاین اوسکو
ہوی ان ہندون کی عقل نابود — روا رکہتی ہین یہہ تعطیل معبود
معاذ اللہ توبہ یا الہی — یہہ کیا کفار نی تہمت لگائے
اب اونپر صادق آیا ہان تیرا قول — ابی شیطان تجہپر تیغ لاحول
اوسی پائین کہان قدرت ہی انکی — اوسی ڈہونڈین کہان طاقت ہی انکی
کہ گو انکو ہے دعوائی خدائے — یہہ جہوٹے اور خدائی انکی جہوٹی

اندرمن

سبب اس نظم کا ہوتا ہی تحریر — مخالف تا کہ ہو پامال تشویر

کوئی مفسد کہین پیدا ہوا ہے
فساد اوسنی بنا برپا کیا ہے

زبان سی راویون کی ہی ہویدا
بریلی مین ہوا ابلیس پیدا

زبانی بعض کے ہینی سنا ہی
کہ وہ بیشک بدایونکا بلا ہے

کہ جنہنے اسطرح تقریر کے ہے
کہ وہ گلخن فروزِ دہلوی ہے

بیان کرتے ہین اکثر اسطرح پر
کہ پیر تہہ کی پرایہ کا ہے وہ خر

تیغ زن

ذرا یہہ یاد رکھیو تو بہی ای خر
کہ نکلی یہہ تری آواز کیون کر

مسلمان کو بہی یون اپنا سا کہنا
یہہ گستاخی ہوئی ہشیار رہنا

جو سلطان سی چمار آکر کہے بات
کہ ہی میری تمہاری ایک ہی ذات

تو گستاخی ہی مردک یا نہین ہی
کہ وہ ہمداستان اوسکا نہین ہے

بس اب تجکو بہی ہم ہر چہ کہینگے
جو جی مین آئیگی کہتی رہین گے

جو تجکو خوک کا عابد کہین ہم
تو وصف خوبروئی سی نہو کم

کہ ہی معبود تیرا شکل خو کے
بنا جب مظہر اوسکا شکل خو کے

کتابون مین تمہاری ہی یہہ توضیح
کہ سوط اللہ مین ہی جسکی تشریح

کہ پیش آئی تہی ایسی اک ضرورت
خدا انکا بنا سور کے صورت

جب اوس معبود کا عابد بنا تو
تو بس ہمرنگ اوسکا ہوگیا تو

تصور مین ہو جسکی شکل خو کے
تو بس خو کی صفت ہی اوسکی خو کی

اگر اسبات سی منہ ڈہانک کر تو
عدالت مین بہائی اپنی آنسو

تو فرمایگا حاکم کیا ہوا کیا
کہیگا تو مسلمانون نے مارا

[illegible]

[illegible]

کہین گے تب مسلمان بہی زبانے
کہا روح القدس کو اسنی زانے

لگاکر تہمتین مریمؑ کو اسنے
بنایا دشمن اپنا ہمکو اسنے جبرئیلؑ

اگر ہوینگی طالب معدلت کیش
کتابین تیری سب وہان ہوینگی پیش

کہ کیا کچہہ یا وہ گوئی تونے کی ہے حکام۱۲
یہہ گویا ہجو عیسیٰؑ تونے کی ہے

لگائی مادرِ عیسیٰؑ کو تہمت
تو لازم آئی اونکی بہی شناعت

ہوئی ہین تجسے جو جو کچہہ خرافات
مفصل آئینگے اونکے جوابات

اگر حکام تک لیجائے فریاد
ذرا وہان اپنی گستاخی بہی کر یاد

مگر حاکم کرینگے آخر انصاف
وہین ہوجائے گا خود ظاہر انصاف

مسلمان دادگستر ہین ہمیشہ
یہہ ہندو ہی ستمگر ہین ہمیشہ

اندرمن

لکہی ہے مثنوی ایک اوسنی گمنام
دیا ہی ہندون کو اوسمین الزام

سراسر پوچ اور بیجا لکہا ہے
کہ اوسکا خبط بالکل مدعا ہے

نہ لکہا نام اپنا خوفِ جان سے
کہ ڈر رکہتا ہے ازبس ہندوانسے

ہے اندرمن مرا تو نام مشہور
کہ پہنچا ہے مرا چرچا بہت دور

تیغ زن

نہین گمنام وہ بکتا ہے کیا تو
وہ نامی ہی اصولِ دینِ ہندو

مگر ہان تو بہی سچ کہتا ہی ای خام
کہ ہی وہ مثنوی اسطور گمنام

کہ ہے اوسمین اصولِ دینِ ہندو
سدا ہی اصل ہے آئینِ ہندو

ہوا گمنام دین کا جسمین مذکور — تو یون گمنام ٹہیرا خود وہ مسطور
جو گمنامی سی یہہ مقصود ہی بیان — کہ نام اپنا نہ لکہا اے مسلمان
مسلمانون کو اخلاص عمل مین — نہین رکہتے یہہ گمنامی خلل مین
ریا و سمعہ کے تدبیر ہے یہہ — نکچہہ تحریر مین تقصیر ہے یہہ
یہہ بس ہندو ہی ہوتی ہین ریا کار — کہ اخفائی عمل ہے انکو دشوار
جو درشن لنگ کی کرتی ہین بار — زن و دختر سے کہدیتے ہین اگر
کہ سبنے آج یہہ درشن کیے ہی — بہت پاک اپنی جان و تن کیی تہی
چہپاتی ہین کب اونسی ایک بہی فعل — یہہ کرواتے ہین اونسی بہی وہی فعل
اصول کفر ہے امر شناعت — نلکہا نام یون اور کی براوت
وہ لکہی ہے جو تونے بیت ثانی — اب اوسکے راست آئے یہان معانی
اگرچہ صورت بیت الخلا ہے — مگر ہمکو ضرورت مین روا ہے
تو اوسکا ذکر ہم یون لائے اسجاگے — کہ چون کرم نجاست تو بہی بس جاے
کہ ہی وہ نعمت اصل دین ہندو — وہ سب بکے ہی خوبی آئین ہندو
نہ لکہنا نام لیکن خوف جان سی — یہہ اک تہمت ہی قوم بد زبان سے
بہلا جنکے مقابل گہونس غرائے — تو تارے خوف کی دہوتی ہی ہلجاے
لگائے چوہی پر بلے اگر داؤ — تو ڈر کر بہول جائین ہوش کی بہاؤ
کہ بلّی گہورتے ہی ہای ری ہای — مجہی چوہا سمجہہ کر یہہ نکہا جاسے

حکایت مفرح نفوس و مضحک عبوس

کہین اس قوم کے لشکر کی لشکر — ڈرسے نکلی تہے اپنی گہر سے باہر

ابھی پہنچی نہ تھے وہ زیر دیوار	کہ رہزن مل گئی وہاں اونکو دوچار
ذرا سنتی ہی بھبکے رہزنوں کے	بندہی تک تحت گہگی لشکروں کے
یہہ سچ ہے اوسطرف تھی جمع چاروں	ادہر تنہا تھی یہہ بیکس ہزاروں
تو جانکا خوف ہونا ہندوون سے	یہہ اک تہمت ہی ہا ہمیں کافروں سے
تیری شہرت اگر شیطان سی بڑہ جائے	تو قدر و منزلت تو پھر بہی کب پائے
ہوئی شیطان کی جون جون شہرت افزون	ہوئی بدنامی افزون ذلت افزون

اندر من

غرض وہ مثنوی ہی پوچ و ابتر	گران گزری دماغ شاعران پر

تیغ زن

ہمیشہ انکی باعث منہ بنانا	مگر ہر بار لفظ پوچ لانا
فصاحت مین بہت کچھ کرتے ہو واہ	کہ چچکاتے ہو اپنی منہکو ناگاہ
گران گزری نہ کیونکر تجھپہ جاہل	کہ ہی اظہار حق مین دمغ باطل

اندر من

کہ ہر بیت اوسکی اک بیت الخلا ہے	تعفن جس مین سر تا پا بھرا ہے
عجب ہین شعر تیری اے دم خر	کہ ہین موئے زہار خرس یکسر

تیغ زن

مراد آباد کا مہتر ہے کیا تو	تعفن گو جو کہتا ہی بھرا تو

کہ بہرتا ہی تو ہر دم سبیل گہہ کے
نکلتا ہی وہی یہہ پیٹ کے منہ سی

ہوا تیری زباندانی سی معلوم
کہ تو وہان کا کوئی مہتر ہی اشوم

زمین شعر تیری سب یہہ خناس
بنی گویا تری گرنیکو سنڈاس

بہت گرتا ہی تو ہر جا ہی اوس مین
کہین ایسا نہو مرجائی اوس مین

بہت الفاظ بن جاتے ہین پتھر
کہ تو کہاتا ہے ہر دم اونکی ٹہوکر

اب آگی دیکھہ تو ہوتا ہی کیا ذکر
تری اس شاعری و شعر کا ذکر

عیان ہی لفظ لفظ شعر سی یہہ
کہ کالی بال ہین مونڈھی ہوی یہہ

اندر من

تری ہر بیت اک بیت الحزن ہی
کہ جسکو دیکھکر رنج و محن ہے

تیغ زن

جو بیت اہل دین ہی یا مسلمن ہی
تو وہ کفار کو بیت الحزن ہے

نہوئی کیونکی انکو رنج و محنت
کہ ہی ہر بیت اپنی بیت حدث

اندر من

یہہ ناموزون تری مصرعی ہین یا نکلخت
کہ موزون طبع پر ہین وہ گران سخت

تیغ زن

یہہ ناموزون ابہی مصرع ترا ہے
کہ عین مصرع اوس ہی گر رہا ہے

گرایا عین کیون آنکہون کی اندہی
یہی نسبت ہی تجکو شاعری سے

بہلا موزون طبیعت کیونکی ہو جائے
مبدل ایسی عادت کیونکے ہو جائے

جو ہر دم دال آٹا تولتا ہے ہمیشہ بہاؤ جہوٹا بولتا ہے
کسی بیشے کا دل مین بہید رکہے ترازو مین دغا کی چہید رکہے
وہ وزنِ شعر کیون رکہے برابر خلافِ رسم کیون تولے برابر
جو یہہ ہو تو نکل جائے دِوالا کہان وکہلامین منہ لالی کو لالا

اندرمن

جواب اسکا نکچہہ لازم تہا مجہیہ کہ ہے دندان سگ اور گوشتِ خر

تیغ زن

تو پہر کیون مثلِ سگ کرتاہی عوعو کہ ہی مردارِ مضمون کی تک و دو

اندرمن

ہوا تہا اسطرح دل اپنا رہبر کہ تو اس گفتگو سے در گزر کر
ہے گرچہ مقتضائے تیز ہوشی کرے اس گفتگو سے تو خموشی
مگر ہے صبر اتنا بہی نہ اچہا بڑہے جو حوصلہ اہلِ حسد کا
تو ہو سر بر زمین وہ سر اوٹہائین تو ہووے چشم نم وہ مسکرائین
ہنسین اہلِ حسد جو اہلِ حق پر یہہ ہے تضحیک اپنی ہی سراسر

تیغ زن

مخالف ہین ہمیشہ رہبرون کے یہہ ہے اطوار ہین ان کافرون کے

وہ تھی کیا چیز دسکے لئے رہنمائے
تو تو کب مانتا ہے اوسکو کافر
یہہ تیری تیز ہوشی تیغ بن کر
کہ یہہ تیغِ فقیر اوسکے طلب مین
وہ بے صبری بہی تیری ایسی کیا ہی
جو ہو خفاش کو بتیا بۓ جان
ہمیشہ سرنگون ہوئینگے کافر
وہان ممتاز ہوئینگے مسلمان
وہان کفار روتے ہی رہین گے
کہ تم ہنستی تہے دنیا مین جو دین پر
وہ ہنسنا تہا تمہارا کوئے دن کا
ترا رونا بیانِ حال کر کر
مسلمان اب بہی ہو جائے تو اچہا
وگرنہ دیکہنا فردوس مین وان
سریرِ عزت و تمکین پہ ساری
وہ انپر خندہ زن ہونگے واللہ
کہا اہلِ حسد جو ہمکو تو نے
اگر اندہے کو ہو انکارِ خورشید
مثال ایسی ہی بس ایسی حسد کے
کہ جبنت سی نگاہِ اہلِ جنت

ترا رہبر ہو گر امرِ اسکے
اگرچہ جانتا ہے حق ہے ظاہر
پڑی تیری ہی گردن پر ستمگر
الجہی آئی ہے زہر آبِ غضب مین
کہ پست اوس سی ہمارا حوصلا ہے
نہوئے کسرِ شانِ مہرِ تابان
جہنم مین زبون ہوئین گے کافر
بصد اعزاز ہوئین گی مسلمان
مسلمان اونکو ہنسکر یہہ کہین گے
تو ہم ہنستے ہین یہان قومِ لعین پر
ہمیشہ کو یہہ ہنسنا ہی ہمارا
ہوئی تضحیک تیرے ہی سراسر
جو تو اس دین مین آئے تو اچہا
بعونِ اللہ ہوئین گی مسلمان
کرینگی کافرو نپر وان اشارے
بہت کافر وہان روئین گے واللہ
کہا ہے کیا ہی اچہا وہ کسو نی
نجاہی رونقِ بازارِ خورشید
مثال ایسی ہے ایسے قولِ بد کے
پڑی اہلِ سقر پر ایک نوبت

کہ ہین لاکھون لعین قعرِ سقر مین	عذابِ نار مین دوزخ کی گھر مین
اور اونکو رشک ہوئی دیکھکر یہہ	کہ ملتا کاش ہمکو گرم گھر یہہ
مسلمان ہو نہین حاسد کا فرو تجھے	محالِ عقل ہی ای دلکی اندہے
کہان ایمان کہان یہہ کفر و اشراک	چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
ہوا جو اہلِ حق بنکر تو خوشدل	تری معبود باطل تو ہی باطل
بنا تو اہلِ حق کو اپنی جی سے	ابی او مین سکہہ آنکھون کی اندہے
تو اپنا نام رکہا کر گلا سے	مگر بجتے تو بواتی ہی گہہ کے

اندرمن

اسی باعث لکھی اب مینی تردید	کہ ہووی اہلِ حق کو اوسی تائید

تیغ زن

بہت کچہہ ہو چکا ہے ردِّ تردید	غلط کی ہی وہی اب تک بہی تائید
مثال ایسی ہی تیری ای غلط کار	کہ جیسی اک چمار آئی خطا وار
اور او سپر امرِ سلطان اسطرح ہو	کہ مارو اس لعین کو خوب مارو
لگا مین اوسکو جب سرہنگِ نعلین	تو یون ہر بار کہتا ہی وہ بی چین
میان مارا سو مارا مین نمالون	بہلا کچہہ اور بہی مارو تو جانون
جو لگ چکتی ہی پاپوش اوسکی سر پر	او سیدم بہول جاتا ہی وہ پٹ کر
بہایت سخت جان ہی مثلِ خنزیر	کہ کچہہ ہوتی نہین ٹہی سکے تاثیر
ضمن ہے جو بجانے لفظ کی دم	کری وہ نظمِ قرآن مین تکلم

سلہ باعتبار لذت و ذوق و شوق نعمای اسلام و ایمان
بمقابلہ رجس و پلیدی یعنی پلید و خباثت کفر ۱۲
الاصنام مین اور سوط اللہ الجبار مین اور سب کی تو بیر
تردید کا ردّ ہو چکا ہے ۱۲
سلہ یہہ دونون لفظ جب محاورہ چمار کے مین ۱۲

مناظر اہلِ دین سی ہوئی وہ خر	تعجب ہمکو ہے اللہ اکبر
یہہ وہ لاحول تجھپر بہیجتا ہون	بہگائی ہندسی جو تجکو اے دون
جو ای شیطان مقابل پہر بہی تو آئے	صدای گوز رہجائی تو رہجاے
نہ نکلی یعنی منہ سی تیری آواز	فقط نکلی تو اک مقعد کے آواز
یہہ بیماریکا نسخہ لے تو ہمسے	شفا ہوجائیگی نفخِ شکم سے
دوائی نفخ پر مرتے ہین ہندو	شکم کو اسقدر بہرتے ہین ہندو
یہہ دفعِ ریح کے معجون تو کہائی	تو مثلِ گوز تیرا دم نکل جاے
یہہ کیا باعث کہ یہہ نسخہ قوی ہے	ترا معدہ ضعیف ای منخنی ہے
مگر ہان تجکو جب پہنچی یہہ نسخہ (یعنے تیغ فقیر ۱۲)	پہر اس سی تجکو ہوجائی عقیدہ
تو پہر تجکو گوارا کیون نہووے	سبب آرام جانکا کیون نہووے (یعنے رغبت ایمان ہو ۱۲)
یہہ جو کچہہ ہے ترا جی جانتا ہے	مگر ای ڈہیٹ تو کب مانتا ہے
عبث بکتا ہی پہر تو ای خطاکار	یہہ تیرا قول ہوتا ہی جو اظہار (یعنے شعر آئندہ ۱۲)

۵ یعنے تیغ فقیر برگردن ... ۱۲

اندر من

کہ اہلِ حق تعصب سے بری ہین	سدا انکو عدالت گستری ہین

تیغ زن

وہ اہلِ حق ہمین ہین جو بری ہین	اگرچہ اور کہنے کو بری ہین
عدالت گستری ہی شاخِ ایمان	کہ ہی وہ رفعت ہر کاخِ ایمان
بہم ہوتی نہین کفر و عدالت	ہمیشہ جفت ہین کفر و جہالت

توایمان جسطرف ہی عدل وان ہی — عدالت کفر کے جانب کہان ہے

اندرمن

مخاطب ہو نمین اب اوس بیخبر سے — کہ جو جہلِ مرکب سر بسر ہے

تیغ زن

عبث توشاعرونکی کہائی ہے قی — جولایا قافیہ سے کا یہان ہے
ملایا لفظ ہی کو لفظ بئے سے — توکیا حاصل ہوا اس اکلِ قی سے
کہ ماقبلِ رَوِی مکسور وان ہے — وہی حرفِ ای غبی مفتوح یہان ہے
ابہی توجان سی تو ہو ئیگا تنگ — ہوا کیا ہے یہہ تیرا قافیا تنگ
مگر سچ ہے کہ دہقانی زبان مین — روا ہے ہی کو سے لانا بیان مین
نہین اُردو زبان معلوم تجکو — بڑا ہی یہہ حوصلہ اے شوم تجکو
کہ قرآن پر ہوا تو معترض ہا ے — اری اللہ کا تجہپر غضب آ ے
اسی پر ہے وہ دعوی شاعری کا — جو آگے اس سی تو بجتا ہے بیجا

اندرمن

سُن ای نادان مین اک صاحب سخن ہون — سخن کی فن مین اوستادِ زمن ہون

تیغ زن

یہہ اوستادکی تیری آئی شامت — ابہی گم ہو گئی تجسے اضافت

اگر اہلِ سخن منظوم ہوتا
تو کیون تیرا سخن نہ موم ہوتا

یہہ لفظ اہل ہے نزدیک اکثر[1]
مگر نا اہل کو ملتا وہ کیون کر

یہہ تیری شاعری ای بی لیاقت
یہہ کہتی ہے کہ لکھون اک حکایت

حکایتِ شغالِ خستہ حال کہ در خُمِ صبّاغ (رنگریز) افتادہ بود

شغال اِکدن کہین درماندۂ راہ
گرا رنگریز کے خُم مین جو ناگاہ

نطاقت تہی کہ وہ خم سے نکل جاے
اوسی مین کہائی غوطی رات بہر ہاے

نکالا صبحدم جب ناتوان کو
غنیمت جانا اوسنی اپنی جان کو

رہا جلوہ مین مہرِ آسمان کے
تو آیا دم مین دم اوس ناتوان کے

بدن کے بال دیکہے نیلگون جب
بہت خوش ہوکی بولے آپ یون جب

گئی مجہسے شغالی اب بہت دور
کہ مین تو بن گیا طاوسِ پُر نور

جنابِ لالہ صاحب ہی اسیطور
بہت خوش ہوکی فرماتے ہین فی الفور

کہ بنیاپن گیا مجہسے بہت دور
جو مین اب ہوگیا شاعر بہی مشہور

غضب ہی جو بجانے حلقِ[2] عانہ
وہ گائے شاعریکا بہی ترانہ

اندرمن

سخن سنج و سخن فہم و سخندان
سخن گو و سخن جو و سخن ران

بفنِ شعر مین معجز بیان ہون
سخن ہی مثلِ تن مین مثلِ جان ہون

تیغ زن

له یعنی اکثر اوقات کلام میں زبان کی تذلیل
ے اور زبان میں ترانا اور بنانا ہے ۱۲
ے نزدیک آسمان موی کی اور ایک ۱۲

نمک سنج وہلی فہم وہے دان	غلط گو و دغا جو و مگس ران
یہہ ششگانہ تری اوصاف ذلت (یعنے یہی کہا بتہ)	کرینگی شش جہت مین تیرے شہرت
کہ جو یکتا رہی تو تیرہ بائیس	وہ فن شعر کی کیا جانی تدریس
چورالایا ہی سب مضمون ہمین سی	تو یعنے نظم و نثر اہل دین سے
کہین ہوتا ہے جامی کا طفیلے	کہین سعدی نظامی کا طفیلے
یہہ کیا احسان فراموشی ہی اندر	ہمین سی علم اور طعنے ہمین پر
اعلمہ الرمایۃ کل یومے	علما اشتد ساعدہ رمانے
بفتح جیم تو معجز بیان ہے	ترا ہر شعر عاجز ناتوان ہے
کیونکر مردہ ہوئی وہ سخن ہان	کہ جسکی تمہین اندرمن بنی جان
بہرا ہے جسکا معدہ الجزو نسے	پریشان ہی دماغ اوسکا انہونسے
خیالات لطیف اوسمین کہان آئین (یعنے دماغ مین ۱۲)	مگر ہان گوز سو دو سو نکل جائین

اندرمن

اگرچہ شاعر ہندوستان ہون	مگر کہہ یاد سحبان زمان ہون

تیغ زن

حقیقت شاعر ہندوستان کی	ہمین سی حق نے یہہ کچہہ دکہادی
جو جائی ملک سحبان کو وہ احمق	تو اوسکا رنگ فق ہو سینہ ہو شق

اندرمن

دمن

مین ہون معنی طرازِ شہرِ امکان	تو ابجد خوان ہی اک طفلِ دبستان
سراپا ہو نمین مغزِ فطرت و ہوش	تو ہے غفلت شعار و پنبہ در گوش
تو ہی ایک کرمکِ شبہای دیجور	مین ہون پر نور مثلِ شعلۂ طور

تیغ زن

عجب غافل ہی تو ای پنبہ در گوش	نہین کچھہ بندشِ اشعار کا ہوش
کہ مین ہون کو مہون تو باندتا ہے	یہہ دیوار فصاحت پہاندتا ہے
کہ جیسی بہاگتا ہی کوئے ڈر کر	ذرا اپنی فصاحت پر نظر کر
اگر یہہ کچھہ زباندانی ہے تیری	تو کیا کچھہ ہوسکے معنی طرازی
اسی پر یہہ تکبر اے عزازیل	اسی پر یہہ تبختر ای عزازیل
جو تجکو ہے غرور ایسا لئیما	پڑہی اب تک نہین تو نے کریما
تکبر نے کیا ابلیس کو خوار	ہوا از ندانِ لعنت مین گرفتار

اندر من

مین بزمِ شعر مین آتش زبان ہون	نہین آتش زبان آتش فشان ہون
شرر افشان جو کلکِ دوزبان ہو	تو جلکر خاک جانِ دشمنان ہو

تیغ زن

ادہر تو محض امدادِ خدا سے	فقط اللہ کے جود و عطا سے
طفیلِ روحِ حسانِ (بن ثابت رضہ) محمد ص	جو تہی ہر دم ثنا خوانِ محمد ص

طفیلِ رتبۂ جبریلِ رحمن — کہ جو ہین خادمِ تنزیلِ رحمن
وہ آب وتاب ہی تیغِ زبان مین — کہ تو بھی دیکھتا ہی اُس بیان مین
اگر پہنچے ذرا بھی اسکا پانی — تو بجھ جائے تری آتش زبانی
تری آتش فشانی سرد ہوجاے — جو الا اور ہوا نے سرد ہو جاے
تو وہ فوّارہ حوضِ نار کا ہے — جو نکلا تجسی وہ تجھپر پڑا ہے
رجوعِ شے جو اپنی اصل پر ہے — تو یادِ اصل رکھی کیون نہ ہر شے
جو ہے تیری زبان پر آتش آتش — یہہ آتش ہی ترا معبودِ دلکش
یہہ آتش وہ ہی جب مر جائیگا تو — تجھے اسمین جلا ڈالینگے ہندو
جلا ڈالے گی جلدی جسقدر نار — تجھے مقبولِ حق سمجھین گے کفار
کہ کیا کچھہ جب کری تھی اسنی لوگو — جلایا آگ نے کیا خوب اسکو
یہہ آتش سے ہے (عبادت ۱۲) وہان قعرِ سقر مین — رہین گی سارے کافر جسکی گھر مین
وہان ہی زیر و بالا ہر دم آتش — سراسر ہے وہانکا عالم آتش
وہان آب وطعام آتش ہی بالکل — لباس اونمین مدام آتش ہے بالکل
بنایا نار کو معبود تو نے — تو رکھا بس یہی مقصود تو نے
عجب کیا یان بھی ہو تیری زبان آگ — کہ آخر ہوینگے کافر وہان آگ
وہ کلکِ دو زبان ہی تیری کیا شی — جو اک تیغِ زبان کے آگے چپ ہی
جو دعوی شعر گوئی کا ہے تجکو — تو اک دن جمع ہو کر مستعد ہو
وہان پھر عرض کر اپنے بیان کو — ادہر بھی دیکھہ پھر سیفِ زبان کو
کہ عونِ حق سے وہ تیزی دکھائے — تری گردن کو گویا صاف اوڑائے
تکبر سے خدا ہمکو بچائے — ہمین اخلاص کے صورت دکھائی

اندر من

ہمہ نعمت ز ربِ ذوالجلال است	وگرنہ آدمی خود خستہ حال است

تیغ زن

ہمہ نعمت ز ربِ ذوالجلال است	کہ آن بر مومنان در جملہ حالست
سرِ نعمای حق ایمانِ مومن	چرا عالی نباشد شانِ مومن
کلیدِ بابِ نعمتہاش اوراست	وفورِ جوشِ رحمتہاش اوراست
وگرنہ آدمی خود خستہ حال است	ہر آن کو کافر است و بدخصال است
چہ مقہور است جان و جسمِ کافر	چہ ملعون است دین و اسمِ کافر
ز تطبیقِ من اکثر رو نمود این	بکلے صادق آمد بر ہنود این

ذکرِ استمدادِ اندر منِ حیفی از پہندن لال کیفی تخلص

در نظمِ کتاب طنینِ ذباب و اتحاد و ہمرنگی آن

ہر دو کس ہمچو دو مگس و تمثیلِ شاعرے آن بوالہوس

جہانمین جو کہ اہلِ علم و فن ہین	زبان آور ہین اور اہلِ سخن ہین
کمال اونکا تکلم سے عیان ہے	سخن سی اونکی وصف اونکا بیان ہی

زمین شعر اونکی ہے گلستان | کہ سب مضمون ہین گلہای خندان
جو مصرع ہے تو وہ سرو چمن ہے | وہ ہر ہر لفظ سنبل ہی سمن ہی
یہہ پوچھو اونسی جو یہان ہین سخنور | کہ کیا کچھہ ہی دماغ اونسے معطر
وہی ہر بیت اونکی بیت راحت | دل ناجی کو مثل بیت جنت
عذاب جہل سے ناجی ہی جو دل | مزا ہر بیت کا پاتا ہے وہ دل
جو بحر شعر ہی وہان جوش زن ہی | نہنگ وحدت اوسمین وا دہن ہے
کہ آجائین اگر وہان لاکہہ کفار | تو لقمہ اوسکا ہو جائین وہ یکبار
وہی ہر بیت بیت المال گویا | بہت مسکین وان آتے ہین جو یا
کہ کچھہ ملجای ہمکو بہی یہان سے | وہ لیجاتی ہین اوس گنج نہان سے
وہ کیسے جیسی اندر من ہی مسکین | وہ ایسی جیسی اک پہندن ہی مسکین
یہہ کہاتی ہین ہمارا فضلہ صید | اگرچہ خود ستا بنجائین پر کید
غرض جو ہین سخندان و سخنور | سخن سی اپنی ہین عالم مین اظہر
صد طوطی سنائی گو کہین سی | ذرا پوچھو تو گوش سامعین سے
کہ کیا ہی اور یہہ کسکی صدا ہے | جو راہ گوش سی دل جہانکتا ہے
اگر زاغ و زغن بہی پھڑ پھڑا کر | ترانہ اپنا گائین سر ہلا کر
تو ہم آہنگ طوطی کیونکی ہو جائین | بشکل و رنگ طوطی کیونکی ہو جائین
کبھی دیتی ہے خود اونکی زبان یون | کہ بانگ زاغ ہون شور زغن ہون
کہان طوطی نوا سنج و شکر خا | کہان زاغ و زغن آزار دلہا
کہان وہ قمری خوشگو کی آواز | کہان وہ جغد ادہر الو کے آواز
کہان وہ نغمہ سازیہای بلبل | کہان کوے کے قان اور چیل کا غل

عجب ہی آج کل زاغ و زغن سی | کہ ہوئین ہمصفیر اہلِ سخن سے
جو بازِ دستِ سلطانِ سخن ہین | یہہ بوم و چغد اونپر نعرہ زن ہین
اگر شہباز کو بھی غیرت آئے | تو بوم و چغد کا اک پر بنا ئے
کہ ہی شہباز پر وہ فضلِ سلطان | کری الکدم مین چغد ستانکو ویران
سخنور جو ہین اہلِ دین و ایمان | وہی ہین شاہباز دستِ سلطان
مقارن اونسے عونِ ذوالمنن ہے | معاون اونکا خلاقِ سخن ہے
جو ہین مانندِ چغد و بوم نااہل | ہمیشہ ساکنِ ویرانۂ جہل
ہمیشہ اونکو ہے الہامِ شیطان | وہ اونکا ہی محل ہی شور و افغان
وہ وہ ہین جو کہ قومِ کافرین مین | جہانِ شعر کے بحر و زمین مین
حکومت کی لیئی ہین بس ہوسناک | چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
جو پوچھے کوئی وہ ہوتی ہین کیسی | تو پھندن اور اندرمن ہین جیسے
جو لکھی تحفۃ الاسلام مین نظم | جو لکھی دین کی الزام مین نظم
تو بدنظمی ہوئی اوس سے سراسر | رہی الزام اوسکی سب اوسی پر
جنابِ بت شکن نی کیا ہی اچھی | اوسیکی سر مین ماری اوسکی جوتی
ہوئی بی انتہا جب ضربِ پاپوش | تو گزرا حد سی اوسپر کربِ پاپوش
وہ نفخِ شاعری جو تہا شکم مین | بشکلِ گوز نکلا دم کے دم مین
وہان کچھ فارسیت کا جو دم تہا | وہ دستِ بت شکن سی کالعدم تہا
بنی ناچار اردو خوان ہے لالہ | اڑد کی دال سے کہا کر نوالہ
جو آوازین نکالین گے اودہر سے | تو اردو خوان بہی ہوئینگی اودہر سے
ہوی جب فارسیت انکی واہی | تو بدریداس سی امداد چاہے

که سے لکہے نثر اردو مین جو ابطال
ذرا تم بات کو مت میرے بنادو
یہہ لکہدو ترجمہ مینے کیا ہے
پر اس تمویہ سے ہوتا ہے کیا خاک
اصولِ دینِ ہندو ہی جب آئے
ہوئی ساقط جو بعضِ شعرگو سے
پہر استمداد پہندن لال سے کی
که دنیا سے چلا اب دینِ ہندو
کہ جس سے کہائین دہوکا سبہی نادان
مگر وہ نام سے میری ہو منظوم
جماع زن سے جو ہوتے ہین بچے
سنی جب ضعف نالی نیم جانکے
تو پہندن کا بہی پہر تو دل پسیجا
یہہ لکہی پہر اصولِ دینِ احمد
جو باندہا دینِ احمد پر یہہ بہتان
کہ دینِ نبی حقیقت کی حقیقت
ہوئی حاضر جو بنکر جسم مضمون
مضامین کی اسیری نظم مین یان
یہہ وہ زنجیرِ نظمِ ہجو یان ہے
اگر زندان مین وہ محبوس ہوتے

تو چوبے جی سے رو رو کر کہا حال
کہ ہون نا اہلِ اہلبیت جتادو
اونہون نے فارسی مین جو کہا ہے
ابہی تو رونگار دیا ہے کیا خاک
لبون پر جانِ اندرمن تب آئے
وصی اپنا بنایا اوسنے کوئے
یہہ اوسنی خواہش اوس دجالسی کی
اگر کچہہ شعبدہ ہے تو کہا تو
نہونی پائین یہہ ہندو مسلمان
نبوگی لوگ ہم مین ہے یہہ معلوم
تو جنوا لیتے ہین غیروں سے بچے
وہ فریاد و فغان اوس ناتوانکے
نکالا اوسکی خواہش کا نتیجا
خلافِ دینِ باتمکینِ احمد
تو یان باندہے گئے دونون باندان
اور اونکی قابلیت کے حقیقت
بنی زنجیر یا یہہ نظمِ موزون
فزون قیدِ حقیقے سی ہے خذلان
کہ اونکی جان پر قیدِ گران ہے
وہ گو جینے سی ابہی مایوس ہوتے

تو کاہیکو یہہ ذلت اونکو ہوتے
نجاتی دور آوازِ سلاسل
مگر زنجیرِ ظلم تیغ زن کے
عمل یعنی فرشتے لیگئے وان
کہ مبغوض جہان ہوئین یہہ کافر
اب اس زنجیر کے آواز کا غل
ہوئی انکی اسیری مین جو تذلیل
جو لکھہ کر یہہ اصولِ دینِ احمد
تو یہہ تیغ اونپہ وہ قہرِ خدا ہے
فقیرون کا معاون ہووے اللہ
تو پہر یہہ شاہِ میدانِ وغا ہین

کہ زندانمین تو خلوت اونکو ہوتے
تو رسوائی نہوتی کچہہ بہی حاصل
صدا الائی خبر چرخِ کہن کے
مجہے امید ہی اللہ سے ہان
فرشتونمین تو بغض انکا ہے ظاہر
گیا ہے اک جہانمین بے تامل
نہوتی اونکو وہ زندانمین بے قیل
ہوئی کچہہ گردنِ کفار ممتد
کہ جس سے کفر کی گردن جدا ہے
عنایت سی مقارن ہووے اللہ
یہہ تنہا قاتلِ صد اشقیا ہین

نظیرِ ہر دو کس مثلِ دو مگس

دلِ اندر مینِ مظلوم و ضعیفے
ہوا جب ایک پر احسانِ ثانے
تو دل دونوکا ملکر ہو گیا ایک
وہ ربط و ضبط سے یہہ بوالہوس ہین
کہین اوڑتے نہین باہم جفت ہین یہہ
خفا سرگین سے ہو جاتی ہو ہمیر
ہما دی بول و سرگین سے خفا ہو

ہوا ممنونِ پہند نلالِ کیفے
بنا ممنون اوسکا یارِ جانے
ہوا مفعول اک فاعل ہوا ایک
کہ گویا نیچے اوپر دو مگس ہین
کہین سرگین پہ ہر دم جفت ہین یہہ
مگر ہین پاک تمکو موت گو بر
تہین وہ موت گو بر گور وا ہو

عجب ہی اتحاد اور یکدلی ہے	انگس گویا انگس پر چڑھ رہے ہے

مثال ہر دو تن چون این قصہ زاغ و زغن

مد وپھندن نے اندر کی جو بیان کی
کہین اک چیل تھی بدست شہوت
مگر وہ طاق اپنی جفت سی تھے
جو دلمین نیش زن در و نہان تھا
رہی یہہ کچھہ تلاش جفت اوسکو
یہہ تھی اوس کشتہ شہوت کو حسرت
کہ جسکی تخم ریزی دم کے دم مین
جو مجسی بیضہ طوطی ہو پیدا
کہ جس سی مادر طوطے بنون مین
کہ بدشکل و شمائل ہون تو مین ہو تن
پسند آیا پھر اوس احمق کو کوا
خبیثین کیون نہون جفت خبیثات
مگر جو طیبات اور طیبین ہین
کیا اوس زاغسی جب عقد و پیوند
وہ جو جو تھی زغن کی دلکی ارمان
بہت زاغ سیہ تھا مست شہوت
کہ تھا وہ بھی سیہ یہہ بھی سیہ تھا

مثل اک اور بھی دلنی بیانکی
کہ تھی وہ غیرت صد مست شہوت
علاج دل کی خواہش اسلیی تھی
تو ہر دم اوسکو اک شور و فغان تھا
کہ رکھا بیخور و بی خفت اوسکو
کہ ایسی زوجسی ہو مجکو قربت
بنائی بیضہ طوطی شکم مین
تو پھر وہ بچہ طوطے ہو پیدا
وگرنہ اسقدر منحوس ہون مین
بد آواز و خصائل ہون تو مین ہون
کہ ملجاتا ہی ہر ہٹون کو ہٹوا
کہ ہین بدجنس کے بدجنس زوجات
وہ اپنی جنس کے نعم القرین ہین
زغن خلوت مین بیٹھی لیکی خرسند
نکالی زاغ نے پل پل کی ارمان
وہ تھا گویا کہ تھا مست شہوت
ہوا ہم جنس اوس کالی کا کوا

ہوئی

ہوی بعضی جو پیدا اوس تکلم سے
بہت خوش خوش نکالی اوسنی بچی

ہر اک بچہ عجیب اسلوب تن تہا
کہ آدہا زاغ تہا آدہا زغن تہا

بہت اوسکو ہوئی جنکر ندامت
کہی ہی یہہ میری شہوت کی شامت

کہ جس سی ایسی اندہی بچی ہین
یہہ جورو ہای کیکے بن گئے ہین

وہ کیونکر مادر طوطے نہ بن جای
کہ جسکی عقل یہہ اعجوبہ دکہلاسے

نتیجہ مثال تضحیک مآل

زغن یہان فرض کیجی ذات اندر
تو گویا زاغ پہندن ہے مقرر

ہوی جب دونون ایسی شوم باہم
ہوا یہہ افترا (عقد) منظوم باہم

عجیب اسلوب ہر شعر و سخن سے
کہ آدہا زاغ ہی آدہا زغن ہے

عجب کیا دیکہکر یہہ سیف مسلول (یعنی نقیض)
وہ یون اوس نظم سی نادم ہو مخذول

کہ جیسی اپنی بچون سی زغن تہے
ذلیل اپنی خطاؤن سی زغن تہی (اصول دین احمدیہ)

فقیر اپنی تو ہنستے کیا ہی ایسے
مگر ہان قدرت مولی ہی ایسے

کہ بر لائی تمنائے دلے کو
دکہادی اور ادلے اوس دنی کو

(یعنی از زاد و ولد العبس کتاب ہذا کا اصل دین احمد ۱۱)

درینجا اگر خطرہ در دل اندر من خطور کند جوابش حوالہ قلم می شود

اگر آئی یہہ تیرے دل مین خطرا
کہ اوسکو نظم پہندن کیونکہ سمجہا

سمجہنا چاہیے ای بی لیاقت
کہ پیدا ہی تکلم سے لیاقت

جو دیکہے مثنوی فارسیہ
یہہ آخر نظم اردو کے ہدیہ

کہ بالتصریح اوسکے نام سی ہے
وہ شیطان لعین کے دام سی ہے

کہا سحرِ حلال اوسکو بد اقوال — سراسر ہے جو مثلِ سحرِ دجال
اگرچہ نظم اوسکی فارسی ہے (یعنے اسی بد اقوال) — مگر بندش وہی لہجہ وہی ہے
وہی اوسکی فصاحت ہی جوا سکے — وسے ہے اوسکی بلاغت ہی جوا سکے
اگر اسمین ہین تعقید و تنافر (فارسیہ ہوکے) (مراردو کے) — تو وہ بہی ہی اونہین الفاظ سی پر
اگر یہہ لہجۂ زاغ و زغن ہے (اضول) — تو ہم نغمہ اسیکا وہ سخن ہے
کہ آخر ہم بہی عونِ کبریا سے — سمجہہ سکتے ہین گوہی کو ہما سے
نظیر اسکی بیان ہوئے تو اچہا — عیان رازِ نہان ہوئے تو اچہا
کہ پہندن لال کے جو شاعری ہے — کہین اردو کہین کچہہ فارسی ہے
مثال اوسکی ہے جیسے کلب بستان — زبان کہولی ہوی ہی تشنۂ آب
کہ پانی مجکو ملجاے کہین سے — یہان سے اس زمین سی اوس زمین سے
وہ ہر کوچہ کی رکہتا ہے تک و دو — جہان جاتا ہی وہ بکتا ہے عو عو (آواز سگ)
کسی کوچہ سے آئی اوسکی آواز — کہین سے وہ سنائے اپنی آواز
سمجہہ لیتے ہین پر اہل فراست — یہہ کہدیتے ہین ذو فہم و دراست
اوسی کتی کی ہر آواز ہے یہہ — اگرچہ دوسرا انداز ہے یہہ
وہ کچہہ سے کچہہ بنائے اپنی آواز — مگر کیونکر چہپائے اپنی آواز
جواب مثنوی فارسی سے ہے — بامدادِ خدا ترکے بترکے
اوسی موقع مین بس تم دیکہہ لینا — جو اس اعدا کے وان گم دیکہہ لینا

دفعِ دخلِ مقدر برای تسکینِ خاطرِ اندر

جو ہوئے معترض تو ہمنے مانا — نری عقلی نظیرون کا بنانا

ہمت

بہت آسان ہین عقلی نظیرین	جو ماہر ہے تو لا نقلی نظیرین
مگر نقلی وہی جو مستند ہین	او نہین اسفار سے جو معتمد ہین
تو لکھتا ہون مین اک نقلی حکایت	ثقات ہندوان سی ہی روایت

حکایت زوجۂ عابد نامش ممتا (زوجہ ۱۲) در کام بخشی بابی ہمتا

و پیدا شدن سور داس از بطن آن زن و حاملہ گردیدن

از آن سور داس پر فن بسیاری از زنان ہندوان

نازک بدن بے رنج و محن منقول از ادپرب مہابہارت

کتاب معتبر اہل کفر و شرارت

مہابہارت مین یہ لکھا ہوا ہے	کہ ستونتی نے بہیکم سی کہا یہہ
بہگتنے ہیر کے تھی ایسی بڑی وہ	کہ بہیکم (نام زن ۱۲) کے پدر کی جفت تھی وہ
یہہ آیا وہان باہم سمع و بیان مین	کہ تھا عابد اک ایسا اس جہان مین
کہ زوجہ اوسکی تھی مشہور ممتا	نہ تھی معشوقہ کوئی او سکے ہمتا
برسپت تھا اوسی عابد کا بہائی	تو اکدن رغبت اوسکی دل مین آئی
کہ مین ہو جاؤن ممتا سی ہم آغوش	یہہ شہوت ہی مری غارت گر ہوش
اگرچہ خود برسپت دیوتا تھا	وہ مرشد دیوتاؤنکا بنا تھا

۱؎ یعنی کتب معتبرہ ہنود
۲؎ اشعار نقلی یعنی بیان
۳؎ یعنی منقولات ۱۲
۴؎ یعنی ستونتی اور بہیکم
۵؎ باہم بیان اور سمع مین ۱۲

مگر یہہ دیو شہوت وہ غضب ہے
کیا قصد جماع اوسنی جو آ کر
کہ مین بہائی سے تیری حاملہ ہون
کہ میری پیٹ مین وہ بید خوان ہے
رہیگا اوسمین جب تیرا بہی نطفہ
خیال آیا تو ضیق حمل کا بس
کہ عصمت مین خلل ہوئیگا اس سے
یہہ کیا باعث کہ ہندو کا یہہ دین ہے
کہ انکی دین مین لذت ہی عبادت
برسپت کو کہان تاب تأمل
کہ تہا اک تابع نفس و ہوا وہ
قریب آیا جو انزال اوس عمل سی
کہ میری جای کیون کرتا ہی تو تنگ
مگر کب مانتی ہین مست شہوت
نمانا اور وہین کے تخم ریزے
قدم ناچار بچے سے نے بڑہا کر
کہ نطفہ اوسکا ضایع ہوگیا وہان
ہوئی تہی نوش جان لذتسی جوشی
وہ یعنی ہوگئی مہجور نطفہ سے
برسپت نی خفا ہوکر کہا یہہ

کہ اس سی دیوتا ہی جان بلب ہی
تو ممتانی کہا یون لب ہلا کر
وہ ایسا حمل ہی مسعود و میمون
نہین وہ حمل کچہہ راز نہان ہے
شکم مین پائیگا تکلیف بچہ
نہ آیا دہیان اوسکو دوسرا بس
یہی زنا کا
اگر یہان یہہ عمل ہوئیگا اس سی
زنا کچہہ مانع عصمت نہین ہے
وہ جو ہی کار شہوت ہی عبادت
کیا جلدی سی اپنا ہی تداخل
لگا نا جو کہ تہا کرنے لگا وہ
بچہ بہی پیٹ مین
تو بولا ماہ رو برج حمل سے
ہوا وہ سنکی گو یہہ گفتگو تنگ
وہ ضایع کرتے ہین کب وقت لذت
تری شہوت کی ظالم بل بی تیرے
وہان بچہ دان رکہا بچا کر
بڑا نقصان مانع ہوگیا وہان
وہان فرج ممتا سی ہوی سے قے
جوشی تہی لطف سی معمور نطفہ
کیا تو نے جو مجکو بے مزا یہہ

غرض وہ سوروا اس اوس روز بہکر
کہ راجہ بل بہاتا تہا جہان آپ
وہ کیا ہی بل کو (نام راجہ) تہی بل بے حمیت
کہ ہمنی اسکو دی ڈالی یہہ خدمت
کرین سب عورتین اولاد حاصل
ملی اندہی کو پہر تو حکم رانے
کہلایان ہمکو ستر لفظ رانے

وہان تک پہنچے آخر زندہ رہ کر
بندہی تختہ سے جا پہنچے وہان آپ
اوسی گہر لیگیا یہہ کر کے نیت
کری سب رانیون سی گہر مین صحبت
رہی عالم مین میسر یاد حاصل
بناو جب کہ ہر رانیکا زانے
مخفف ہی یہہ لفظ کامرانے

اگر افتد در اشتباہ دل اندر من و سیاہ

جو مادر زاد اندہا ہوئے اس طور
نشانہ پر لگائے تیر کس طور

جوابش دندان شکن بنوک قلم تیغ زن

یہہ مادر زاد اندہا تہا مقرر
کہ پہینکا جس نشانہ پر ذرا تیر
جو تیر اوسکا نشانہ پر لگا ہے
کوئی اون رانیون کے دل سی پوچہے
نہین ہین گرچہ اسکے سر مین انکہین
نہان تہا ہر زن بل کا نشانا (جای مخصوص)
کہ اوڑ کر ہر نشانہ پر گیا وہ
نشانہ جس مکان خاص مین تہا

نشانہ باز تہا پر سب سے بڑہ کر
تو وہ ہرگز نہین خالی گیا تیر
لب معشوق ہے ہوتا رہا ہے
کہ تہی کس کس مزے کے تیر اسکے
مگر ہین اسکے تیر و پر مین انکہین
کہان اوس تیر کا وہ دیکہہ پانا (یعنے تیر کے پر مین)
تو گویا تہا کبہی سے تاکتا وہ
وہین اوسکے کمانکا تیر پہنچا

وہ گویا چھیل ہتا یا تہا وہ کوا ‏ کہ گوہی گوشت کا ٹکڑا پچہوڑا
ہوئین تہین غوطہ زن آنکہین جو سر مین ‏ تو جا نکلین تہین وہ دونون ذکر مین
ہوا اپی ان تیغ زن بس رفع شک یہان ‏ حکایت کو بیان کر چکے کہین ہان
ابہی باقی بہت سا کچہہ بیان ہے ‏ فقط کیا ایک ہی یہہ داستان ہے
ہوا راجہ غم قربت سے آزاد ‏ کیا پہر ایک زوجہ کو یہہ ارشاد
کہ اسکی وصل سی محظوظ ہو تو ‏ عقیمے سی کہین محفوظ ہو تو
نہ اوس پوٹ کو آئی حیا کچہہ ‏ مگر زوجہ کو شاید تہے حیا کچہہ
نہ آئی پاس اوسکی وہ دل آرا ‏ مگر دایہ کو اپنی جا سے بہیجا
پہر اوس دایہ سے کے کیاران لونرویدے ‏ ہوئی اندہی سی پیدا برگزیدے
بہت پچہتائی ہو سے گے پہر تو زوجہ ‏ کہ آتا میری اوڈی مین یہہ موجب
تو کیاران لونرویدی میری ہوتی ‏ یہہ ساری برگزیدی میری ہوتی
ہوا پہر زوجہ ثانی کو ارشاد ‏ کہ کر تو خانہ آغوش آباد
ہوئی ہم بستر اعمی جب آکر ‏ کہا اندہے نے ہاتہہ اوسکو لگا کر
کہ زور آور پسر ہوئیگا تیرا ‏ ہوئی وہ حاملہ کہتی ہی گویا
وہ اوسکا ہات بہی گویا ذکر تہا ‏ کہ لگنی مین ذکر کا سا اثر تہا
ہوا ویسا ہی بیٹا اوس سے پیدا ‏ جو کہتا تہا وہ بی ایمان اندہا
بہلا جو نیک بن جاتے ہین ایسی ‏ بچن کب خالی جا سکتے ہین اونکی
جو ایسی ہوتے ہین اہل کرامت ‏ زنا سی اونکی دشمن کو ندامت
وہ اونکی تن مین ہے زور کرامت ‏ کہ آسکتا نہین دیو ندامت
کہا بہیکم نے پہر جب کہہ چکا یہہ ‏ کہ سنتو تہی جی قصہ سن لیا یہہ

کہ یون ہوتی ہین پیدا چھتری نیک　　برہمن سے جو لے نطفہ کوئی نیک

محل استشہاد تفریح بنیاد

ہماری جای استشہاد یہہ ہے　　بیان حال کے بنیاد یہہ ہے

نتیجے اس حکایت کی بہت ہین　　مگر یہان ایک لکہتا ہون یہے مین

کہ ایک ان مین سے مثل زوجۂ بل　　تو ہے وہ دوسرا اندہی سے افضل

فروج فکر اول سے جو نکلا　　تو گویا بطن ثانی مین سب اوترا

ہوا اوس بطن سے پہر جو کہ ظاہر　　کیا شعر اوس کا نام اور اپنا شاعر

جو نطفہ غیر کا لینا روا ہے　　کلام غیر لے لینے مین کیا ہے

تو بس یہان کام آئی یہہ حکایت　　روا یون ہو گئے نقل روایت

بہت دن ہو گئے ای تیغ زن ہان　　غزل لکہے نہین تو نے تو اب یہان

مناسب ہی کہ اونکا دل نہے غمگین　　غزل سے کچہہ تو ہو جائیگی تسکین

تری باتین وہ سنتی سنتی سن ہین　　اگرچہ خود یہے وہ اہل سخن ہین

مگر کب بول سکتی ہین یہان وہ　　کہان یہہ ذکر توحید اور کہان وہ

کہان قدرت کسے عبد صنم کو　　کہ عبد اللہ سے وہ دو بدو ہو

مرے تیغ زبان کے تاب کیا ہی　　مگر ہان مجہہ کو گر عون خدا ہے

دکہا سکتے ہی یہہ مقتول اوسکو　　دکہا سکتی ہے یہان مخذول اوسکو

تیغ زبان ۱۲

غزل

کیون جہان مین ذلت و تحقیر ہر کافر نہو

جب تلک ایمان باعث تطہیر ہر کافر نہو

ہو گئے شیطان سی افزون انکے شہرت کفر مین
گو خرِ دجال پر تشہیر ہر کافر نہو

ہندؤن سے جائی کیونکر سرگرانی ہوش کی
جب تلک اس عو دسے تجمیر ہر کافر نہو
تیغ نقیر ۱۲ دہونی ۱۲

بہاگ جائین بت نکل کر انکے طلسم شرک سے
گر در بتخانہ پر زنجیر ہر کافر نہو

ہر گلو مین پردہ ما لائے مرجا سنے کہین
خون جلہری کا گریبان گیر ہر کافر نہو

کیونکہ ضربِ اہلِ دین سے ہو گیا اب سست لنگ
یون لگائین روغن اور تاثیر ہر کافر نہو

ہوئے جو موسے روش اسنے مناظر یا خدا
مسلمان ۱۲
کیدِ ساحر سے فزون تقریر ہر کافر نہو

جو دکھائین اہلِ دین کو حلم شیطان کے طرح
کاشش نفرت کی سوا تعبیر ہر کافر نہو

یہان مسلح ہو گئی فوجِ سخن ای تیغ زن
خوف ہے غارت گر جاگیر ہر کافر نہو

غزل یہہ مدح اول مین سنائی
تو روحِ سامعین کو راحت آئی

مگر ای تیغ زن کب ہی سزا وار
کہ خوش ہوا ایک ناخوش دوسرا یار

اب ہے لکھو غزل اور ایسے اک تم
سرورِ قلب ہو جسکا ترنم

ستم ہے یہہ کہ ہوئے ایک مجروح
دل تا نے ہو تیر غم سے مجروح

رہیں مخفے کمالات سخنور ستم ہے جان انصاف وخرد پر
کہ وہ بھے شاعر ہندوستان ہین وہ گو ہندو ہین سحبان زبان ہین
جواب خوبئے اسلام مین بھے سنائین گے ہم اونکو اونکی خوبی
یہان بھے چاہیئے پر کچھہ لطیفہ وہان تو ہوئیگا ہر کچھہ لطیفہ
کہ قدر شعر شاعر جانتا ہے یہان ماہر کو ماہر جانتا ہے
سخنور قدر دان اہل فن ہین وہ مشتاق زبان اہل فن ہین
اگر وہ نکتہ دان ہین اس عمل کے توہونگے قدر دان میرے غزل کی

غزل

رہائے کفر سے اسلام لاکر پای ہر ہندو ٭
بندہا زنجیر بت خانہ مین ہے کیون ہای ہندو
ستم ہے فکر دہوتی بند اور مضمون کی بندش
ترانہ شاعری کا اور اوسکو گای ہر ہندو
زمین شعر انکے موج بول خلق سی تنگ ہے
کہین ایسا نہو وہان مثل خر دہس جای ہندو
پھہ پوجا لنگ کے دہوتی لنگوٹی سی تو کرتے ہین
مناسب ہی کہ وہان لہنگا پہنکر جای ہر ہندو
کہ ہوکر انپہ مائل لنگ سے بالکل ٹیک جائین
جو دیکہین اس پہن سے قامت زیبای ہندو
کری ورشن جلہری کے تو پہر اوس نازنین کو بہی
زیارت اپنی ننگا ہو کے خود کروائی ہر ہندو

قبول اسلام [illegible] ۱۲

کہ تا اوس پر جلھری کا ہے انزال عنایت ہو
جو خود ناٹگا فقیر اوسکے یی بن جائی ہر ہندو

کہان اثبات عقل دین وایمان ہوئی لالا مین
جولای نفی سے لالا لقب یہان پای ہر ہندو

بلاغت کی خبر کیا نہین سکھہ آنکھون کے اندہی کو
نام ۱۲
کہان وہ شان سحبان اور کہان دعوی ہر ہندو

کہان رائی صواب انکے نصیبو نمین ہی بی سلام
سلہ
غلط موصوف ہوتا ہے بوصف راسے ہر ہندو

تری تیغ زبان سے کٹ گئی ای تیغ زن صاف (گیا)
وہ پر لکنت زبان قافیہ پیما ہے ہر ہندو

اندرمن

یو حق ہی خالق افعال مخلوق	وہ ہے رازق ہے اور ہین جملہ مرزوق
او سے سی خیر وشر سب جلوہ گر ہین	او سے سی جملہ افعال بشر ہین
تو پھر تبلا جزا کسکے لئیے ہے	جزا و سزا کسکے لئیے ہی
قبایح ساری عالم کے ستمگر	او سے پر عود کرتے ہین سراسر
تو پھر عصیان سی ہی ہے پاک ابلیس	یہہ سب ابلیس کا ہی مکر و تلبیس
معاذ اللہ جب جائز ہو یہہ بات	تو پھر تنزیہہ کا مشکل ہے اثبات

تیغ زن

نثار بارگاہ حق ہے تقدیس	نہین وہان دخل قبح و مکر و تلبیس
منزہ ہے مبرا ہے وہ اللہ	جو سمجھو اوس سے اعلی ہی وہ اللہ

نہین

نہین مفہوم ولہا ذاتِ قدوس
وہ بعلت ہے بے چون وچرا ہی
بری ہر عیب سے اللہ ہے بس
شہودِ عدل ہین آیاتِ تنزیہہ
وہان ہی ہر طرح تقدیس ثابت
کہ ہی ہر قبح ونقصان سے خدا پاک
قبائح سی بری ہی ذاتِ باری
اگر زندہ نہ رکھی وہ کوئی شے
کوئی دم ماری یہہ مقدور کیا ہے
جو کرتا ہی مرا غفار وقہار
مگر جب لیکے یہا لسنی جائینگے ہم
وجود وفعلِ سبحان اور شی ہی
اگر کفار کو وہ حق تعالے
تو وہ ظالم نہین ہے مہربان ہے
کہ وہ خالق ہی اور مخلوق سب ہین
تو دوزخ بھی ہی اک مخلوق اوسکی
لگی ہے بھوک اک مدت سے اوسکو
جو ہوئی خلق سی فریاد وزاری
نہ آئی رحم کیون خالق کو اوسپر
کہ ہر انسان کافر کو کیا رزق
بنا دیا ۱۲

نہین مانندِ اشیا ذاتِ قدوس
وہ بی اسباب و بی ہمتا خدا ہے
وہ اقدس ہے وہ اقدس ہے وہ اقدس
کہ ہی اوسکی لیے اثباتِ تنزیہہ
نہین اصلا وہان تلبیس ثابت
اطاعت اور عصیان سے خدا پاک
بری ہین ظلم سی عاداتِ باری
نہین ظالم ممیت اوسکی صفت ہے
وہ مالک ہے غنی ہے کبریا ہے
نہ پوچھا جائیگا وہ اوس سی زنہار
مقرر اوس سی پوچھی جائینگی ہم
یہہ جسم وکارِ انسان اور شی ہی
بنا دی ایک دوزخ کا نوالا
بہت اس فعل سی رحمت عیان ہے
وہی رازق ہی اور مرزوق سب ہین
خدا رازق ہی وہ مرزوق اوسکے
ذرا اہل من مزید اوس سے تو سن لو
تو رحمت بھیجتے ہے ذاتِ باری
یہ دیکھو رحمتِ رازق کو اوسپر
عجب رحمت سے دوزخ کو دیا رزق

اگر یہہ شبہ آئی دلمین نادان — بنا ہے اشرفِ مخلوق انسان
بنا یا ایسی اشرف کو ازل ہای — کہ یون دوزخ نہ ڈالا انکا کرجائی
تو دیتی ہین جواب اس شبہ کا ہم — کہان کفر و شرف ہوتی ہین باہم
شرف انسان کا ایمان سے ہے بس — محمد سی ہی اور قرآن سی ہی بس
نہین کچہہ قالبِ انسان کی قیمت — کہ بی زر کچہہ نہین ہمیان کی قیمت
جو حسنِ جسم ہے تو جان کی باعث — تو حسنِ جان ہی تو جانان کی باعث
اگر یہہ جان ہے جانان سی موافق — وہ یعنی دین و ایمان سی موافق
ہمیشہ حبِ رحمان جانمین ہے — ہمیشہ خوفِ عصیان جانمین ہے
تو اشرف ہی وہی مقبولِ جانان — وگرنہ خوک سی بدتر ہے انسان
کہ اسپر ہے حساب اوسپر نہین ہے — اگر سمجہو کہ یہ بدتر نہین ہے
جواب ایک اور بہی تو ہسی سن رکہہ — ذرا اس جامِ شربت کا مزا چکہہ
کہ آئی بہوکا پیاسا کوئی انسان — وہ مانگی التجا سے پارۂ نان
تو ہر انسان کو رحم آتا ہے اوسپر — طعام اوسکی لیے لاتی ہین بہتر
ہوا جب دلمین اوسکا درد موجود — طعامِ گرم و آبِ سرد موجود
ترا مہمان آجاتا ہے کوئی — تو کیا کچہہ ہوتی ہے مہمان نوازی
جو ہے مخلوق کو مخلوق پر رحم — نہو رازق کو کیون مرزوق پر رحم
وہ اپنی خلق پر ہے لطفِ خلاق — کیے اوسکی غذا یون اشرفِ خلق
نہین ظلام ہرگز ذاتِ باری — نہ آئی فہم مین گو سِرِ مخفی
جو قاصر ہوئی انسان کی فراست — تو کب ہے مبطلِ اسرارِ حکمت
وہ حق ہی اوسکی سب فعال حق ہین — بہت سینی یہان بہت سی شق ہین

کہ اوسکا علمِ ذات و علمِ افعال
ذرا معترض سُن ہوش سے بات
تجھے ای شخص یہہ جرات ہی کیونکر
کہ تو اک کرمِ سرگین ونجاست ؛
ہوا تو قادرِ بیچون پہ طاعن
کہان بی علت و بیچون سبحان
جہا نہین جو ہین ابرارِ آلہی
سمجھہ سکتا نہین تو اونکی اسرار
قیاس اونپر کری تو کار اپنا
نکو کارون کی کاروبار کچھہ اور
جو خود ہے خالقِ ابرار و اخیار
غضب ہی اوسکی کار اپنی سی سمجھی
جو اپنے فعل سے فعلِ خدا کو
قبایح کا بنایا اوسکو مرجع
کہان وہ شانِ افعالِ آلہی
ابی کچھہ شرم بہی آتی ہے تجکو ؛
تری اوتار بد اطوار و بدکار ؛
زنا کرتے رہے اکثر ہمیشہ
نہ آیا فرق اوتاری مین اونکے
کیا بدمعاشی گرچہ قصدِ دختر

نہین ہے وسعتِ انسانِ پامال
یہہ کیا بکتا ہے احمق تو خرافات
کہ ہوئی معترض تو اوس خدا پر
تجھے یہہ طمطراق اور یہہ طلاقت
زبان درازی ۱۲
علیک اللعنتہ من کل لاعن
کہان تو ای سراپا علتِ انسان
مطیع امر و اسرارِ الٰہی
اگر ای شخص سرتاپا غلط کار ؛
تو شیطان کو بنالے یار اپنا
تری اطوار ای بدکار کچھہ اور
عزیز و قادر و جبار و قہار
خدا کی اختیار اپنے سے سمجھے
کیا ہموزن بہولا کبریا کو ؛
نہو یگا کوئی امر اس سی اشنع ؛
کہان یہہ فعل واہیتے پرتیا ہے
خدا پر قادحِ تنزیہ تو ہو ؛
کمندِ نفس و شہوت مین گرفتار ؛
زنا کاری رہی اکثر کا پیشہ
نہ آیا شک نکوکاری مین اونکی
نہ آیا اس سی کچھہ الزام اوسپر ؛

کیا جو کچھ برسپت دیوتا نے
رہا مخدوم وہ پہر دیوتا کا چٹ پٹ
گیا اندر نے جو گوتم کے گہر مین
بیان اوسکا ابہی آتا ہے شروع
رہا پہر بہی وہی جنت کا سلطان
کیا کیا کچھ کرشن بہیا نے
کبہی کپڑی نہائی والیون کے
نشیمن پہر کیا شاخ شجر مین
نگاہِ شوق سی لوٹی مزی یہہ
ہواظاہر جب اونکو اسکا یہہ شر
یہہ کہتی تہین حیا سی سر جہکائی
کہا تب دو ہمین یہہ پوشاک تمکو
ہوئین ناچار پہر وہ ننگ راہین
مگر وہان ہات باندہی ہی بہنی بات
وہ کپڑی دیکہی کو دل پکڑی آئی
گیا پہر دیر تک نظارۂ فرج
ولی اوس زاغ کو سب گوشت پاری
وہ کوّا جنکو لیکر اوڑ گیا تہا
ہزارون گوپیون مین سانڈ تہا وہ
غضب ہے ہندوؤنکا وہ خدا ہے

کہ حال اوسکا دل ہی جانتا ہی جانی
نہ آیا اوسپہ الزام اس زنا کا
نشانی اوسکی روشن ہی قمر مین
جو ابواب فرج اوسپر تہی مفتوح
اوسکی دستِ قدرت مین ہی باران
کبہی جاتا تہا خود مکہن چرانی
اوٹہا کر لیگیا چہپ کر اونہون سے
رہین ننگیان اوسکی نظر مین
نہ اوس سے چلتے جی چہوٹی مزی یہہ
سب آئین آگی پیچہی ہات رکہہ کر
کہ کپڑی دو کنہیا جی ہماری
کہ تم سب ہاتہہ باندہی آگی آئو
اگرچہ کہل گئین وہان شرمگاہین
کہلا یون عقدہ اون ہاتہون سے میہات
مگر اون ننگیو نکو کپڑی آ لیے
لیا اوس زاغ نی ہر پارۂ فرج
تو کپڑی اونکی چہوڑ دی اوسنی سارے
اور اونکی گوشت پاری تاکتا تہا
کبہی خود ناجنی کو بہانڈ تہا وہ
اور اوسکو الیسا ایسا کچہہ روا ہے

نہین ابتک قباحت اوسمین آئی
قبایح ساری عالم کے بس انہین
مگر وہ پہر وہین مقبولِ دل ہین
جو ہین افعال اُنکے پر فضیحت (ہندوان ۱۲)
جو ہین اک کمترینِ خلقِ مولیٰ
ہمیشہ حسنِ ظن اوتار سی ہے
جو ہی خلاقِ خیر و شر جہان مین
مگر ہان نقص یہان آتا ہی لازم
جو تیری بید سی ہوتا ہے ثابت
یہ تیرا بید کہتا ہے خدا کو
تمہین معلوم ہونیکے تمہین ہو
تمہین سب از ہنرونکے پیشوا ہو
روایت یہہ اُنکے بید مین لکہی ہی
گواہی صاف دیتا ہے جُجُر بید (نام کتاب ہنود ۱۲)
کہ ست نی رج نی تم نی ہو کے باہم
یہ ست رج تم صفاتِ ذوالمنن ہین
ہمیشہ اوسکو یہ پکڑی ہوئی ہین (خدا کو ۱۲)
مگر وہ جہل و نادانی سی اپنے

وہین باقی رہی اوسکی خدائے
ہمیشہ عود کرتے ہین سراسر
اگرچہ معصیت سی متصل ہین
سمجھتے ہین یہہ ہندو سب فضیحت
ہوا ہر فعلِ بد بہی نیک اونکا
جو بدظنی ہی تو غفار سی ہے
جو حاکم ہی زمین و آسمان مین
تقدس مین الوہیت مین ظالم
ذرا تو مجھسے سُن کیا کیا ہی ثابت (ای ظالم ۱۲)
تمہین ہو نیچ قوم اور چور تم ہو
زمانی کی بُرائی بہی تمہین ہو
تمہین ٹہگ ہو ٹہگون کے پیشوا ہو
وہی ہی جھوٹ اور سچ بہی وہی ہے
یہہ ہمپر بہی تمہارا کہل گیا بہید
معاذ اللہ اوسی باندہا ہے محکم (خدا کو ۱۲)
مگر گویا کہ یہہ تیغون رسن ہین
یہ اعضا اوسکی سب جکڑی ہوے ہین
نہین کچھہ جانتا کیفیت ان کی

تحقیق معنی ست و رج و تم حسب عقاید ہنود بی درہم

یہہ ستّ ہی قوت عقلیہ کا نام
غضب کا نام ہندیمین یہہ تم ہے
اگر کچھہ اور بہی ہے شرح درکار
اتہربن بید مین یہہ اور بہی ہے
جتائی گوئی اندرمن کو یہہ بہید
جو پوچھو چار سو کا کیا سبب ہے
مگر وہ اون سی غافل ہے سراسر
جو یاد آئیگی پڑھ کر بید سے بید
کہ ہان یہہ بید مین بیشک لکہا ہے
بندہا ہی وہ جہالت کی رسن سے
وہ خود بی علم ہے اور کذب بہی ہے
قبایح سارے عالم کے ستمگر
نہین ہے وہ کلام پاک رحمان
کہین ایسا نہین قول مسلمان
اگر وہ ہی تو ہی ہر بید خوان سے
کہا تو نی سزا کسکے لیے ہے
تو ہم کہتے ہین تو اوسکو ذرا سُن
کہ امر کبریا دو نوع پر ہے
کہ تکوینے ہے امر نوع اوّل
نہین ممکن خلاف اوسکا جہانمین

یہہ رج ہے قوت شہویہ کا نام
خدا کو اسطرح کہنا ستم ہے
تو دیکہا کر ہمیشہ سوط جبار
کہ یہہ جو سارا عالم ہے وہی ہے
سر مون پر لگا کر چار سو بید
وہ چارون بید کا علامہ اب ہے
تو یاد آجائینگی بیدون سی پٹ کر
تو پہر نکلین گے ہر ہر جہید سی بید
بدی ہی جو ہے رہزن خدا ہے
نہین نسبت کچھہ اوسکو علم و فن سے
نظر آتا ہے جو کچھہ سب وہی ہے
ہوئی بیدون سی یہان عاید خدا پر
سراسر ہے وہ اک تلبیس شیطان
کہ جس سے لازم آئی قبح سبحان
مطیعون سی مطاع ہندوان سے
ذرا فرما جزا کسکے لیے ہے
اگرچہ شک کی تو ہو جائیگا سُن
سمجہنا کچھہ اگر تجکو نظر ہے
جو ہو سکتا نہین ہرگز مبدل
زمین مین جوف مین ہر آسمان مین

مہابہارت مین ہی جسکو لکہا ہے
خدا کا امرِ تکوینی ہے وہ شے
اتہربن بید کو اپنے ذرا دیکہہ
وہ تشریعی ہے جو ہی امرِ ثانے
ہوا ہے اسمین واقع اوس سے عصیان
ہمیشہ عاصی ہے امرِ خدا مین ؛
جو تشریعی ہے امر و نہی سبحان
مطیع امرِ تشریعی ہین جو لوگ ؛
سزا کے مستحق ہین بس وہ کافر
سزا کے مستحق ہین وہ گنہگار
جو سنتا ہی مثال اوسکی تو سن یہان
ہوئی جب زوجۂ گوتم سے تسکین
مگر تہا امرِ تشریعی کا عصیان
تعجب ہی کہ خود تو معتذر ہے
کہ اندر ہو گیا جس سے زناکار
سزا کے قابل اوسکو جانتا ہے
بہلا اس سی بہی کچہہ عذر ہی کب
یہہ لکہا تحفۃ الاسلام مین ہے
تو کیا بیہودہ کاری ہی یہہ تیری
وہان کچہہ اور کہتا ہی یہان اور

کہ جو کچہہ ہو چکا اور ہو رہا ہے
پرم ہنس اوسکو کہتا ہے امٹ ہے
پرم ہنس اوسمین یہان کہتا ہے کیا دیکہہ
یہان ممکن ہوا عصیان فانی
کہ جیسے بت پرست اور دیو شیطان
دو عالم مین مطیعون سے جدا ہین
مرتب ہی جزا اوسپر پہر آن ؛
جزا کے مستحق ہوتی ہین وہ لوگ
کہ جو ہین امرِ تشریعی کے منکر
کہ جیسے فاسق و فاجر زناکار
کہ اندر دیوتا ہین ہین جو عصیان
تو تہا وہ مقتضائی امرِ تکوین ؛
وہ یون زانی ہوا مشہورِ دوران
کہ تقدیرِ الٰہی ہے یہہ وہ شئی
ہوا پہر باوجود اسکی خطاوار
سزا کو واجب اوسپر مانتا ہے
کہ اندر ہوئیگا بیشک معذب
یہہ تیرا عذر اوس ارقام مین ہے
عجب غفلت شعاری ہی یہہ تیری
نہین اپنے سخن کی نقص مین غور

جو مختل ہین یہ تیرے ہوش و تدبیر	تو کیا سمجھے تو خیر و شر کے تقدیر
یہہ تقدیرِ خدا وہ سرِ حق ہے	کہ اسکے فہم سی ہر رنگ فق ہے
جہان فہمِ خواصِ حق نہ پہنچے	وہ سمجھے عامی اپنا مُنہ تو دیکھے
کہان عصیانسی یہہ شیطان کو پاکی ؛	کہی وہ امرِ تشریعی کا عاصی ؛

اندر من

اگر کچھہ اختیار انسان نہ رکھتا	تو مین دریافت یہہ کرتا ہون بتلا

تیغ زن

جو شعرِ پُر فصاحت ہے تو یہہ ہے	جو موزون بالصراحت ہے تو یہہ ہے
جو کہدیتا تو یہہ بہی سامنی بہتا ؛	کہ مین یہہ پوچھتا ہون تجھسی بتلا ؛
یہہ مین اب پوچھتا ہون تجھسی سُن تو	یہی دعوای سحبانی ہے تجکو
جو باندہا تونی ہمین حرفِ دریافت	تکلف سے کیا یہان صرفِ دریافت
یہہ اپنی دل سی کو سحبان تو ہے	تکلف بر طرف دہقان تو ہے
فصاحت یہہ بلاغت یہہ سخن یہہ	صفاتِ حق مین گستاخانہ پن یہہ

اندر من

ہنین واجب خدا پر گر کوئی شے	وہ خود مختارِ فاعل ہر طرح ہے
تو وہ ہرگز کبہی ملزم ہنین ہے	جسی جس جا یہ چاہی وہان یہ بہیجے

تیغ زن

خبر ہے کچھہ ہی ماقبلِ روی سے
وہان فتحہ یہان کسرہ جو آیا (یعنی حرف روی)
کہ اونچی نیچی ہے تیری ترازو
غلط ہی تیرا ہر دعوی غلط ہے

ہوا مجروح تو حبلِ روی ہے
تو اسنی صاف ہمکو یہہ جتایا (تیرا)
کہان ہی شاعری مین زور بازو
یہہ تیرا مدعی ہونا غلط ہے

اندرمن

کری ابلیس کو جنت کا راہے
نبی کو دی سقر خواہی نخواہے

تیغ زن

غضب ماری خدا کا تجکو کافر
خلافِ وعدہ کب کرتا ہی مولے
نبی سی وعدۂ جنت ہوا ہے
وعیدِ نارِ شیطان کی لیے ہے

عبث تو آپ کو کہتا ہے ماہر
کہ خُلفِ وعدہ سی اعلی ہے مولے (علوم)
تو اون سی اپنی وعدی کی وفا ہی
تو شیطان نارِ سوزان کی لیی ہے

اندرمن

بھلا ہی انس و جان سی کسکی طاقت
نہین وہان دخل ہرگز این وآن کا

کری جو روبروئی حق شفاعت
جو ہو ہمدم خداوندِ جہان کا بہ

تیغ زن

شفاعت مصطفے کی امرِ حق ہے
شفاعت انبیا کی امرِ حق ہے

محمد وہ شفیع عاصیان ہین
کہ خود سلطان خیل شافعان ہین
یعنے جماعت شفاعت کنندگان

کہ ہوئنگے شفیع اونکے طفیلے
گروہ انبیا ہے اولیا ہے

طفیلے اونکے ہوئنگے فرشتے
کہ بخشائینگے بندون کو خدا سے
علیہم السلام

طفیلی اونکے عالم ہونگی وہان
کہ ہوئنگے شفیع اہل عصیان ؛

طفیلے حافظ قرآن ہونگے
کہ وہ بہی شافع انسان ہونگے

نہین وہان دخل بیشک این وآن کا
مگر جب اون ہو خلاق جہان کا ؛

تو پہر کیا ہے شفاعت مین تردد ؛
گدا پر شاہ کو جب ہو تفقد ؛
التفات

کہی کیونکر نہ حال دل گدا ہے ؛
جو پائی اون شاہنشاہ والا سے

نہین امر شفاعت مین ذرا شک
یہہ سچ ہے اون حق ہی ہمین کیا شک

شفاعت سی عبث منکر ہوا تو
شفاعت کی تئین سمجہا ہے کیا تو

شفاعت ہمدمی کب ہی خدا سے
شفاعت ہمسری کب ہی خدا سے

شفاعت ثمرہ ہے اون رضا کا
دعا کا نام ہے اور التجا کا ؛

شفاعت عجز پیش کبریا ہے
ثنا ہے التجا ہے اور دعا ہے

مغالط تیری دمبازی یہہ سب ہے
شفاعت ہمدمی مولی سی کب ہے

ای مغالط
مغالط کیا ہی تو احمق ہے بالکل
کہان تجکو شفاعت کا تعقل

شفاعت دیکہہ ثابت بدیہی ہے
کہ وہ بہی اک دلیل اپنی لیی ہے

خبر تجکو نہین کچہہ اپنے دین کی
خبر کیا ہوئی دین مومنین کی ؛

روایت منقول از پنگل اپنگہد معتبر ہنود واز اتہرن بید معتمد فریق نامحمود

یہی پنگل اپنگہد مین لکہا ہے
اتہرن بید سی ثابت ہوا ہے

کہ جو افعال بد کو آپ چھوڑے
اودہر اجداد کی جانب سی اکیس ۲۱
عذاب نار سے محفوظ رکھے
پڑہے جو بید یعنے علم وحکمت
بہی خود نیک کار اور نیک کردار
کری مخلوق سے گذران اچھی
شعار اپنا کرے وہ اہل حکمت
تو ہو جاتا ہے اس رتبی کا وہ نیک
پدر سی سوئی اعلے ایک سو ایک
انہین بیکنٹھہ مین پہنچائی وہ شخص
جو ذات پاک مین یہان محو ہو جاوی
پکڑلے ہات جسکا یا وہ دانا
وہ یعنے بخشوائی اونکو سب کو

تو وہ اکیس پشتین بخشوائے بہ
ادہر اولاد کی جانب سی اکیس ۲۱
اونہین جنت سی وہ محفوظ رکہے
پڑہائی غیر کو بہی علم وحکمت
بنائی غیر کو بہی نیک اطوار
رہی خوش خلق رکہی شان اچہی
شجاعت اور عفت اور عدالت
کہ پشتین بخشوائی ایک سو ایک
پسر سی سوی اونی ایک سو ایک
بچا کر نار سے لیجائی وہ شخص
وہ دیکھی جسکو یا آواز سن پائی
مکت ان سبکی کر دیتا ہے تہا
جہنم سے بچائی اونکو سب کو

روایت اسکند دہم بہاگوت مستند اہل کفر وضلالت

جو تہا راجا ہرلیش اک شخص نامی
یہہ اسکند دہم مین بہاگوت کی
کہ بہگوان اوسکا کہنا مانتا تہا
کہ اوسکو اور جسکو اوسنے چاہا

شفاعت سی بہتی اوسکو شادکامی
عیان لکہا ہوا ہے جو کہ دیکہے
شفاعت اوسکی بہتر جانتا تہا
دیا بیکنٹھہ مین ہرچند نی با ساشٹ

روایت مہابہارت معتبر اہل شرارت

مہابہارت مین ہی یہہ بہی تو مرقوم	مگر ای بے خبر کیا تجکو معلوم
خطائین ہین تجہسی گر ہوئین کبیرہ	اگرچہ بیشتر (اندرمن) ہوئین کبیرہ (گناہ)
دعا مان باپ کی اوستادجی کی	جو ہو جائی شفاعت خواہ تیری
وہین اوٹہہ جائی تجہسے بارِ عصیان	بنی جنّت کی قابل دوزخی وہان
کتابین یہہ تمہاری معتبر ہین	مگر آپ اونسی بالکل بیخبر ہین
کتابین یہہ تمہاری ہین مُسلّم	کہ احکام و خبر ہین جنکے محکم
یہہ جزئی اور کلّی بی شناعت	ہوا ان سب سی اثباتِ شفاعت
توپہر ای بی بضاعت (یعنی بی نقص تعارض) پر شناعت	کیا تونی جو انکارِ (کتابون سی) شفاعت
تری انکار (علم) یا مقبول (عیب) ہین یہہ	کتابین ساری نامقبول ہین یہہ
کتابین یا کہ ہین مقبول و مجمود	تری انکار ہین مردود و مطرود
ہمارا مدعا (باعتبار انکہ ترا باطل میاز ندا) دونون طرح سے	یہان حاصل ہے تو سمجھے نسمجھے

اندرمن

شعاعِ نور کہنا پُر خطا ہے	کہ دونون لفظ کا ایک مدعا ہے

تیغ زن

(اصول دین ہنود)

اصولِ دینِ ہندو مین لکہا ہے	شعاعِ نورِ بے کیفِ خدا ہے
خبر کیا تجکو ای خفاشِ ظلمت	شعاع و نور مین ہی کیسی نسبت
اگرچہ دونون آلیسمین قرین ہین	مگر وہ متحد ہرگز نہین ہین
شعاعِ مہر ہے یہہ دہوپ تجہپہ	مگر یہہ دہوپ کب ہی مہرِ انور

شعاع اوس دہوپ کی پہر سایہ مین ہے	پہر اوس سایہ سے حاضر سایہ مین ہے
کہ حاضر روشنی ہے سایبان مین	گئی ہے اوس سے اندر کی مکان مین
یہہ سب اوس ایک سورج کا سبب ہے	مگر یہان اتحاد ان سب مین کب ہے
جوائی تاب دانون مین اوجالا	نہین ہے مہر تابان نام اوسکا
نگر تا ان نور مہر اوسکو کہین گے	نہ کچہہ مہر سپہر اوسکو کہین گے
اگر سارا جہان خورشید ہوتا	تو سچا تو بہی ای بی دید ہوتا
یہہ تعلیق محال اسبات کی ہے	کہ تو صادق نہین ہے مفتری ہے
نہ یہہ سارا جہان خورشید ہوگا	نہ سچا اخفش بی دید ہوگا
اگر ہوتی نگاہ غور و عبرت	نہوتی تجکو اس بک بک کی جرأت

اندرمن

یہہ ہین معنی مین ہر دو روشنی کی	اضافت اسکی جانب اوسکی بد ہے

تیغ زن

جو پڑ کہائی کناگت کی ضیافت	وہ کیا جانی کہ ہی کیا شی ضیافت
ڈکارین پر عفونت لیکے خوش ہو	کہ ہے بسیار خواری ہضم تجکو
نکالا کر ہمیشہ گوز منہ سی	نہ بک مردود نا فیروز منہ سی
یہہ تیرا منہ نہین مقعد ہے مردود	اور اوسکا گوز قول بد ہی مردود

اندرمن

محمد کو جو کہیے. نور کا نور — تو کر دور و تسلسل اسمین منظور

تیغ زن

نہ اتنا جھوٹ بول ای شخص پر زور — کہان لکہا ہے اوسمین نور کا نور

اگر لکتے تو ہو سکتا تہا یہ ہے — نہین یہان ہمکو لازم شرح اوسکی

(یعنے مصنف اصول دین ہند ۱۲)

کبہی دیتی ہین پہر بہی مختصر ہسم — کہ جبسا سے دفتر کا فر ہو بر ہسم

کہ نام پاک ہے اللہ کا نور — تو ہی بی کیف وہ نور خدا نور

ہوا نور سے مخلوق اوس سے — کہ سب ہین بالعدم مسبوق اوس سے

ہوئی اس نور کو اوس سے اضافت — تو اس سی لازم آئی کیا قباحت

اضافت جیسی عبد اللہ مین ہے — اضافت جو رسول اللہ مین ہے

تو ای احمق وہی نسبت یہان ہے — بیان کر اسمین عینیت کہان ہے

کہی کوئی نبی کو نور کا نور — تو کیون جلتا ہے تو شیطان مقہور

جو لکہا ہے یہان دور و تسلسل — جتایا علم کا کیا ہے توغل

کہ ہو منہیں ہر عویص فن سی ماہر — یہان کرتا ہون اپنا علم ظاہر

کہین سے سیکہہ کر جب آئی ہونگے — تو وہوتی مل بہت اترائی ہونگی

سنا یا ہوئیگا گہر مین بہی جا کر — او وہر بہی دور لہنگی کا ہلا کر

کہا ہوئیگا کیون اترائی لالا — ہمارا دور ہے تمسے بہی اعلی

کہا تونی جو یہان دور و تسلسل — تو بس اوسکی مثال ایسی ہی بالکل

مثال بقال مسبوق خصال

(نام احمق در عرب ۱۲)

تراہہائی کوئی بنیا کہین تہا بد
کوئی جب ادہن سے سو والینی آتا

توکہتا نون ہی ہے تیل ہی ہے
یہہ اٹو اس دوکانکا میل ہی ہے

سبہجے دوران سر ہے دور کیا ہے
جو سر پہرتا ہے تو پہر غور کیا ہے

وہ چکر آگیا ہے تیرے سر مین
کہ ہین ارض و سما اوسکے نظر مین

غلط دیکہی جو یہہ ارض و سماوات
وہ کیا دیکہی صحیح اسرار کی بات

مگر ہان گوپیون مین مل کے اکثر
کنہیا جی بہی کہیلتے تہے چکر

نچاتی تہی اونہین خود ناچتی تہے
وہ چکر کہاکے بے سُد ناچتے تہے

وہ گوری گوری ہاتہ اور سانولی ہاتہ
مسلسل ناچ مین رہتی تہی ذرات

پکڑ کر گوپیان (گوپیون کے ہاتہہ) دستِ (کنہیا کی ہاتہہ) خداوند (خودا)
اداسی ناچتین ہتین سلسلہ بند

تو سچا ہے یہان تو بی تامل
تری دلمین ہین وہ دور و تسلسل

یہہ تجکو دہیان ہے اپنی خدا کا
تو وصف اوسکا زبان پر دل سی آیا

اندرمن

ہوا اس قول سی یہہ صاف پیدا
ہوا تشکلِ محمدؐ حق ہویدا

خلافِ قولِ قرآن ہی یہ گفتار
بشر احمد کو لکہا ہے بتکرار

کہان واجب ہے اب اہی حق فراموش
خدا کی ذات پر خواب خور و نوش

تیغ زن

غلط ہے تیرا استدلال جاہل
ابہی ہم کر چکی ہین اوسکو باطل

بشر بیشک رسولِ کبریا ہین (اے جاہل)
بشر بیشک محمدؐ مصطفے ہین

محمدؐ مصطفےٰ ہین بندۂ حق — رسولِ کبریا ہین بندۂ حق
مسلمان کب ہین قرآن سی مخالف — مسلمان کب ہین ایمان سی مخالف
کہ ہی انسی الوہیت کا اثبات — محمدؐ کی عبودیت کا اثبات
(یعنے اللہ کے الوہیت)
مگر احول جو چشمِ دل کا تو ہو — نظر کیونکر نہ آئین ایک کی دو
(نکالین)
پہر اگی اس سی کی جو توفی بکو اس — تری اوتار تہی ایسی ہی خناس
کہ رکہا عیش دنیا سے سروکار — کیا بدکاریون کا گرم بازار
بیان کچہہ فعل اونکے ہو چکی ہین — ابہی کیا ہے بہت باقی رہی ہین
ابہی تو اونکو لکہی جائینگے ہم — تجہی لکہہ کے دیتی جائینگے ہم
نہین اپنی زبانِ خامہ یہان بند — بعونِ اللہ ہو تیری زبان بند
کہان وہ دیوتا اوتار بدکار — کہان وہ سیدِ ابرار و اخیار
محمدؐ رحمۃ للعالمین ہین — محمدؐ خود شفیعِ مذنبین ہین
محمدؐ مصطفےٰ عصیان سی ہین پاک — گواہ اسپر ہین اہلِ ارض و افلاک
وہ مرسل ہین نبیؐ اللہ ہین وہ — کہ ہین فخرِ صفی اللہ (آدم علیہ السلام) ہین وہ
وہ مغفورِ حق و مرحومِ حق ہین — وہ محفوظِ حق و معصومِ حق ہین
کہان وسعِ بیان ہین اونکی اوصاف — بیان کیا خود عیان ہین اونکی اوصاف
مشارق سے نظر کر تا مغارب — کہ ہے دینِ رسولؐ اللہ غالب
جو اس عالم مین قرآن کو ہی شہرت — وہ کسکے بید و پوران کو ہے شہرت
جو اس دینِ مسلمان کو ہی شہرت — وہ کسکی دین و ایمان کو ہی شہرت
جو ہریک مومن انسان کو ہی شہرت — کب اہلِ کفر و طغیان کو ہی شہرت
کسو نی ایسی دیکہی ہون دکہائی — سنی ہو ئین تو ہمکو بہی سنائی

ابہی ایمان لاکر تو ذرا دیکہہ — کہ انکہین تیری کہل جاتین ہین کیا دیکہہ
نظر آئینگی جب اوصافِ احمد ﷺ — نظر آئینگے ساری دیو تا بد
خدا کے فضل سی تو ہو کی دیندار — وہ لکہی ہجوِ کفر و جمعِ اوتار
جو مولانا عبید اللہ نے لکہی (سلمہ اللہ تعالے ۱۲) — نصیحت اوس ولی اللہ نی لکہی

اندرمن

اگر سایہ نہ اوسکا اصل مین تہا — تو آگے منکرون کی صاف کہتا
کہ میرا معجزہ ظاہر یہین ہے — جو میری جسم کا سایہ نہین ہے

تیغ زن

بہت سی معجزات اونکی تہی ظاہر — مگر منکر رہے جو جو تہے کافر
ہوا شق القمر بہی اونکے آگے — مگر وہ کسطرح ایمان لاتے
مقدر ہی نتہا ایمان اونکا (کافرون کی ۱۲) — تو گویا جسم تہا بی جان اونکا
اگرچہ مہر شق ہو یا قمر ہو — مگر کیا جسمِ بیجان کو خبر ہو
ولیکن جو کہ اہلِ عقل و دین تہی — وہ اونکے حقمین سب عین الیقین تہے (یعنے معجزات ۱۲)
مقدر ہو چکا تہا جنکا ایمان — وہ کافر بہی ہوئی لاکہون مسلمان
مسلمان اب بہی ہوتی ہین ہزارون — ہزار ز کفر و ہوتی ہین ہزارون (گندگی ۱۲)
نظر آتا ہے جب اعجازِ قرآن — بہت ہندو ہی ہوتی ہین مسلمان
مسلمان بہی کوئی ہوتا ہے ہندو — یہہ سچ ہے ہر طرح جہوٹا ہے ہندو
یہہ ظاہر اب تلک معجز ہے قرآن — مگر تم ایسے کب لاتی ہو ایمان

یہہ تم ہی دیکھتے ہو سب تماشا — مگر کہتے ہو پہر کلا وحاشا
اسی صورت سی وہ کافر تھے منکر — کہ جیسے آج تم منکر ہو کافر
اگر اعجازِ قرآن سی ہے انکار — تو ایسی آیتین لا تو بہی دو چار
نہ ہرگز لا سکے تو ایک بہی لفظ — نہ آئی تجہسے زنہار ای غبی لفظ
رہی کفار کیون معجز سے منکر — یہہ اپنے دل سی پوچہی کوئی کافر

اندرمن

علاوہ اسکی ہے یہہ راگ بی سُر — نہین ہے اس روایت مین تواتر
فقط ہے ترمذی کی یہہ حکایت — ہوئی وکوان سی تنہا روایت
نہو وے ایک راوی کی صداقت — بجز اسکے کہ ہو ظاہر بطالت

تیغ زن

تری سُر سے نکلتے ہین بہت راگ — تمہاری سی وچہلتے ہین بہت راگ
تو اپنی تال سُر سے کام رکہہ تو — مزا اوس سُر کا اپنے آپ چکہہ تو
کنہیا جی کی سنت ہی ادا کر — سُنا للّو کو اپنے تو بہی گاکر
کہ خوش ہو جائین لالاجی سے للّو — لعب للّو ہے گو وہ ہو مین گلّو
ہوا جو ترمذی پر معترض تو — نکر یہہ نقص خود ہی منتقض تو
مثل ہے لو زبان چلنے نے کہولی — بہتر جیسید جسمین وہ بہی بولی
یہہ تجہیر صادق آئی ای خطا کار — یہہ سچ ہے تو مقرر ہے خطا کار
بخارِ کفر مین تو مضمحل ہے — تواتر مین وہ تیری نبضِ دل ہے

کی

کوئی دم مین ہی تو اور حفرۂ نار — یہی ہے کفر کا جو تجکو آزار
دل و جان کفر کے پالی پڑی ہین — تو ہر دم جان کے لالی پڑی ہین
جو اپنی جان سی مرتا ہے گویا — اوسی ایسی تواتر کی خبر کیا
کسو سی سن لیا نام تواتر — جتایا علم کا اوس سی تفاخر
کہ گویا ماہر فن مین ہی ہون ایک — اگر سمجھو تو یہہ بہی ہے جنون ایک
بہلا جو اسطرح دیوانہ بن جائی — براز جہل مین یک لخت سن جائی
وہ کیا جانی روایت کا تواتر — وہ کیا جانی حکایت کا تواتر
جو ہوئی خالق واحد کا جاحد — بنے وہ ناقض اخبار واحد
وہ کیا جانی روایت کی صداقت — وہ کیا سمجھے تکلم اور طلاقت
وہ کیا جانی کہ راوی چیز کیا ہے — وہ کیا سمجھے کہ حاوی چیز کیا ہے
وہ کیا جانی ثقات اہل حق کو — وہ کیا جانی رُوات اہل حق کو
وہ کیا جانی کہ ہی مرفوع کیا شے — وہ کیا جانی کہ ہی موضوع کیا شی
وہ کیا سمجھی کہ کیا ہے نقل مقطوع — ہوئی جسکی جبل عقل مقطوع
ہمیشہ جسکہ ہو انکار مرسل — کہاں وہ اور کہاں اخبار مرسل
ہمیشہ کام جسکا مکر و تلبیس — کہاں اوسکو غم ادراج و تدلیس
خبر لی بید کی جو مختلف ہے — خلاف اور نقض اوس سے منکشف ہے
یہہ کہتا ہے ثمر اوسکو خطا ہے — کہ ثمرہ اوسکا کذب و افترا ہے
یہی ہے کذب کی اوسکی صداقت — نہین ہے معتبر اب تک روایت
کہ کس سے نقل ہے کسکا سخن ہے — فغان زاغ ہے شور زغن ہے
کلام جن ہے یا ہے غول کی بانگ — یہہ کس ہولی کی بہڑوی نی کیا سانگ

کتابین تیری سب نا معتبر ہین
تری بک بک سی وہ کیا معتبر ہین

اگر ہین تو وہ گننے جمع کین ہین
بیان کر کون اونکی کاتبین ہین

بیان کر نام سبکے ای خردمند
پہر اسناد اونکی لا تو سلسلہ بند

کہان ہی کافرونکا سلسلہ ہان
مگر زنجیر دوزخ ہو تو ہو وہان

جو اترا ئین تو انکی عز و شان ہے
کہ انکا سلسلہ ایسا گران ہے

کہ اوسکا ایک حلقہ کوہ پر آئی
تو اپنی بوجہہ سی تحت الثری جای

تعارض ہی وہان ہر ہر بیان مین
تناقض ہی وہان ہر داستان مین

بیان ہی دیوتاؤن کی زنا کا
مقوی باہ کی نسخے ہین گویا

کسو راوی سی کچہہ ہی کچہہ روایت
تو اوسمین ہی تعارض بی نہایت

جو راوی ہین تو اکثر ہین وہ زانی
کسونی بات کب زانی کی مانی

بسوی کفر و شرک و بت پرستے
روایت منتہے ہوتی ہے اوسکی

نہین ہی اسمین کچہہ ہیر لطرف سی
یہہ ہر کچہہ ہے تمہاری ہی سلف سے

اگر مطلوب ہی حسن روایات
تو سوط اللہ کو تو دیکہہ ذرات

کہ کیا اسناد مین انکی بیان ہے
تمہاری سب کتابون سی عیان ہے

جو اور اسناد رکہتا ہے تو لا تو
ذرا شرمندہ ہو ای بی حیا تو

ہمارا ہی راویون پر معترض ہے
ترا ہر بید آپہی منتقض ہے

وگرنہ ہمسے لے اسناد قرآن
منور چون شعاع مہر تابان

سبیل رشد سے اسناد کیا ہے
کہ چون معلول علت تک سا ہی

طلب کر ہمسے تو اسناد اخبار
وہی جو ہی کلام شاہ ابرار

کہ سب راوی ثقات اونکی لیی ہین
عجب صادق رواۃ اونکی لیی ہین

یہان ہین جو کہ اسباب روایات — وہ ہین ذات مسبب تک ہدایات
ہمارا ہر طرف سی دل قوی ہے — ابہی میدان مین آجو ہی ابہی ہے
بیان اسناد کا شق القمر مین — ابہی آجائیگا تیرے نظر مین
یہان بہی کچہ (یعنی ذکر) بیان کرجائینگی ہم — کہ تجکو نیم جان کرجائینگی ہم

اندرمن

کہان پاس اوسکے تہی مہر نبوت — کہ ہوتی جس سی تصدیق رسالت
عیان یہہ ماجرا مشکات سی ہے — کہ داغ اک شانہ چپ پر تہا اوسکی
کبوتر کی تہا وہ بیضہ کے مانند — محدث کل ہین اس معنی کی پابند
ہوا اس رمز سے ثابت بہر حال — کہ تہا داغ برص ای زشت افعال
مسلمان اوسکی کرتے ہین صداقت — نتہا وہ داغ تہے مہر نبوت
نتہی درصل وہ مہر نبوت — کہ تہا داغ برص ہی فی الحقیقت

تیغ زن

تری دلپر لگی ہے کفر کی مہر — تو پہر کیا جانی تو وہ کیسی تہی مہر
کوئی آتش مین آہن لال کرکر — یہہ پوچہی جسم پر لالاکے دہر کر
کہان مشکات مین ہی داغ کا لفظ — ابے احمق یہہ تو نی کیا کہا لفظ
لگائی داغ پہر ساری بدن پر — کری ہمنام کو ہمشکل اندر
کہان ہی (وہ کوئی) مقتضا عقل وحیا کا — یہہ کرنا (یعنی اندرمن) متہم اہل صفا کا
لگانا جہوٹ سچی راویون پر — بیان حال اپنا ہے سراسر

مگر ای تیغ زن ہان کیا ہے مذموم — جہان عقل وحیا ہو جائی معدوم
یہہ سن تو ہمسے ای بد دین بدذات — کہ یون مہر نبوت کا ہے اثبات
وہ تہی بے شبہ وشک مہر نبوت — منور ختم فرمان رسالت
وہ تہی ہمشکل وشبہ زر حجلہ — وہ تہی ہمصورت بیض حمامہ
نہی ... اغ کی صورت مین زنہار — لگین کذاب تجکو داغ فی النار
کہ تو کہتا ہے اوسکو داغ تہا — نبی کی مہر دین کا باغ تہا وہ
ہوئی وہ باعث ایمان سلمان — ہوا وہ دیکہکر اوسکو سلمان
ہوئی یہہ اسکی نقل اون راویون سے — کہ ہی تسکین عقل اون راویون سے
محال عقل ہے یہہ بے تکلم — کہ ہوئی کذب کا اوپر تو تہم
بڑی ہی رتبہ فائق کے ہین وہ — کہ مخبر مخبر صادق کی ہین وہ
ابو عیسے سی آئی ہے روایت — وہی جو ترمذی ہین پر درایت
وسائط انکے ساری باصفا ہین — نہایت مین علی مرتضے ہین
علی یون ذکر کرتے تہے نبی کا — جب آتا ذکر حسن احمدی کا
حدیث اک طول وہ کرتی تہی منقول — کہ تہا وہ ذکر جان ودل کو مقبول
بہت مرغوب دل ہی خوب کا ذکر — وہ تہا ہر خوب کی محبوب کا ذکر
کیا مہر نبوت کا بیان یون — میان ہر دو شانہ تہی وہ موزون
وہ تہی ختم نبوت یون تہ مین — رسول اللہ تہی ختم النبیین
روایت دوسری ہی ترمذی سے — طریق اوسکا ہی ہمدم ہی اوسی سی
کہ یعنی ہین جو راوی اوسکی صادق — تو راوی اسکی ہین اونسی مطابق
عدالت مین دیانت مین صفا مین — صداقت مین امانت مین وفا مین

اودھر ہین انتہا مین بو بُریدہ
وہ کہتی ہین کہ اکدن آئی سلمان
مدینی مین رسولِ کبریا تہے
وہ اک خوانِ رطب لائی سنبی پاس
رسولِ حق نی فرمایا یہہ کیا ہے
یہہ فرمایا رسول اللہ نے تب ۞
نظر سلمانؓ نی پہر جب اودہر کے
نظر آئی وہین مہرِ نبوت ۞
وہین ایمان لائے مصطفے پر
یہودی کی غلامی مین تہی سلمانؓ
لیا مول اونکو محبوبِ خدا نے
نکیو نکر وہ مسلمان ہونے پر
کہ ایسے مشتری ملتی ہین کسکو ۞
کیا جو تو نی یہہ ثابت بہر حال
تو ہمسے تو دلیل اوسکی بیان کر ۞
کہ ایسا کسنے لکہا ہے کہان ہے
نہین عقل و حیا تجکو ذرا بہی
قیاس اپنا اگر باندہا ہے تو نی
کہ صدہا جسکے فرجین نہین بدن پر
ابہی سننا تو اوسکا ذکر ہمسے ۞

کہ ہے صدق و صفا مین جنکا شہرہ
سنو تم اب وہ ہوتی ہین مسلمان
درخشان اوسمین وہ بدر الدجی تہی
ہدیۂ تازہ لی آئی سنبی پاس
کہا اوسنے ہدیۂ آپکا ہے ۞
بڑہائیو ہات کہاؤ اس سی تم سب
نظر پشتِ رسول اللہ پر کی ۞
کہ ہے تصدیقِ دین مہرِ نبوت
فدا تہے وہ رسولِ کبریا پر ۞
ہوئی جب وہ یہودی سی مسلمان
دیے قیمت مین درہم مصطفے نی
نکیون قربان سلمان ہونی پر
مگر اللہ ہے بلوتا ہی جسکو ۞
کہ تہا داغِ برص وہ اہی بدخصال
کتاب اور راوی اوسکی سب عیان کر
بڑا کذاب تو اہی گندہ جان ہے
کہ ہوتا جس سی کچہہ خوفِ خدا بہی
تو اندر کو کہان چہوڑا ہے تو نی
دلیلِ صدق نہین اوتارین پر
ذری دو چار باتین اور سن لے

کہان وہ مہر گفتار محمد
(آفتاب — حدیث)
کہان شمس حدیث شاہ ابرار
(صلی اللہ علیہ وسلم)
نظر مشکات پر تیری کہان ہے
یہہ مسلم کی روایت ہے اوسمین
(مشکات شریف)
سند کی انتہا مین ہین وہ جابر
(بن سمرہ)
وہ کہتے ہین یہہ دیکہا مینے جلوہ
وہ تہی ہمرنگ حضرت کی جسد سی
کہ تہی ہمرنگ تن مہر نبوت
مگر اک آب وتاب اوس رنگ مین تہی
نظر خفاش کو خورشید کیا آئے
کہان تیری نظر اے منکر حق
وہ آنکہین اور ہین جو دیکہتین ہین
روایت ہی کہ اس مہر نبی کا
ہی اقوال تہی اون انبیا کے
کہ اونکی پشت پر مہر نبوت
(علیہم السلام)
وہ تہا اوس مہر مین اک نور تابان
بشکل بیضہ آئین ہین جو نقلین
(روایتون کی)
مشابہ ظاہر اشیا سے سنکر
(بشکل)
وگرنہ وہ ہے وہ مہر نبوت
علامت ہی وہ جس راز نہان کی

کہان خورشید آثار محمد
(یعنے حدیث)
کہان خفاش ظلمت گاہ کفار
کہ جسمین یہہ چراغ چشم جان ہی
نظر کر باب اسما را لنبے مین
کہ ہے صدق وعدالت جن سی ظاہر
کہ تہی مہر نبوت مثل بیضہ
(کبوتر)
ہوا اثبات اس عالی سند سی
نہی کچہہ داغ کی سی اوسکی صورت
کہ وہ ہر دیدہ مومن نی دیکہے
اگر دیکہی او وہ ہر تو آنکہہ جل جائی
کہ تجکو ہی نظر آئی وہ رونق
نگاہین اور ہین جو دیکہتین ہین
بیان توریت اور انجیل مین تہا
مبشر تہی جو بعثت مصطفے کے
نشان ہوویگا ای افراد امت
(نبوت)
کہ جس سی خیرہ ہوئی چشم انسان
فقط یہہ اس لیی ہی تا کہ اعقلین
کرین ادراک حال مہر سرور
کہ ہے سر عظیم اوسکی حقیقت
سوا اللہ کے کیا جانے کوئی

[illegible]

فقیر اب پھر وہی دل کی غذا دی | غزل اک مدحِ احمد میں سُنا دی

حسنِ عمل تحریرِ غزل

ہین رسُولِ عربی مُہرِ نبوت والے
مُہر ہے وہ فلکِ صدق پہ مہرِ انور
دستِ قدرت سی لگی مُہر فترِ اعجاز پہ یون
تاکہ تغییر سے تبدیل سے محفوظ رہے
کیون نہ تکذیب سے محفوظ رہی وہ معصوم
عالم الغیب کے جب دفترِ دینی پہ ہی مہر
ختم اللہ علی قلبِ اثیم و کفور
تو وہ دل ہوگئی جب مثلِ دلِ اندرمن

ایسی ہوتی ہین ولا ختمِ رسالت والے
واہ کیا مُہر ہے اور واہ علامت والے
جسطرح مُہر لگاتی ہین کتابت والے
خلل انداز ہو جائین عداوت والے
ہوئین قدرت کی نشان جسکی حفاظت والے
اوسکی تصدیق کا لبسن دل سی کوئی قفل والے
بادۂ کفر سے وہ ہوگئی سب متوالے
ہوئی ختمِ نبوت کی صداقت والے

ق

ق

دل سی مومن ہوئی جو حضرتِ احمد پہ فقیر
اس جہانمین وہی ہین خیر و سعادت والی

اندرمن

جذامی تن پہ رکھتی ہین بہت داغ
بجا ہے کہیے گر اہلِ رسالت
رکھین ہین سب مسلمان مرد اور زن
بلا شک یہ بھی ہین صاحب رسالت
کہون کیونکر محمدؐ ہے نبی ہے

رکھی ہے داغ دل پہ لالہ باغ
کہ رکھتے ہین بہت مُہرِ نبوت
جبین پر داغِ سجدہ مثلِ سوسن
کہ پیشانی پہ ہے مُہرِ نبوت
جسے سمجھو نبی امین وہی ہے

تیغ زن

لگایا تو نے وہ زور اس بیان پر   کہ آئے گندگی تیرے زبان پر
قیاسِ بے سند ہین تیری باطل   یہہ سب اقوالِ بدہین تیری باطل
یہہ ہین بالکل مع الفارق قیاسات   کہان کاذب کہان صدقِ دراسات
تو جھوٹا اور تیرے اقرار جھوٹے   تیرے سب بید اور اوتار جھوٹے
کہ جن سی جھوٹ کی ہے تجکو عادت   ارے کذّاب تجکو اتنے جرأت
ارے احمق جو بحثِ علم دین ہے   وہ تیرا سانگ ہولی کا نہین ہے
سفاہت ختم تجہپر ہو چکی ہے   کہ تیری بات جو ہے بی تکی ہے
بیان استادسی کر وہ روایت   کہ ہے ہر واغ کی یہہ شان و شوکت
وگرنہ تو نے ہمسے داغ کہا یا   کہ ہمنے تجکو وہ داغے بنایا
جہان جائیگا تو روئی زمین پر   یہہ داغِ کذب ہی تیری جبین پر
چھپائے گو وہ قشقہ کھینچکر تو   مگر ہے ہر طرح کذّاب ہندو
نہ دیکھی کچھہ جو تیرے سچ کے اسباب   سمجھتے ہین تجھے ہندو بھی کذّاب
نہین دیتے وہ یون ظاہر مین الزام   کہ ہے خوفِ سنانِ اہلِ اسلام
کہ ہوئینگے اگر ہم سے نشک انگیز   سنانِ طعن انکے ہوئینگے تیز
جو بیدِ بے ثمر کو پہل لگا تو   بڑا افسوس ہے داغی ہوا تو
کیا کرلاکھہ اپنا گرم بازار   نہوئیگا کوئی تیرا خریدار
جو یہہ آتش بیانی میری سن پائی   عجب کیا خون تیرا جوش کہاجائے
وہین ہوجای تو داغے جذامے   گرِیہ فرشت رُو داغے جذامے

اجی لالہ مسلمانون سی بہڑ کر
کہان ہٹتا ہے اب یہہ داغِ لالہ ؛
مسلمان سجدہ رب العالمین کو
ادا کرتے ہین حکمِ مصطفےٰ سے
ہٹین منظنون اس دعوی کی قدرت
مگر بیشک ہے ہین وہ اہلِ طاعت
اگر تہمت لگائین انکو کافر
سنے ممتازِ مخلوقاتِ حق ہین
مماثل اونکا ہو کوئی ہو سناک
ہین اوتارون ہی کی عاداتِ بدوہ
وہ مرسل کیا خدا بن بیٹہتے ہین
وہ استکبار مین جو جو کہ تہی غرق ؛
بیان ہو جائیگا اونکا ہی احوال
تعجب ہے ہین یہہ لالہ صاحب
تو سلگائی وہان کچہہ نارِ مضمون
وہان کچہہ داغ ڈہونڈی جا بجا سی
مقابل آفتابِ دین کی لائے
لگائی کیا کوئی اوس شمس کو داغ
کہان شمس الضحے کا نورِ غالب
مگر جو داغ تمسے متصل تہے

عبث تمنے یہہ کہا یا داغ دل پر
کہ ہے پر داغ ہر دم باغِ لالہ
ہمیشہ خاک پر رکہہ کر جبین کو
تو ہمکو اون غلامانِ خدا سے
کہ داغِ سجدہ ہے مہرِ نبوت
کہ پیشانی پہ ہے مہرِ سعادت
وہی ناپاک ہین اور یہہ ہین طاہر
محمد نورِ آیاتِ حق ہین
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک ؛
کہ بن جاتی ہین مرسل بے سند وہ
خدا آپہی جدا بن بیٹہتے ہین ؛
سبے فرعون کی بہائی ہوئی غرق
ذرا کچہہ اور بہی سن لیجے انکا حال
ہوئی تم ظلمتِ فکرت مین غائب
اور اوسکی داغ سی دل ہو گیا خون
اوٹہا کر اونکو راہِ افترا سے ؛
حقیقت مین وہ آپہی داغ کہائی
مخالف جو ہوا اوس سے کہائی وہ داغ
کہان اوسکے مقابل داغِ کاذب
فنا دیل عبادت گاہِ دل تہے

وہ کیا یعنی فروج جسم اندر | کہ دل سے جیتی ہو تم ہم اندر
نظر سے کر دیے کیا ایسے غائب | کہ اندھے ہو گئے وہان لالہ صاحب
ستم ہے صادر و وارد ہی الفت | جو ہتی چار خلیط اون سب سے نفرت
جو پوچھو تم یہ رمز و حال کیا ہے | ذرا تفصیل ہو اجمال کیا ہے
تو جو گذرا ہے یہان میری نظر سے | وہ لکہتا ہون کتاب معتبر سے

قصۂ زنای اندر دیوتا با زوجۂ گوتم و پیدا شدن ہزار فرج بر بدنش ازان مرتہم

ہوئی جب اندر و چندر موافق | بنی وہ زوجۂ گوتم کے عاشق
وہ دونو با کراہت ایسی ہتی نیک | بنا ہمشکل مرغ اونمین سی خود ایک
جو دلمین تہا وہ شوق وصل طنّار | دل شب مین نکالی اپنے آواز
تو گوتم رکہہ نے اپنا سر اوٹہایا | کہ گذری رات وقت صبح آیا
سبب کیا ہے کہ مرغا بولتا ہے | رہا یہہ وام شب ہی ہو چکا ہے
نہ کہا رکہہ نے پہر بالین پر سر کو | چلا جلدی سی گنگا تہے جدہر کو
اگرچہ گنگ گنگا کے زبان ہی | مگر سامر ہتہیون سی پر بیان ہی
کہا اوسنی ابہی کیون آئی گوتم | ابہی تم ایسی کیون گہبرائی گوتم
نہین آیا نہانیکا ابہی وقت | کہ ہے یہہ پہر کی جانیکا ابہی وقت
چلی ناچار گوتم وہا سنی پہر کر | کہ پہر کچہہ سو رہین بستر پہ گر کر
قدم رکہا جو گوتم رکہہ نی گہر مین | تو آیا اور ہی جلوہ نظر مین
کہ چندرمان جو انکا دیوتا ہے | اہلیا کا وہ دربان بن رہا ہی
ہمہ تن چشم ہے گہر کا نگہبان | نہ کیون بہتر ہو بہتر کا نگہبان

اگر شاغل سے مشغولہ قرین ہے
اور اندر دیوتا ہے گہر کے اندر
چڑہا ہے دیوتا پر دیوِ شہوت
وہ لذت گیر ہے وہان ایک سی یک
جو بر مین غیر کے دیکہی وہ دلبر
تو وہ جو بات مین تہا مرگ چہالا
اور اوسکی حقمین پہر یہہ بددعا کی
نجائیگا یہہ داغِ جرم آہو
وہین اوسکی جبین پر پڑ گیا داغ
سیاہی چاند مین یہہ جو عیان ہے
جو دیکہا اسطرح وہان حال چندر
گیا اندر سی یعنی پہر تو اندر
ہوا نارِ غضب سے اوسکے بیتاب
تو گوتم رکہہ نی اوسکو ہی ندا کے
کہ کیا اِک فرج کی ہتی ایسی لذت
عیان ہو جائینگے تیری بدن پر
ابہی یہہ بات ہتی گوتم کی مُنہ مین
بہت بیتاب عشقِ فرج تہا وہ
بدن پر زخمِ عشقِ فرج کہا کر
لقب اندر کا اب یہان وہ روا ہے

تو مشغلے پہ ہے دربان امین ہے
بناتے ہین وہ کام اُندر کے اندر
پری پر دیوتا ہے محوِ لذت
کہ اہلیا گر ہو گئی جان ایک سی ایک
ملال آیا ہے گوتم رکہہ کی دلپر
غضب سے مُنہ پہ چندرمان کی مارا
کہ ای کمبخت جا تو نی خطا کے
ہمیشہ کے لیے داغی بنا تو
بشکلِ میخ آہن گڑ گیا داغ
اوسی روزِ سیہ کا بس نشان ہے
تو نکلی وہ جو ہتی اندر کے اندر
وہ بہاگا نوکِ دُم گوتم سی ڈر کر
اوڑا یون جسطرح آتش سی سیماب
ندا کی اوسکی سر آیا بددعا کے
اوٹہائی جب لیی تو نی یہہ محنت
ابہی فرجین ہزار ای شخص خودسر
ہوئین پیدا تنِ اندر پہ فرجین
ہمہ تن فرج اب یون بن گیا وہ
چہپا تالاب مین خفت سی اندر
شہیدِ فرج کا جو ترجما ہے

کنول کی پہول مین جا کر چہپے آپ
کنول کہلتا رہا دل کا ہمیشہ
کبہی خندان تہا دل اب تن ہی خندان
ہوا پژمردہ دل خندان ہوا جسم ٭
اوسی کہلنی مین ہمجنس اپنا پایا ٭
(جسم اندر کو ۱۲) ہوی یہہ رقت جنسیت آخر ٭
ہوئی پہر رشن کی اوسپر عنایت
تو نکلی سرخرو اندر وہان سے
مگر اب تک ہزار آنکہین ہین موجود
جو وہ آنکہین ہتین تب تو یہہ غضب تہا
بلائین گی سب ہنڈانیون کو ٭
(وہ آنکہین ۱۲) جہانمین جو بہکتی ہوگی ہر کے
جدہر کو جائینگے افواج غمزہ
(یعنے اون ہزار آنکہون کے ۱۲) خفا اس بات سی ہمپر نہونا
تمہارا دیوتا ایسا ہے اندر
کہان عقل و حیا ہے ای خطاکار
رہی معبود روشن پہر وہین چاند
بیان **تحفۃ الہند** اس طرح ہے
(یہہ جو کذرا ۱۲) بہت سچی ہین شاہ تحفۃ الہند
اگر یون معترض تو بدگمان ہو

وہین پوشیدہ مدت تک رہے آپ
مگر کہلتا ہے رہتا کیا ہمیشہ
کہان رہتا ہے یکسان حال انسان
کنول کی شکل اب تو کہل گیا جسم ٭
کنول کے پہول نے آخر چہپایا
نہوئی تا کہ عیب جنس ظاہر
(ہمجنس ۱۲) وہ فرجین بن گئین آنکہون کے صورت
(یعنے پہر بادشاہ) ہوئی محظوظ پہر ملک جہان سے
نشان عشق کب ہوتی ہین نابود
ہزار آنکہین بلالائین گی کیا کیا
بلالائین گی سب لالانیون کو ٭
رہیگی نہ اندر کے نظر کے
تو فرجین ہوئینگے تاراج غمزہ
(غارت ۱۲) کہان یہہ اور اندر کا پچہونا
(عورتین ۱۲) (دیوتا ۱۲) (فراش ۱۲) کہ یہہ فرجین ہوئین ہین پاک اسپر
(بہشت ۱۲) بنا یا شاہ خلد ایسا زناکار
(میلا ۱۲) نہو داغ زنا سی بہی جنبہی ماند
وہ سچا ہے بیان ہی جسطرح ہے
بہت سیدہی ہے راہ تحفۃ الہند
کتاب معتبر سے ہے بیان ہو

(جسنے بنا یا ہے ۱۲)

له رقت کی معنی یہان پر ہین [illegible] دل ہونا اور جنسیت سے معنے ہمجنس [illegible]
کنول کا دل [illegible] ۱۲ [illegible]
[illegible] لالا سے ۱۲ [illegible]
کہان [illegible] اور سب [illegible]
[illegible]
له [illegible] بیان ہو تحفۃ الہند کو [illegible] ۱۲

یہہ تو ہو جو دہے امداد اوسکی		تو میری باہن ہے اشاد اوسکی

اثباتِ اصلیتِ قصۂ زناے اندر دیوتا راجہ بہشت منقول از پرکرن سیوم جوگ بششٹ

یہہ ہے جوگِ بششٹِ معتبر مین ؛ ذرا بھی شک نہین اِسکی خبر مین
کہ دل کو راجہ اندر نے جبدم ؛ بنایا عاشقِ جانانِ گوتم ؛
وہ سلطانِ محبت غالب آیا ؛ اہلیا کا وہ دل سے طالب آیا
گیا صبر و توان کا ہاتہہ سی ملک ؛ گیا بالکل جہان کا ہاتہہ سی ملک
جو دل ہر دم رہی دلبر کے غم مین ؛ کہان پہر مسند و افسر کے غم مین
غلامِ دلربا ہوتا ہے عاشق ؛ اگرچہ ہوئی سلطانِ خلائق
مگر تہی زوجۂ گوتم نکو کار ؛ مطیعِ زوج تہے اور تہی حیادار
کہ تہا آخر ریاضت کش وہ گوتم ؛ رہِ عقبےٰ مین محنت کش وہ گوتم
رکہیشر تہی سب وسکی کفش بردار ؛ کہ تہی ذی منصب اوسکی کفش بردار
نہ ہمت آیا جو اوسکو وہ گلِ تر ؛ رہا خارِ تمنا دل کے اندر
گیا اکدن کہین گوتم رکہیشر ؛ مگر کیا جانتا تہا یہہ وہ بی شر
کہ مرغِ باغ جفتِ زاغ ہوگا ؛ خزان سی باغ مثلِ راغ ہوگا
غنیمت جانکر اندر نے اوسدم ؛ بنائی اپنے صورت مثلِ گوتم ؛
گیا بی اذن گہر مین حق فراموش ؛ ہوا جانا نہ گوتم سے ہمدوش
نشانہ پر لگا تیرِ تمنا ؛ ہوئی مدت مین تیسیر تمنا
پہرا بیچارہ گوتم جب وہان سی ؛ تو پایا یہان چمن ویران خزان سے

کہ جوشِ صرصرِ اندر ہے رہزن
گرا ہے بیخ و بن سی سرو گلشن

چمن میں لگ رہی نارِ ستم ہے
گلِ تر میں چُھپا خارِ ستم ہے

جو دیکھا ڈر سی بلّی بن گیا وہ
وہیں اندر سی بلّی بن گیا وہ

چلی بلّی بہی (گربہ) سترچہ ہی کہاکر
کہ ہو نگی پاک گنگا جی نہاکر

بنا وہ گربۂ مسکین و لیکن
وہ گوتم تہا نہایت صاف باطن

جو اصلِ حال کی صورت وہان تہی
عیان آئینۂ دل (گوتم کی) میں یہان تہی

پہر اوسپر آفتِ بد کی دعا کی
ظہورِ فرج وہ ضد کی دعا کے

کہ تو ایسا اگر ہے شاغلِ (گوتم نی) فرج
رہیگا جسم تیرا (ہزار) قابلِ فرج

ہوئیں فرجیں ہزار اوسپر نمایان
کنول میں وہ رہا خجلت سی پنہان

اثباتِ دیگر در قصۂ زناہای اندر گرفتارِ نفس و شہوت با زنِ دیوسرما برہمن باوجودِ حفاظت بعد ظہورِ ہزار فرج بر بدن آن بی غیرت از فصلِ سوم سانگ پرب مہابہارت

مہابہارت میں قصہ ہے بہت طول
اوسی قصی میں یہہ قصہ ہے مشمول

کہ وہ جو دیوسرما تہا برہمن
امداوسکی گہر میں تہی ایک نازنین زن

یہہ کی شاگرد کو اوسنے وصیت
کہ رکہنا میری عورت کی حفاظت

تعلق رات دن اس گہر سی رکہنا
بجاکر اسکو تو اندر سے رکہنا

کہ بداعمال ہے مکار ہے وہ
بڑا زانی ہے بدکردار ہے وہ

بلا:

بہت دشوار ہی اوس ہی حفاظت — کہ وہ اپنی بدل لیتا ہے صورت

بجالایا وہ شاگرد امرِ اوستاد — رہا اوسکا محافظ حسبِ ارشاد

وہ اکدن دیکھتا کیا ہے کہ اندر — اوسکو تاکتی ہین گھر مین آکر

بہت باتین بناتین نازنین سے — کہ شاید بات بنجائی کہین سے

بہت امید سے اندر رہا گرد — پر اوسپر چہاگیا افسونِ شاگرد

نبولی اپنی منہ سے پر نبولے — زبان اپنی نجہولے پر نکہولے

نہ سمجہو وہ نبولی ہوولے پن سی — کہان دلبر ہین خالی مکر و فن سے

مگر افسون کا یہہ اوسپر اثر تہا — کہ منہ پر مہر بنکر کارگر تہا

وگرنہ التماسِ کام اوسنے — بہگتنی کو بہی تہا تسکین جانے

بہگتنی ہوتین ہین ایسی سخی ہان — کہ پیشِ سنگ بہی رکہدیتین ہین خوان

ہوتا ڈر تو پہر انکار کیا تہا — کہ یہان اندر تو شاہِ دیوتا تہا

ہوا آخر وہین موجود شاگرد — کہا ای بدروش کیون ہوگیا گرد

بنا تو بادشاہِ دیوتایان — پسند آئی ہی پہر کیون راہِ شیطان

تجہی گوتم نے دی یہہ کچہہ سزا ہای — گیا دلسی نہ تیری یہہ مزا ہا ے

روایت دیگر منتخب از معتبرات دہرم پرب

سنا اک اور لکہتا ہون روایت — کہ انکی معتبر ہے وہ حکایت

کہ جاہل سے ہے اگر ہوئی برہمن — بزرگ اور نیک ہی وہ پہر ہمہ تن

اوسیکے ذیل مین لکہا ہی یہہ بہی — زنِ گوتم پہ اندر سے جو گزری

کہ اندر دیوتا نے وہان جفا سے — جو کالا منہ کیا فعلِ زنا سے

تو پھر کی بد دعا گوتم نے اوسپر ہوا پھر سراپا فرج اندر
کھلا اوسکا وہ بھید اوسکی دعا سے بنا وہ چھید چھید اوسکے دعا سی
جو جھانکے غیر کے روزن سی گستاخ نہو جای وہ کیون سوراخ سوراخ
یہہ قصدِ وصلِ زوجِ برہمن سے ہوا تھا اسکی بعد اوس سحر فن سے
کہ وہ پر فرج پہلے ہو چکے تھے مگر کب یہہ مزا جاتا ہے دل سے
عجب ثابت قدم ہین دل لگی مین کہ ایسی ہوتے کم ہین دل لگی مین
سراپا ہنگئی ہمشکلِ معشوق تو ساری دل لگی والی ہین مسبوق
مزے لینی مین سابق ہین تو یہہ مین اگر لذت کی عاشق ہین تو یہہ ہین
کہ جون جون ہی مصیبت پر مصیبت زیادہ ہی یہان لذت پی لذت
یہہ آیا تیغ زن موقع غزل کا کہ دل مشتاق ہی تیری عمل کا
اگرچہ آخرِ ہر داستان مین غزل تو بھیجتا ہے ارمغان مین
مگر اک مختصر یان بھی سنا چل تجھے کب روکتی ہین ہم چلا چل

غزل بوصفِ اندر دیوتا شاغلِ زنا

کیون باعثِ تحیرِ مخلوق ہوگیا عاشق اگر بصورتِ معشوق ہوگیا
اپنا ہی جسم ہوگیا مانندِ جسمِ یار کچھہ غم نہین جو یار سی مفروق ہوگیا
پہنچا دیا نشانۂ جانان پے اپنا تیر اندر بھی گو نشانۂ بندوق ہوگیا
ہوتے ہین امرِ خارقِ عادت مگر یہان یہہ بوالعجب تو آپ ہی مخروق ہوگیا
سابق ہے یہہ درازیِ شہوت مین اسقدر شب کا دراز لنگ بھی مسبوق ہوگیا
تیغِ فقیر بارقی ہے کافرونکی شہر کیا حربہ اسکا صولتِ فاروق ہوگیا

مانندِ بت ہی گنگ زبان ہندوئی ہسر آیاج گوتمی چپ تہی کیا سختی کمان	مشہورِ خلق جب سی یہہ منطوق ہوگیا جو تیر جا لگا لبِ معشوق ہوگیا
	ای تیغ زن دقایقِ مضمون گرم کر اندر کو وہ تپ آئی کہ مدقوق ہوگیا

ذکرِ این معنی کہ این اول شیشہ ہا شنود نیست کہ اندر دیوتا بر آن سنگِ زنا انداخت بلکہ بشیشہ ہا بر خرمنِ عصمت زنان برق اندازی ساخت و در فصل موچہد ہرم مہابہارت در قصہ چتر نکار بسپر گوتم تفصیلِ این حال است و ہر چہ

تیغ زن می نویسد ملخص و اجمال است

کیا جب ایکدن اندر نے آہنگ بنائی یون کہنیا جی کے صورت عجب ہے انکی کالون مین اثر ہے کہ جسکو اپنا پہن مارے ڈری وہ اگرچہ جان و دل ہو جائین بیتاب	برہمن بنگیا وہ اک سیہ رنگ کہ پائی یہہ بہی کچہہ اونکی سی لذت یہہ کالا سانپ ہر کوئی مگر ہے بہگتنے یہہ نہین دم مارتے وہ مگر ہے نوشِ جان کالے کا زہر آب

بنا القصہ وہ مہمان گوتم — دخیل خلوت جانان گوتم
ہوئی اوسکی بہت مہمان نوازی — کہ عادت جان کی ہی جان نوازی
ہوئی گوتم سی وہ تعظیم مہمان — کہ جیسی چاہیی تکریم مہمان
جب اوس مہمان کا وقت خواب آیا — تو اب خواب غفلت نے سلایا
بلایا اوسکو اپنی گھر کے اندر — سلایا اوسکو اپنی گھر کے اندر
وہین ارام گاہ مہمان تھے — جہان آرام مین ارام جان تہی
تو اوسنی شب کو اپنا داو پایا — جو تہا مدت سی دل کا چاو پایا
ہوا مہمان وہین ہمدوش جانان — وکالی خوب اپنی دل کے ارمان
یہہ اندر کے ستم کے بات مانے — مگر کیون چپ رہی وہ کس مرانی
اگر چہوتی ہی اوسکی غل مچاتی — تو ایسی بات پہر کیون ہونی پاتی
مگر یہہ ہی حیا والی تہی بہولے — جو گزری جان پر چہیلی نبولے
ریاضت کش کی آخر دلربا تہے — جفاکش تہی وہ گو خود پر جفا تہے
یہان بس صادق آئی وہ حکایت — بہت مشہور ہی جسکی روایت

حکایت زوجہ روغن گر در شرم و حیا بی ہمسر

حکایت ہی کہ اک تیلن کہین تہے — گیا پردیس اکدن اوسکا تیلی
پدر شوہر کا اوسکے گہر مین آیا — بہو سی آنکر سسرے نے پوچہا
کہ گہر کے مرد ای لڑکے کہان ہین — جو گہر مین اب فقط گہر والیان ہین
چہپا کر منہ کو گہونگٹ مین حیا سے — نبولی منہ سی اوس پیر دوتا نے سے
نبولی پر کیا بول اوسنی آکر — گئی پہر اوس سی پہاند اوسکو دکہا کر

یہہ سمجھا پیر دانا وہ اشارہ　　کہ دریا پار پہنچا اسکا دولا (خصم)
جو پوچھا کیون گیا ہی کام کیا تہا　　تو ننگی ہو گی سب پچھیا و کہا یا
تو سمجھا او سنی جو تہی ایسی بے شوہ (مثل مفقد)　　کہ کولہو کی لبی جگر مین ہے وہ (یعنے مفقد)
مراد زن یہی اس مزسی ہی　　کہ نکلا مرد کولہو کے لیے سے
جو پوچہا کیا ہوا کولہو سے کر جان　　تو آگی سی دکہایا ہو کے عریان
تو سمجہا اس سے یون ہان یہہ ہوا تہا　　کہ کولہو گہر کا بالکل پہٹ گیا تہا
تہی جو کہولنی کے شی وہ کہولے　　مگر منہ سی حیا والی نبولے
اہلیا کی یہی وہ شرم و حیا ہتی　　کہ کانِ شرم تو بالکل لٹا کے
ملایا منہ تو ساری رات منہ سی　　مگر نکلی نہ آدہی بات مُنہ سے
یہہ کہا کانِ حیا تو صاف لٹجای　　حیا سی بات یہی منہ تک نکیون آئے
حیا کیا ہتی سکوتِ شوق تہا وہ　　ہوی لب بند جس سی ذوق تہا وہ
ہوا القصہ جب گوتم خبردار　　کہا فرزند سی اوٹھو چیرن کار (نام فرزند)
اہلیا کو ہی تم قتل کردو　　ابہی اس بحیا کو مار ڈالو
مگر تاخیر کے فرزند نے کچھ　　تو سوچا پہر تو دانشمند نے کچھ (گوتم یعنے)
کہ اے دل تو عبث یہان خشمگین ہے　　اہلیا کا قصور اسمین نہین ہے

نتائج این حکایات و روایات برای اربابِ دراسات و درایات

عیان ہی انکے بید و شاستر سے　　کہ جو ہین دیوتا اوتار ان کے
تو وہ ہی خلق نیک افعال کا نام　　نہین بدکار و بد اعمال کا نام
یہہ اندر دیوتا کس قسم کے ہین　　کہ سلطان جہان جو اسم کے ہین

جو نیک افعال ہین جنت کے اندر
غضب ہی فاسق و فاجر زناکار
یہہ کیا جون جون سزا پاتا ہی اندر
نہین جاتا سرِ شہوت پرستے
بنا ہے شاہِ نیکان آپ ایسا افجر
بنانا ایسے بدکو شاہِ ابرار
مقرر جگ مین جگ اوسکے لیئی ہے
خلق"
دہرم مورت یہہ کیتنی کچہہ خطا ہے
یعنی اُنی ہندو"
یہہ جان وہ ہے کہ یہہ قربان اگر ہو
تمہاری کیسی بید اور شاستر ہین
اگر رہبر بنایا ہے تو اون کو
بید یعنی"
تمہاری پیشوا ہین تو یہہ ہین
کنول کے پہول مین جب چہپ گیا تہا
بدن پر سترمگا ہین ہو گئین تہین
وہان وہ چہپ رہا تہا اس حیا سے
ہوی جب آپ یون پنہان کنول مین
ہوے ارکانِ دولت ایسی ناظم
ہوی اوس سے ہی جب ایسے افعال
تو ڈہونڈا اندرِ اول کو آخر
چہپا بیٹہا ہوا اندر جہان تہا

یہہ اندر دیوتا حاکم ہین اون پر
بہشتون مین ہی سلطانِ ابرار
زناہی مین مزا پاتا ہے اندر
وہی ہی سر مین بس سوداے ہستے
کہ ہین کل جگ کی فاجر اوس سی بہتر
حماقت ہی حماقت اے خطا کار
یہہ قتلِ گاؤ نک اوسکے لیے ہے
کہ قربانی پئے غیرِ خدا ہے
فقط جانِ آفرین کے نام پر ہو
خدا"
کہ جو لوگ ایسے زانی فتنہ گر ہین
اگر داور بنایا ہے تو اون کو
خدا"
تمہاری مقتدا ہین تو یہہ ہین
تو اندر کو کچہہ خوفِ خدا تہا
تو انکہین دوستونسی شرمگین تہین
نہ تہا عزلت گزین خوفِ خدا سے
تو کارِ سلطنت آیا خلل مین
کیا اک دوسرے اندر کو قایم
زمینِ سلطنت مین آیا بہو چال
بنی اوسکی تجسس مین مسافر
وہین سی ڈہونڈکر اوسکو نکالا

ہوئی جب وہ وہان دوچار اوس سی ۔۔۔ کیے حالات استفسار اوس سے
خجالت گو بیان کرنیسے آئے ۔۔۔ مگر سب سرگزشت اپنی سنائے
کہلے جب دیوتون پر یہہ حقیقت ۔۔۔ ہوئی گوتم سے خواہانِ شفاعت
کہ ابتو عفو ہو تقصیرِ اندر ۔۔۔ بہت کچھ ہو چکی تعزیرِ اندر
کہا گوتم نے جو کچھ ہو چکا ہے ۔۔۔ بدل سکتا نہین یہہ عذر کیا ہے
مگر جو ہین بدن پر اسکے فرجین ۔۔۔ بدلکر یہہ تو ہو سکتے ہین آنکہین

استفتای تیغ زن از مفتیٔ شریعتِ بید و شاستر یعنی اندرمن

یہی مشہورِ عالم ہے کہ عورت ۔۔۔ زیادہ مرد سی رکھتی ہے شہوت
تو جب اک فرج والی کا ہی یہہ حال ۔۔۔ کہ گردیتی ہی شہوت اوسکو پامال
ہوئین فرجین ہزار اب جسکو حاصل ۔۔۔ تو خواہش اوسکی ہوگی کتنی کامل
اگر عورت کو نو حصی ملے ہین ۔۔۔ تو حصی نو ہزار اوسکے لیی ہین
ملا شہوت کو اوسکی فوج کا زور ۔۔۔ ہے مین اوسکی ہی اک موج کا زور
بنی ایسی عجیب اندر ہے عورت ۔۔۔ کہ اوس سی ہر کوہی کمتر ہی عورت
وہ تہا اندر براب ہی اندرانی ۔۔۔ وہ ہی ہمشیل وبی مانند رانی
علاماتِ زنی ایسی مبین ہین ۔۔۔ کہ فرجین ہی بدن پر ہر کہین ہین
نہین ہین جابجا گویا وہ فرجین ۔۔۔ وہ ہین تانیث کی محضر پہ مہرین
یہی محضر ہے اسکو بہی کفایت ۔۔۔ کہ سرتاپا ہے وہ لبریز شہوت
نکاح اوسکا جواب ہوئی تو کیون کر ۔۔۔ وہ تخمِ آرزو بوئے تو کیون کر
بیان کیجے کہ فتوے دہرم کا ہے ۔۔۔ خیال اس شرع مین کیا شرم کا ہے

فتوای اندرمن مفتی بید وشاستر بزبانِ حال

توکیلِ و وساطتِ قلمِ تیغ زن حدید المقال درامرِ نکاح

اندر اسُنے با حسن وجمال

نکاح اوسکا ہزار انسانی باندہو
کہ بالتصریح بید وشاستر سے
وہ قصہ ہی جو پانچون پانڈوون کا
کتابون مین ہماری ہے اباحت
ہزارون کی نہین گو خاص جزئے
جو پہر بہی شک رہی کچہہ ای مسلمان
ہماری پیشوا تہی سات عابد
تو اونکی تحت مین بہی ایک زن تہی
پراچین شاہ کے جو دس پسر تہی
کہ تہی ایک نازنین اون دسکی زوجہ
تو بخنہ یہہ قیاسی مسئلہ ہے
نہین کچہہ بہی قباحت اسمین اصلا
بدیہی مسئلہ ہے ای مسلمان
اگر وہ پانچ تک پہنچا تو کیا ہے

کہ کچہہ تسکین جانِ مضطرب ہو
جواز اسکا گزرتا ہے نظر سے
کہ تہی پانچون کی عورت ایک تنہا
نہین اس فعل مین ہرگز قباحت
مگر یہہ مسئلہ ہوگا قیاسے
نظیرین اور بہی ہاین تو یقین جان
بڑی زاہد تہی ہر ہربت کی نسا جذ
وہ اک جان وقفِ ورِ ہفت تن تہی
تو قانع دس کی دس وہ ایک پر تہی
فزون وادی سی تہا وہ چند موجہ
کہ تینون اصل پر اسکی بنا ہے
کہ شرعِ بید مین جائز ہے ایسا
کہ گزرا ایک ہی جب کارِ انسان
اگر وہ سات تک گزرا تو کیا ہے

جو نوبت دس کو پہنچی کیا عجب ہے
جو آب بحر گزرا سر سے اونچا
ہزار ایسی بہت سی ہین کہانی
بہلا ان تین نقطون کا ہی کیا بوجھ
کہ ہوتا تین نقطون کا الف ہی
اگر نقطے برابر ہین الف کے
الف اور الف مین ہی کیا تفاوت
بیان مکسور و ساکن کا جو آیا
تحرک سی سکون یہان بہی قرین ہے
کہ ہی زوجین مین تحریک و تسکین
یہہ دیکھو کسقدر کامل ہے تشبیہ
دلیل نقل بہی بس لکھہ چکے ہم
کیا صرف ریاضت ہمنی اس مین
یہی ہی اسکی تلخیص عبارات
یہہ فتوی لکھہ چکی ہم بس مدلل
کہ ستنے محضر اندر ہپے کی مہر
ہماری دین مین یہہ برملا ہے
ہماری دیوتا اوتار جو ہین
نظر آجاتی ہی یہہ مہر جسپر
فقط اسکے لیے یہا تنک ہوا تہا

اگر صدہا ہی گزری کیا عجب ہی
تو اک نیزہ دو نیزہ پوچہنا کیا
کہ ہین وہ ایک پر بس تین نقطے
برابر ایک کے ہی تین کا بوجھ
تو وہ جو ایک ہی گویا الف ہے
تو وہ ہموزن ہمسر مین الف کے
کہ ہی مکسور و ساکن کا تفاوت
تو جنسیت ہوئی اک اور پیدا
تحرک ہی سکون وہان بہی قرین ہے
کوئی مضطر ہی کوئی اہل تسکین
کر تسکین دل سائل ہے تشبیہ
دلیل عقل بہی بس لکھہ چکی ہم
ریاضی کی بہی لکھین اسکی شکلین
ہزار اور ایک مین یہان ہی مساوات
ذرا گو تم کے پاس اسکو بہی لیچل
تو اسپر بہی لگا دیجیو وہے مہر
بہت ہی اعتبار اس مہر کا ہے
بہت ہی مانتے اس مہر کو ہین
عبادت نامہ اونکا ہے وہ دفتر
کہ برہما چار منہ والا بنا تہا

جدھر پھرتا رہا با مُہر دفتر | نکالا دیکھنے کو اوس طرف سر
ہزارون تھین کتابین کشن جی کے | کہ تھین اس مُہر کے باعث سب ایسے
کہ سوتی تھے اونھین چھاتی پہ رکھہ کر | بہت مقبول تھی وہ دین کے دفتر
ملا اندر کو جب فرمان مہر ے | حکومت مل گئی سب جنتون کی
جو لین مُہرین ہزار اوسپر سمجھہ کر | لگائین دو ہزار اسپر تو بہتر
کہ تا ہو جائے اوسکو معتبر یہہ | کہ سچی ہے ہماری ہر خبر یہہ

لطیفۂ تیغ زن برای تفریحِ نفوس خصوص بہر تضحیکِ اندر من عبوس

اگر اندر بھی تھا اہلِ کرامت | تو اوسکی ایسی کیا آئی تھی شامت
کہ اپنے جسم پر صدمہ اوٹھایا | بشکلِ شرمگاہ اوسکو چھپایا
سراپا ایسا دیا ہوتا کہ گو تم | سراپا خرزہ بن جاتا مجسم
جو تھین فرجین ہزار اس خستہ تن پر | ذکر ہوتے ہزار اوسکے بدن پر
اگر روپوش بھی ہو جاتے دونون | تو لطفِ زندگانی پاتے دونون
ذرا بھی پھر عناد اونمین نہوتا | وہان جز اتحاد اون مین نہوتا
وہان ایک ایک کا ہوتا دل آرام | ذکر ہوتا ہے انثی کا دل آرام
اگر ایسے نہ تھی انثے جہان مین | ذکر بھی ایسا کب ہوتا جہان مین
نملتے اونکو جب اپنے موافق | وہی ناچار بن جاتے موافق
نہ تھا ظاہر بھی رہنی کا پھر اندوہ | کہ مثلِ خشن بھی ہر مرگ انبوہ
جو ہوتا ایک وہ بدنام ہوتا | جو دو ہوتے تو کیا الزام ہوتا
جو تھا ای تیغ زن وعدہ غزل کا | سنا دی کچھ تو اوس سے جی ہو ہلکا

کہ اندرمن کا دل بہاری بہت ہی — اوسی جینی سے بیزاری بہت ہی

عجب کیا جو وہان تک یہہ غزل جاے — کہ کچھہ ماتھے کا اونکی بل نکل جائی

غزل

اِندر سی گوتمی پہ تھی مقرر لگی ہوئی — خلوت مین جس سے مُہر تھی مُنہ پر لگی ہوئی

کیون مجبسِ کنول مین ہو رنج و غم فراق — سب جسم پر ہے صورتِ دلبر لگی ہوئی

کیا دل ہی جا لگا جو زنِ برہمن سی پہر — آگی ہی گو کہ تھی اوسی ہوکر لگی ہوئی

دختر روا ہی مذہبِ ہندو مین دیکھہ لو — برمہا کی آنکھہ جانبِ دختر لگے ہوئی

بنکر خدا ہی بندۂ شہوت اگر نہ تہا — سیتا سی رام کی رہی کیونکر لگی ہوئی

سیتا ہی جس سی اون ہیت اپنی زخم عشق — سوزن وہی ہی رام کی سر پر لگی ہوئے

رُک جای کیون نہ دونون جہان سی دل اگر — ہی رُکمنی کلیجے کے اندر لگی ہوئے

بنجائین کیون نہ اندر و جمِ صنائل کی شکل — دمنی کی آنکھہ نل سی بمجہکر لگی ہوئے

اندر کا دل نثارِ قدِ گوتمی ہی یہہ — یا دار پر ہے شکلِ صنوبر لگی ہوئے

تصویرِ یار ہو تنِ اندر سی کیونکہ محو — ہے مثلِ ضربِ سکّہ سراسر لگے ہوئے

اندر سے پوچھو اسکا وثوق اور اعتماد — یہہ مُہر ہے جہان سرِ دفتر لگے ہوئے

ای کاش دیکھین اندر و ہندن جو یہہ غزل — رہ جائی اونکی آنکھہ اسی پر لگی ہوئے

کس دشمنِ خدا سی لڑائی ہے تیغ زن — رہتی ہی تیغ سان پہ اکثر لگے ہوئے

رجوعِ تیغ زن بمدعای اصلی برای انتباہ اندرمن غبی سطے

ہم آئی اپنی اے صلے مدعا پر
رہی اور اور کچھ پھر جریرہ رانے
یہہ رکھکر اپنی مہرین دل کی اندر
اچھوتی سب ہین دستِ زبانسے
کیا ہوتا ذرا اون کا بہے مذکور
یہہ مانا ہمنی تیری دل پے تھی مہر
فتوت دیکھہ اس فکر رسا کی
تری اک مہر کو باقے پہ چھوڑا
ذرا اب اون شکستونکی خبر لے
خبر لے ہوگئین مخدوش مہرین
مگر تو دل کی آنکھونکا ہی اندھا
سنبھال اپنی ہی مہرین ای خطا کار
کہان اس ذکر کے قابل ترا منہ
نہو دہونی ہی منہ تیرا کبھی پاک
مگر ہان لای نفی شرکِ بارے
بنائی ذاکرِ مہرِ نبوت
کہ مہرِ کفر اپنی توڑ ڈالے
جو ہیان اہلِ بصیرت چشمِ دل سے
رسول اللہ کے مہرِ نبوت
درود اللہ کا اونپر ہمیشہ

کہ یہان کچھہ اور بہی تجھکو سنا کر
کہ کارِ تیغ زن ہی ضربہ رانے
لگائی تو نے ایسی مہر اون پر
نہ نکلی ایک مہر اوس مہر دانسی
کہ ہوتین ہر نظر کو دلسے منظور
وہ کیا اب دلسی منہ تک آگئی مہر
کہ کیا کچھہ اسنی دا ما دی ادا کے
وہ گو مختوم تہین پر سبکو توڑا
کہ کیا گزری ہی ضربِ تیغ زن سے
تری دلمین جو نہین منقوش مہرین
تجھی مخدوش کا بہی کیا ہی خدشا
مگر تو ذکر مہرِ شاہِ ابرار
کبھی تو اوسکی باتین تیرا کیا منہ
کہ دہو کر اسنی کی ہی گندگی پاک
بنا کر پاک تجکو اسے بچارے
تو پھر تو دیکھہ اپنی دلکی قوت
تو مہرین کا فرونکی توڑ ڈالے
تو وہ مہرِ نبوت چشمِ دل ہی
بنی ہی مردمِ چشمِ بصیرت
سلام کبریا اون پر ہمیشہ

اندر من

وہ کب علم و ادب مین تہا یگانہ
کہان ہی متفق اسپر زمانہ

مدارج مین لکہا ہے ای غلط گو
کہ موزون شعر پڑہ سکتا نہ تہا وہ

نہ موزون غیر موزون تہا سمجہتا
وہ جاہل اور امی سر بسر تہا

تیغ زن

وہ تہی علم و ادب مین وہ یگانہ
کہ ہی آگاہ اسپر سب زمانہ

جو کافر ہی نہوئین تو نہوئین
نہین پرواہ اسکی گو نہوئین

عسل ہے ہر طرح میٹہا مزیدار
اگرچہ ہوئے صفراوی کو انکار

بیان اسکا کچہہ اول ہو چکا ہے
کہ امی پر جو عون کبریا ہے

وہان تو دیکہہ ای مردود جاہل
تیری اقوال ہین یک لخت باطل

یہہ غیظ آتا ہی تجہپر ای غلط گو
کہ گو کا قافیہ لاتا ہے وُو تو

مگر ہان وُہ ہی وُو تیری زبانین
کہ خلقت کہتی ہی یُو تیری زبانین

تیرے اشعار ہین پر عیب بالکل
جو اون عیبون کو لکہون بی تامل

کتاب اونکی جدا ہوئی مرتب
مگر یہان اتنی فرصت ہمکو ہی کب

کہ بجز فکرت اپنا جوش مین ہے
نگار تجہ کفر آغوش مین ہے

جہان یہہ سیر دریا ہو میسر
اور اوسمین ہو ہم آغوشی دلبر

وہان پہر کیا نظر آتا ہی کچہہ اور
سوا دلبر کے کب بہاتا ہی کچہہ اور

ستم ہی جاہل و بے عقل کافر
سراپا عیب اپنی منہ سی ظاہر

که جسکا قافیہ ہے تنگ
لگاتا ہے یہہ اوس پی عیب کو عیب
نہ سکھلائے خدا نے اس لیئے شعر
مشرف کیونکہ ہو شعر اوس بیان سے
کہ جو شاعر ہے فکرِ غیر مین ہے
یہان منظور تہا بس فکر اپنا
یہان منظور تہا الزام کفار
یہان منظور تہا اظہارِ اعجاز
غرض منظور جو جو کچہہ یہان ہے
بنایا عیب اسکو تو نے بد ذات
اگر بالفرض وہ شاعر بہی ہوتے
مسلمان آج سینتے اس خبر کو
یہہ ہوتی آج یعنی تیری بک بک
وہ ایسے ناظمِ اقلیمِ دین ہین
ہوئی وہ نثرِ قرآن اونپہ نازل
جو نظم ہر دو کون اس نثر مین ہی
حروف اس نثر کے ہین درِ منثور
عجب ہی اوسکی روشن آیتین ہین
منور ہے وہ ہر سورت کی صورت
یہہ معجز ہے فصیحانِ عرب کے

بلند اوس پست کی ہین ایسے آہنگ
معلم جسکا ہی خود عالم الغیب
کہ اونکی شان کی شایان نتہے شعر
دنی ہی شعر اوس شان زبان سے
بہت غافل ہے ذکرِ غیر مین ہے
زبانِ مصطفےٰ اور ذکر اپنا
کہ وہ قرآن کو کہتے تہے اشعار
کہ اُمی کو دیے اسرارِ اعجاز
کوئی منظورِ حق ایسا کہان ہے
کہ اونمین یہہ نہین کچہہ عیب کی بات
تو کفارِ عرب کی شکل تجہے
کہ تو نے بک دیا عیب اوس ہنر کو
کہ ہی شاعر کی باتو نمین مجہے شک
کہ نثر مین اونکی رشکِ ناظمین ہین
نثار اوس نثر پر ہر گوہرِ دل
وہ اب کس نظم مین کس نثر مین ہے
ستارے ہین سبہی الفاظِ پر نور
کہ گویا سب قمر کی منزلین ہین
بروج مہر کو ہے اونپہ غیرت
یہہ نہ سکت ہر زبانداں عرب کے

عجب ہی نطقِ نثرِ مصطفےٰ سے ہے | کہ ہر شاعر کی جان اوسپر فدا ہے
اسی قرآن سے شاعر عرب کے | بشکلِ بت ہین سب خاموش کب کے
نہین دم مار سکتی اسکی آگے | ہوی مبہوت ساری اسکے آگے
کہان اہلِ عجم کا دخل یہان ہے | کہ گنگ و لال خود اونکی زبان ہی
غضب ہی ایک دھوتی بند اُلو | نسمجھے جو کہ نظم و نثر اردو
زبانِ لال اپنی وہ بھی کھولے | بہت لالہ زبا نکے لال بولے
کہ موزون غیرِ موزون کا نہتا فہم | جو فہمِ مصطفےٰ ہی تجکو کیا فہم
ہوا رحمان کا جب لطف و احسان | محمد کو سکھایا اوسنے قرآن
ملا اونکو وہ فہمِ علمِ ستوح | فہیم اون جیسا کب ہی کوئی ذی روح
فصیحانِ عرب کو جو نہ سمجھے | وہ موزون غیرِ موزون کو نسمجھے
تو وہ بیعقل ہے اور بیحیا ہے | حیا کو تیری صورت سے حیا ہے
ابے کم تولنی والے دو کاندار | بہت یہ کہا دغا کا گرم بازار
ہمیشہ وزن مین تو نے دغا کے | لیا کچہہ اور دیا کچہہ کیا جفا کے
فقط اتنی ہے موزونی ہی تیرے | تو کیا جانے تو موزونی نبی کے
صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہمیشہ | درودِ خاص و عام اون پر ہمیشہ

اندرسن

جو وہ مرغوب و محبوبِ خدا تہا | جو وہ مقبول و مطلوبِ خدا تہا
تو کیون کفار دیتی اوسکو ذلت | احد مین دانت پر آتی کب آفت
خدا اوسکی مدد کیونکر نکرتا | نکیونکر بیکسی پر اوسکے مرتا

تیغ زن

جو ہین مقبول و محبوبِ الٰہی
وہ ہین مغموم و مکروبِ الٰہی

وہ ہین مجروحِ تیغِ عشقِ مولیٰ
وہ ہین مذبوحِ تیغِ عشقِ مولیٰ

وہ عالم مین ہین اہلِ صرفِ ہمت
ہمیشہ دیتی ہین دادِ شجاعت

جبانت ہی نہ اونکو مُنہ دکہائے
اگرچہ جان بہی جائی تو جائے

بہت ہین امتِ احمدؐ مین ایسی
نہوتی کیون رسول اللہؐ جیسے

جہانمین جو کہ خاصانِ خدا ہین
کب اونسی عام تکلیفین جدا ہین

مگر جو دردِ جسمانی ہے اونکو
سراپا راحتِ جانی ہے اونکو

جو مورد ہین عطائی کبریا کے
نشانی ہین وہی تیرِ بلا کے

علاماتِ مدارج یہان یہی ہین
کہ ہردم رنج و محنت مین نبیؐ ہین

تمہاری دین مین بہی ہے یہہ موجود
یہہ بک بک تو عبث کرتا ہی مردود

نقلِ روایت از اسکند پوران و بہاگوتِ ہندوان

یہہ ہی اسکند مین اور بہاگوت مین
ثبوت اسکا ہی نیکون کی صفت مین

کہ پوجا ہر کے جو کرتا ہے اکثر
تو ہو جاتا ہی وہ بالکل در بدر

جو ہانی کوئی اپنی دیوتا کو
ادسی بی مال اور محتاج سمجھو

جد ہشٹر ہی کہا تہا کشن نے یون
کہ جسپر مہربان یکبار مین ہون

تو ہولی ہولی کہو دیتا ہون سب ہان
کہین رہتا ہی اوسکی پاس کب دہن ہان

ذرا اپنے گناہون پر نظر کر
ابی تو طعن کچھہ تو سوچکر کر

آمدم بمقصود ہر نفع و سود

ہوالقسیم غم جب ماسوا کو بہ
خصوصًا جو کہ ہین سلطانِ ابرار
پر اونکو فی سبیل اللہ غم ہے
اونہین دنیا کے کب رنج والم ہین
خوشی بہی اونکو مولی کی لیے ہی
کسو سی وصل کرتی ہین تو للہ
جو خوشدل ہین تو ہین راہِ خدا مین
جو وہ خندان ہین تو حسبِ رضا ہین
محبت ہے تو بس للہ فی اللہ
جو راحم روز و شب مین ہین تو للہ
وہ بیداری و خواب اونکا ہے للہ
وہ اونکو طاعتِ امرِ خدا ہے
ہمیشہ روز و شب ہر لحظہ ہر آن
غذائی جان ہی للہیت اونکو
مطیع نفس و شیطان وہ نہین ہین
مطیع نفس و شیطان تہی وہ اوتار
کیا جنگ و جدل راہِ زنا مین
بنا چاہِ فنا ہر چاہِ غبغب

ملا اوّل گروہِ انبیا کو بہ
ملا غم اونکو حیثیت کی مقدار
ہمیشہ حسبۃً للہ غم ہے
لوجہ اللہ سب رنج والم ہین
غمی بہی اونکو مولی کی لیی ہے
کسو سی فصل کرتی ہین تو للہ
جو قاتل ہین تو ہین راہِ خدا مین
جو وہ گریان ہین تو حسبِ رضا ہین
عداوت ہے تو بس للہ فی اللہ
اگر غیظ و غضب مین ہین تو للہ
سکون و اضطراب اونکا ہے للہ
کہ ظلِ سیف بہی ظلِ ہما ہے
رضائی کبریا مین ہین و شادان
بلائی جان ہی نفسانیت اونکو
یہہ دونون خصم وہان طاعت کرین ہین
کہ جو بدکار ہی فساق و فجار
اگر ہی وہ سر کے بل چاہِ زنا مین
فنا فی الفرج گویا ہو گئے سب

بیان اونکا بہی آئیگا (انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲) مفصل ؛
صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہو یارب
قتالِ مصطفےٰ اعدای دین سے
نفیس ایسا ہے نفس اوس شاہ دین کا
نہ بہرِ نفس وہ کچہہ منتقم تہے ؛
نظر آتا جو ہتک حرمت اللہ ؛
فقط مدِّ نظر اعلاے دین تہا
شرورِ کفر کوتا ہوئے پستے
رہین تا حق پرست امن واَمان مین
نہتی کچہہ اور اصلا نیت اون کی
ہوئی جنگِ اُحُد مین گو اذیت
اوٹہائی راہِ جانان مین جو تکلیف
کہ اک دیدارِ جانان کے مُقابل
ہوئی اوسدن شکست اونکی تو کیا ہی
نہتین فتح و شکست (روزِ احد ۱۲) اونکی عمل سے
نہتا کچہہ اختیارِ فتح اون کو
ہوا وہ جو ہوئی مرضی خدا کی
اوٹہائین محنتین راہِ خدا مین
عجب مرتاض وہ خیر الورا ہین
جو فتحون مین ثبات (مقبول ۱۲) اونکی لیی ہے

ذرا وصفِ محمد سُن لے اوّل
تری رحمت مدام اونپر ہو یارب
نہتا کچہہ حظِ نفس و راہِ کین سے
نہین وہان وہم کو بہی وہم کین کا
فقط دینِ خدا کے منتظم تہے
تو اوسکی منتقم ہوتی تہی وہ شاہ
کہ اونکو حکمِ رب العالمین تہا
نمایان ہوئے راہِ حق پرستے
سلامت دین وایمان ہو جہان مین
نہتہے واللہ نفسانیت اونکے
مگر خالص ہے ویسی ہے نیت
جو دلکو چین ہے کب ہے دُو تکلیف
نہو گی عمر بہر کی کلفتِ دل
کہ وہ راضی ہین جو امرِ خدا ہے
کہ وہ ہوتین ہین حکمِ لم یزل سے
شکستون کی بہی کچہہ مالک نہتی وُہ
رہی اونکو طلب ہر دم رضا کی
رہی راضی رضائی کبریا مین
سراپا آپ تفویضِ رضا ہین
شکستون مین ثبات (دیسے ۱۲) اونکی لیی ہے

شکستون سی شکستہ دل نہی وہ
قوی دل جیسے ہتی ہر فتح سے وہ
وہ ہتی یون مطمئن رنج و تعب مین
کہ جیسے ہوتی ہین عیش و طرب مین
کبہی وہ بہوک کے درد و الم سے
جو پتہر باندہ لیتے تہے شکم سے
سرِ کفار پہر بہی توڑتے تہے
وہ آنکہین کافرون کی پہوڑتے تہے
رہے وہ رامی ہر تودۂ کفر (تیر انداز ۱۲)
کہ توڑی سر بسر قارورۂ کفر
خدا اون سی نہوئی کیونکی راضی
وہ ہین مغفورِ استقبال و ماضی
عجب راہِ خدا مین ہتی دلیری
کہ جوع و فاقہ ہتی گویا کہ سیری
کمالِ ہر صفت اونکی لیے ہے
علوِ مرتبت اونکی لیے ہے
کہ جوع و فاقہ سی گو مقترن ہتی (نزدیک ۱۲)
مگر راہِ خدا مین مطمئن تہے
اگرچہ جسم پر درد و الم تہا
مگر ہر لحظہ اللہ ہی کا غم تہا

ع اشارہ بآیت وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ۱۲

تمنای فقیر کثیر التقصیر

وہ سنگ ای کاش ملجائی کہین سے
جو تہا وابستہ اوس بطنِ مبینؐ سے
کہ وہ وابستگی سے رستگاری
کہ مربوطِ نبیؐ ہے رستگاری
بناؤن اوسکو اپنا سرمۂ چشم (یعنی عذاب ہا رہی ۱۲)
کہان ملتا ہے ایسا سرمۂ چشم
وہ روشن ہوئی اوس سے چشمِ دل بہی
کہ ہو دنیا سی حاصل سیر چشمی
نظر آئی مصیبت اوس سی رحمت
نظر آئی محبت اوس سی محنت
نظر آجائی پہر ہر زخم دل کا
لبِ خندانِ معشوقِ تمنا
نظر آئی مجہے پہر جوع سیری
بنے آرام ہر تکلیف میری

آمدم بمدعا باعثِ سرور دلہا

ہوئی جو حضرت خیر الوری سی — جہاد و جنگ اعدائی خدا سے
وہ عین خیر تہی واللہ باللہ — کہ ہی عقل سلیم اس سے بہی آگاہ
رہا ہے ہر شریعت مین یہہ مشروع — کہ شر ہر خیر سی ہی اس سبی نوع
بہت یہان تابع امر خدا ہین — بہت یہان بندۂ نفس و ہوا ہین
نہ بالکل ہین مطیع امر تشریع — نہ بالکل ہین اسیر دام تشنیع
کہین یہہ ہین کہین وہ ہین سبہی ہین — کہین سب تابع نفس دنی ہین
کہ اونپر نفس امارہ ہے غالب — رضائی نفس کی ہین سب وہ طالب
ہمیشہ فتنہ انگیز اونکی جان ہے — جہا نمین اک بلاخیز اونکی جان ہے
بلا و آفت اعظم ہے ہر ایک — شرور و فتنۂ عالم ہے ہر ایک
کہ ہر دم کفر سے ہوتا ہے اونسی — بہت شرک جلی ہوتا ہے اونسی
وہ ہوتی ہین بڑی فساق و فجار — تو ہو جاتی ہین وہ بی شبہ کفار
پہر اونکے اس فساد و شر سے اکثر — پہنچتا ہے اثر نیکون کے اوپر
فتور آتا ہے اونسی اہل دین مین — قصور آتا ہے اونسی کاملین مین
تو یہہ ہے مقتضائی مصلحت پہر — مسلط ہوئین جس جس جائی کافر
کہ اون پر جائی دین کی فوج سفاک — کہ روث کفر سی ہوئی جہان پاک
خطاب اولین ہے وعظ و تذکیر — اگر تذکیر سی ہو جائی تطہیر
تو اونسی پہر تعرض کچہہ نہین ہے — کہ مومن سی تناقض کچہہ نہین ہے
اگر پہر بہی نہ اوترا زنگ دل کا — رہا ویسا ہی کالا رنگ دل کا
تو پہر تلوار ہے اور اونکا سر ہے — کوئی ہے زیر اور کوئی زبر ہے
خدا دی جسکو چاہے فتح و نصرت — عزیز امر ہے وہ رب عزت

اگر دیجائی مہلت کافرون کو — تو ہوجائی مصیبت مومنون کو
ہُوا عدای دین کی گر یہہ رستے — تو اوٹھہ جائی یہہ امن و حق پرستے
ثبوت اسکا ہے قرآن مبین سی — ثبوت اسکا ہی ہر یک شرع و دین سے
ثبوت اسکا ہے بید اور شاستر سے — نگذرا ہوئی گو تیری نظر سے

روایتِ مہابہارت در ثبوتِ جہاد با اہلِ کفر و شرارت

مہابہارت مین ہی بہیکم پربا مین — کہ اک راجہ کو جن لپٹا غضب مین
بہت بدشکل تہا جن آفتِ جان — کہ جسکو دیکہکر ڈرجائی انسان
جو باعث راجہ مجنون نی پوچہا — کہ ای جن اس لپٹنی کا سبب کیا
جواب اسکا یہ دیتا تہا وہ عفریت — کہ ہی مقصود میرا تیری تنبیت
تو اپنی ملک مین کرتا ہی انصاف — تو ہی ہر کارو بار الس و حق صاف
تری نزدیک ہے ایک او سلطان — کہ اوسکی ملک مین ہوتا ہی عصیان
وہان فسق و زنا ہوتا ہے اکثر — کہ ملک اوس سے فنا ہوتا ہے اکثر
وہ سمجہانی سی باز آئی تو باز آئی — وگرنہ پہر تو اوس سے جنگ ہوجای
تو اوسکو قتل کر اور چہین لے ملک — کہ تا عصیان بچے ہاتہون سے بچے ملک
نہین تو اور بہی ہوئینگے گمراہ — یہہ تیرا ملک ہے کہوئینگے گمراہ

آمدم مطلب یعنی ذکرِ فخرِ عرب

وہ گو پہنچے مصیبت مصطفی کو — بجا لائے وہ امرِ کبریا کو
تو ہر محنت ہی انکو عین رحمت — وہ ہر زحمت ہے اونکو عین رحمت

اگر مقبولِ جانان ہی یہہ تکلیف — سراپا راحتِ جان ہے یہہ تکلیف
نہین تکلیفِ دُنیا اونکی ہارج — کہ عالی ہوتی ہین اونکے مدارج
جو دنیا آئی تو فرحت نہین کچھہ — اگر وہ جائی تو حسرت نہین کچھہ
ملی ہین اونکو وہ عالی مقامات — نہین ہے کچھہ بہی اونکو حزنِ مافات
یہہ جو کچھہ ہین جہان کی رنج و راحت — او نہین یکسان ہین یہانکی رنج و راحت
او نہین ہے رنجِ دنیا بلکہ بہتر — کہ ہوئی راحتِ عقبےٰ میسر؛

یعنی فوت عیش و لذات دنیا کا جو اصل غم نہین ہے ۱۲

روایت بہاگوت از دہیای ہشتادو ہشتم برای اثباتِ مآل تکلّم

یہہ لکہا ہے نظر کر بہاگوت مین — بیانِ کرشن نیکون کی صفت مین
جسے بیراگ یہان حاصل ہوا ہے — تو وہ دُشمن جَن کی مایا چہوڑتا ہے
نزا انرِ عشق الہی ہوا ہی ہو کر جب وہ انسان — لگاتا ہے بہجن مین میرے ہے دہیان
تو وہ پرتاب سی میری بہجن کے — اچل ترپان بدپاتا ہے جلدی
جو کرتا ہے پرستش دیوتا کے — کہ گویا وہ پرستش ہے خدا کے
تو بس من کامنا ہوتی ہے پوری — نہین ملتے نہین ملتے مکت ہی
نہین بیشِ نظر اپنے کتابین؛ — تو پہر بکتا ہے کیون بیہودہ باتین
خبر جب کچھہ نہ اپنی ہوئی تجکو — خبر کیا دوسرے کی ہوئی تجکو؛

بیانِ تیغ زن برای انتباہِ اندرمن

یہہ اہلِ دین و ایمان کا ہے مذہب — یہی ہر یک مسلمان کا ہے مذہب
کہ عیشِ دنیوی فانی ہے بالکل — حیاتِ اُخروی باقی ہے بالکل

حقیقت جبکہ دنیا کے فنا ہے ؛
کہ ہے ہونا نہونا اونکا یکسان
یہان جو انبیا اور صالحین ہین ؛
نہین آسکتے دنیا [علیہم السلام] پاس اونکے
کبھی ہوتی نہین وہ اسپہ مائل
نہ اسکی وصل سے اونکو خوشی ہے
دل اونکے مائلِ حسنِ قِدم ہین
یہہ ہے ہر عقلِ سالم کو مسلّم ؛
یہہ دنیا جب ہوئی تانیثِ ادنی
متاع و مال و جاہِ دنیوی مین
بہت سی ہو چکی ہین شاہِ دنیا
نکوکاری سی اسپے انسان مکرم
ثبوت اسکا تمہاری دین سے ہی ہے

ہوئی یہان عیش و عشرت بھی تو کیا ہی
کوئی اس زندگی پر کیون ہی نازان
خصوصًا جو کہ ختمِ المرسلین ہین
نہایت پاک ہین انفاس اونکے
بنے کتنی ہے یہہ زیبا شمائل
نہ اسکی فصل سی اونکو غمی ہے
تو اسکی ناز و غمزی کالعدم ہین
کہ دنیا کے [دنیا کے] سبب ہے کون اکرم
تو اوسکی اہل کب ہوئینگی اعلے
نہین ہوتی بزرگی آدمی مین
بنا جاہِ ہلاکت جاہِ دنیا
غمِ جانان سی ہے یہہ جانِ مکرم
مگر سمجھے وہی جو آدمی ہے ؛

انتخابِ روایات از فصلِ سیوم سانت پرب مہابھارت

نہین انسان کو کچھ زر سے بزرگی
کہ ہے [کیونکہ] طاعاتِ داور سی بزرگے

عودِ مقصود قاتلِ حسود

مگر ہان حُبِّ دنیا کیش جو ہین
یہہ جیسے آج کل ہندو ہین موجود ؛
بڑی ناعاقبت اندیش جو ہین ؛
کہ فکرِ آخرت سے اپنے نابود ؛

تو اونکو لذتِ دنیا سے مطلب
یہہ دولت بھی تو ہے اُنکے ایک معبود
بشکلِ سیم و زر جو ہر کہین ہے
ذرا اپنے کتابون مین تو دیکھین
بھلا جو ہو مین بندی سیم و زر کے
جو تار اونکے نگاہِ چشمہ کا ہے
گلی کوچون مین پھرتے ہین بہت سے
زری گوٹا پرانا مانگتے ہین
دغا دیدی کی لی لیتی ہین گوٹ
بھلا ان ہندؤن کو ہوئی کیا غم؛
دو کانون پر اگر بیٹھے ہین کتنے
جو کچھہ کرتی بھی ہین سمرن کا جپنا
سکون و حرکت انکے ہین تو دنیا
عبادت ہے تو دنیا کے لیے سے ہے
کیا کرتی ہین دنیا کے لیے تپ
یہہ محض اسکے لیے مشغول جگ مین
وہ جاگ کے جگ تک انکا مدعا ہے
سعادت انکی ہے دنیا کا آنا
کہ ہے گر زندگی بھر عیش و آرام؛
اگر ہے وصلتِ دنیا خوشی ہے

ہمیشہ دولتِ دنیا سے مطلب
کہ جسکو لچھمی کہتے ہین مردود؛
بڑی دیوی ہے سیم و زر نہین ہے
کہ سچ کہتے ہین ہم یا جھوٹ باتین
کہان عقبی ہے یا ہین اونکی نظر کے
زری گوٹی کا تانا بن رہا ہی
کہ ہی کوئی زری گوٹا ہمین دی
وہ بندی لچھمی کے بن رہی ہین
خوشی سی رہتی ہین بن کہانی ہوئے
بغلمین لچھمے رہتی ہے ہر دم
اوٹھاتی ہین دغا بازی کی فتنی
تو کرتی ہین پرایا مال اپنا
جو رنج و محنت انکے ہین تو دنیا
ریاضت ہے تو دنیا کے لیے ہی
کہ چڑھتی ہے خدا کے نام سی تپ
نہو دنیا تو جگ سے بھی الگ ہین
کہ قتلِ گاؤ بھی جگ مین روا ہے
شقاوت انکے ہے دنیا کا جانا
سمجھتے ہین یہہ اپنا حسنِ انجام
اگر ہے فرقتِ دنیا غمے ہے

یہہ ہین ساری غریق حُبّ دنیا ۔ کہ انکا دل ہے لبریز حب دنیا
عجب کیا ہے کوئی انمین سی بیمار ۔ پیے جو شربت دینار یکبار
پہر اوسکو اس سبب سے قی ہی آئی ۔ کہ بابر آمانگ لایا ہے کہین سے
کہ بہرلی قی اوسی شیشی مین لیکر ۔ وہ گنگا جل بہرا ہے جسکے اندر
وہ شیشہ گو کہ ہے گنگا جلی کا ۔ اثر اس قی مین بہی ہی بچھمی کا
جو دو معبود ہو جاینگے شامل ۔ تو پہر تاثیر ہی ہونگے کامل
عجب کیا ہے یہی جب کوئی جلاب ۔ یہہ اوسکو سنتی ہی ہو جائین بیتاب
کہ دست آتی ہین اوسکو آج ہردم ۔ بہت مغز فلوس آیا ہے بہم
اوٹہا لائین وہ مین وہ طشت لے پہال ۔ کہ ہی مغز فلوس اوسمین بڑا مال
زبان حال سے پہر ہوئین گویا ۔ ملا یہہ وہ کہ ہم تہی جسکے جویا
کسیکو مال کا چہلکا لگا ہات ۔ ہمین یہہ مال کا مغز آگیا ہات
کرین اوس طشت کی پہر کیون نہ پوجا ۔ ظہور آخر ہے یہان ہی بچھمی کا
کہ مایا بچھمی کی ہے جہان مین ۔ یہہ ساری جوت اوسکی ہی جہانمین
وہ کچہہ صورت بنائی ہی وہ معبود ۔ بشکل خوک آئی ہی وہ معبود
معاذ اللہ توبہ ہے یہ بیباک ۔ صفات حقمین کیا بکتے ہین ناپاک
خدا سی کام کیا ہے ہندؤن کو ۔ خدا سی کیا غرض ان کافرون کو
تراشی مین خدا لاکہون انہون نے ۔ کیی ہین ایسی کفران کافرون نے
معاذ اللہ یہہ دنیا کی بندی ۔ سراپا اوسکی ناپاکی ہین گندی
یہہ کیا جانین گی اوس دار بقا کو ۔ جو باقی سمجھے ہین دار فنا کو
جنہین ہو مال سی ایسی محبت ۔ کہان ہوئیگی پہر اونمین شجاعت

که دنیا مال کا مشکل ہے جنکو ؛ تو جان دینی کا کب دل ہے انکو
جو غزوات محمدؐ پہ ہے طاعن ؛ علیہ اللعنۃ ہین کلِ لاعن
جو ہر دم ہین غلام عیش و آرام ؛ بفکر و انتظام عیش و آرام
تو تکلیف غزا ہووے کیونکر ؛ خدا پر جان فدا ہووے کیونکر
جو ہر دم تابع نفس و ہوا ہین ؛ وہ کب قربان راہ کبریا ہین
کسی شی کی نہین یہہ جانتی اصل ؛ کہ جز آرام دنیا سب ہے بی اصل
اسی باعث جسی پاتی ہین خوشحال ؛ کہ وہ دنیا مین ہی ذی جاہ و مال
سمجھتے ہین خدا کا دوست ہے یہہ ؛ وہ باعرفان مغز و پوست ہے یہہ
کہ جو مقبول مولیٰ ہے تو یہہ ہے ؛ اگر مشغول مولیٰ ہے تو یہہ ہے
یہہ جسکو پاتی ہین دنیا سی بیزار ؛ سمجھتے ہین بڑا مجرم گنہگار
نہین جسکے پاس یہان دنیا کی رونق ؛ اوسی عاصی سمجھتے ہین یہہ احمق
ملا اسکو نہین جو حشمت و زر ؛ تو یہہ دشمن خدا کا ہے مقرر
سمجھہ رکھنا یہی باعث ہے اسکا ؛ کہ جو جو تھی وہ ذی اموال راجا
سمجھتے ہین یہہ اون راجونکو معبود ؛ وہ گو سب ہو گئے دنیا سی نابود
عجب ہے باوجود جاہ و حشمت ؛ کہ ساری ہو گئے یکلخت غارت
ہوئی غارت گئے غار فنا مین ؛ تعارض ہے فنا مین اور خدا مین
ملی سب خاک مین خاکستر اونکی ؛ خدائی سب ہوئی وہ ابتر اونکی
ہوئی وہ مال و دولت اونکی برہم ؛ ہوئی سب درہم و دینار درہم
مگر پہر بہی نہین کچھہ انکو عبرت ؛ جہالت ہی جہالت ہے جہالت

انتباہ اندرمین بدخواہ روسیاہ

جو اس امرِ یقینی سے ہے حیرت	کہ احمدؐ کو ملی کیونکر نبوت
جو وہ ہوتے حبیبِ ربِ عزت [جل جلالہ ۱۲]	تو کیون کفّار دیتے اونکو ذلت
جواب اسکی بہت کچھہ سُن چکا تو	اگر پہر بہی وُہین حیران رہا تو
تو اب ہم اور بہی یہہ تیر دو چار	لگاتی ہین تری آنکھون مین یکبار
سنان اونکی کچھہ آنکھونمین چُبھی گی	تو حیرانی تری جاتی رہیگی

تیر اندازئ تیغ زن بسوی چشمِ حیران اندمین

تیرِ اول از بہرِ دفعِ حیرتِ دیدۂ مُغفّل

بہت ہی ہمکو استعجاب و حیرت	کہ کچھہ بہی ہندون کو آئی غیرت ؛؛
بنائی جب اُنہون نی اپنی معبود	مری راہِ زنا مین جو کہ مَردُود
اگر آپ ہی خُدا تہا کشن چندر	بنا بسدیو کا نطفہ وہ کیونکر [نام پدر کشن ۱۲]
اگر معبود تہا خود برتری مین	تو کیون اوترا وہ بطنِ دیوکی مین [نام مادر کشن ۱۲]
شکم [دیوکی کا ۱۲] مین خونِ حیض اوسنی [کشن ۱۲] پیا کیون	وہ حوضِ حیض مین رہ رہ جیا کیون [بحالت حمل ۱۲]
عجب مان باپ تہی تیری خدا کی [دیوکی ۱۲] [بسدیو تہا ۱۲]	کہ تہی وہ بت پرست او بُت کی بندی
عجب یہہ ہے کہ بیٹا خود خدا ہو [کرشن ۱۲]	ہمیشہ بُت خدا مان باپ کا ہو
ہوا پیدا براہِ فرج کیون ح	ہوا پامال ہرجؔ و مَرج کیون وہ
طفیلِ نند مہرا [نام شخصی ۱۲] اوسنی بہت دن	چرائین گائین کالی روز گن گن
چُرائی شیر و دوغ اوسنی وہان کے	چُرائی اوسنی مکہن ہر مکان کے
یہی باعث ہی جو نزدیک و دور	ہوا ہی کشن ماکہن چور مشہور

[illegible]

ہزاردن اہل شوہر گو بیان ہین
یہی اشتغال وہان اٹھون پہر تہی
زنان برج سی زانی رہا سیام
وہ جوبن گو یونکا دیکہتا تہا
کہ جیسے دیکہکر آئینہ اطفال
بہت فسق و فجور اوسنی کیا ہے
وہ خود کہتا ہی یہہ صاف اپنی منہ سے
نہ کہو میری تعظیم و عبادت
عجب بیرحم تہا کالا سیہ دل
بوزن خال رخ اوسمین نتہا رحم
برنگ خال جو ظالم ہو کالا
تو قتل خال اوس سے کیا عجب ہے
ہوئی مقتول کے جا مے مقابل
کہ سینے مارنیکو کچہہ اوٹہایا
وہان اوسکو وہ سی ہی وقت پاکر
کیا سامان جمعیت وہان سی
دکہایا کوہ پر بہی مکر و فن کو
کسی اک شخص پر جو برسر کوہ
ہوا باعث وہ قتل کال جوان کا
پہر اوسنے دام مکر ایسا سنوارا

اگر تین اوس سے سب اٹہہ کہیلیان ہین
کہ وہ اٹہہ کہیلیان کرتا تہا اوسکی
زنا کا برج مین بانی رہا سیام
خدائی اپنے یون بہولا ہوا تہا
رہا کرتی ہین محو عکس و تمثال
زنا ہی بالضرور اوسنی کیا ہے
نہین معبود مین جو کوئی پوجے
مگر کب مانتی ہین اہل غفلت
کہ اپنی خال کا خود ہی وہ قاتل
سیہ رو کو سیہ دل کو ہو کیا رحم
کہان ہو خال رحم اوس رخ پی پیدا
کہ وہ مغضوب سرتاپا غضب ہے
تو بہاگا نوک دم وہانسی سیہ دل
تو پہنچا کوہ پر اوڑ کر وہ کوا
وہ پہنچا دوارکا پوری مین جاکر
ہوا خوشدل قتال دشمنان سی
کہ ڈالا اوسنے اپنے پیرہن کو
کہین سوتا تہا وہ بیخوف واندوہ
بیان کیا ہوئی حال اوس پہ فسونکا
کہ ایسی اک شجاع افسان کو مارا

نہ کچھہ بہی جس بہادر کی خطا تہی
کہ ڈرتا تہا کرشن اوس سے ہمیشہ
ہوا الیسال سی جنگ و جدل جب
شکست الیسال سی وہ سخت کہائی
کہ عقل و ہوش اوسکی اوڑ گئی سب
چلا اور خاک بہی اپنی بجہاڑے
ہشتر کو بہی دی ترغیب باطل
اگر معبود تہا پہر کیون کیا عجز
اگر معبود بن بیٹہا تہا وہ دون
کہ منت سی کہا اوسنی کرن کو
رہون مین لعینی خدمتمین شب و روز
جو تہا معبود وہ قوم دنی کا
اگر معبود اندر من کا تہا کشن
کہ جسکے عشق نی اوسپر جفا کے
بلند ایسی ہوئی شہوت پرستے
ہوا وہ جو ہونا تہا پہر اوس سے
کیا جب بزم میخواری کا سامان
ہوا قتلِ عظیم اوسکی سبب سی
ہزارون جی کی جی مین رہ گئے افسوس
لگا زخم سنانِ تیرِ صیاد دید

فقط اک ہیبت اوسکی جان گزا تہی
چلا یا مکر سی یون اوسپہ تیشہ
براہِ گوز نکلا مکر و فن سب
مصیبت زخم کی جان پر اوٹہائی
سو نگہائی نخلجی اوسکو وہان تب
چلا دی اپنی گہر کو وہانسی گاڑہی
کہان باطل سی ہو تہذیب باطل
کرن کی آگی کیون کرتا رہا عجز
تو نامردی ہوئے کیون اوس سے پہر بوت
جو مرضی ہوا و ٹہا اون ہین جرن کو
حکومت مین اطاعت مین شب و روز
تو عاشق کیون ہو پہر رکمنی کا
تو کیون ستر اکا بندہ بن گیا کشن
نہ کہی قید کچہہ شرم و حیا کے
کہ شان سیام جی کو آگئی پستے
ہوا خون ایک عالم کا پہر اوس سے
وہ تہا بالکل جفاریکا سامان
کہ خود بہی مر گیا رنج و تعب سے
رہین وہ حسرتین ای وای افسوس
ہوئی قید بدن سی جان ازاد

جو ہر دم گوپیون کی گہیر کہائی — غضب ہے وہ سنانِ تیر کہائی
ذرا پہر خدا انصاف کرنا — کہ جبکا ہوئی اس ذلت سی مرنا
وہ مردہ بہی ہی معبودی کی قابل — وہ بد ہوئیگا اس خوبی کی قابل
یہہ جیسے عام فاسق ہوتی ہین اور — نتہا یہہ فاجرِ عاصی بہی بدطور
یہہ تہا خاصِ خواصِ قومِ فجار — کہ اسکے مثل کب ہی کوئی بدکار
نہین باندہا ہے جہوٹ اسمین سرِمو — کتابین دیکہہ اپنے کہول کر تو

تیرِ دوم با سنانِ تیر رای کوری چشمِ فتنہ انگیز بلاخیز

بہت ہتی تیرِ اول مین درازی — نتہی تیر انگنی تہی نیزہ بازی
جو دو تین اور باقی ہین بلاخیز — یہہ سب ہین تیرِ اول سی بہت تیز
الٰہی تیری رحمت سی یقین ہے — الٰہی تیری قدرت سی یقین ہے
کمانِ تیغ زن کا تیر ثانی — نکالے چشمِ اندرمن کا پانی
وہ برہما اور ہماری بشن بہگوان — عجب معبود تہے محکومِ شیطان
نہ اپنی نفس و شہوت پر تہی قادر — نہ دشمن کی ہلاکت پر تہے قادر
بنی جب وہ چہہ کی حامی سری بشن — بنی صہبای آفت سی سڑی بشن
نشانہ ہو گئے تیرِ بلا کے — ہوئی مقتول شمشیرِ بلا کے
لگا بیر بہدر کا جو کہٹو انگ — لیے ہوش و خرد اک ضرب نے مانگ
زبان پر اوسکی اک شور و فغان تہا — خدا اکا ہیکو تہا جو نیم جان تہا
گرڑ نے جب گرائین اپنی ٹہونگین — سراپا جب لگائین اپنی ٹہونگین
ہوا ناچار منت کش گرڑ کا — کہ تہا ٹہونگون سے مرجانیکا دہڑکا

خدا اوسکو بنایا کس نظر سے	کہ جو ڈرتا ہے یون اک جانور سے
بس ایسا ہی وہ برہما ناتوان تہا	کہ مغلوب ہوا او دشمنان تہا
نہا دونون کو بہلی گیان کچہ بہی	علوم اور معرفت کا دہیان کچہ بہی
ہوا اونکی لیے اک لنگ ظاہر	کہ تا ہو جائین وہ ہر شی سی ماہر
سکہایا لنگ نے ہر بود و نابود	بنا ان دونون معبودونکا معبود

استنباطِ تیغ زن از کردارِ اوتاران اندر من

کسی حالت مین ہوئی جو کہ جاہل	نہین ہرگز الوہیت کی قابل
خدا ایسی کو جو جانی وہ کافر	الہ ایسی کو جو مانی وہ کافر
کہ عین کفر ہے ایسا عقیدہ	الہی ہوئی اوسکا سر بریدہ

آمدم بمدعا بہر سرورِ دلہا

بنے جب لنگ کی شاگرد دونون	رہے وہ اوسکی گرداگرد دونون
رہی وسکی طلب مین بوالہوس وہان	کہ گذری دس ہزار اونکو برس وہان
نپایا لنگ کا پر انتہا کچہ	تو یون سمجہا یہ ہی کیا جانی کیا کچہ
جب اوسکا انتہا نابود سمجہے	تو اپنا اوسکو وہ معبود سمجہے
بنانا عاجز و جاہل کو معبود	غضب ہے اے ہنود ای قومِ مردود

روایت ادہیاے سیوم شب پوران بنا بر انتباہ ہندوان

یہہ شب پوران مین لکہا ہوا ہے	جب اونکو درشنِ لنگا ہوا ہے

تو تہا اوس لنگ مین وہ راز پنہان	کہ جسنے کشن و برہما کو دیا گیان
ہوئی گایتری کی اونکو تلقین	ہوئی راز خفی کی اونکو تلقین
وہ جو کچھ لنگ نے باتین سکہائین	سب اوس راز نہانی نی جتائین
وہ تہا راز نہان کیا اوسمین بی ریو	نہان ہتی لنگ مین آہی مہادیو
ظہور اس شکل مین اپنا کیا تہا	تو یہہ یہہ وسیان گیان اونکو دیا تہا
اگر اس بات مین ہمسی خفا ہو	تو لو یہہ نظم شنکر ہمسے سن لو
اگرچہ ہے وہ ہم مذہب ہمارا	مگر کیونکر ہو امر حق کا اخفا
ہمین سب ایسی بی انصاف ہندو	کہ جیسا آج بی انصاف ہی تو
کہ کہتا ہے مگر جاتا ہے کہکر	کہ جیسے کوئی ڈر جاتا ہے کہکر

نظم شنکر دیال صدق مقال مترجم پوران از بہر تفضیح ہندوان

کہا ہم مالک زیر و زبر ہین	کہین مخفی کہین پر جلوہ گر ہین
سری برہما ہون خلاق زمانہ	کرین کشن انتظام حاکمانہ
ہمین سررشتہ کار عدم ہو	شگفتہ ہمسے گلزار عدم ہو
رہین گی پیچہے ہم پہلوی کشن	غم فرقت نائیگا سوی کشن
تمہین سارستی مرغوب ہونگی	سری گوری ہمین منسوب ہونگی

تیغ زن

عجب ہے گیان ہی ور دہیان یہہ ہے	کہ پہرتا دلمین وہ ارمان یہہ ہے
بنے جس سے غلام فرج دونون	ہوئی وہ وقف ہرج ومرج دونون

جب ایسی شکل ہین اہلِ عروج آئین
سری لشنبو خدا جو خود بنا ہے
یہہ اندرمن تری کیسے خدا ہین

تو دلمین کہون یہ اسرارِ فروج آئین
مہادیو اوس خدا کا بہی خدا ہے
خدا اپنے سیئے رکہتے جدا ہین

مضمونِ ادہیای ہشردہم شب پوران بہہ سرزنش بندوان

ہوئی جب عقدِ گوری جی کی محفل
تو برمہا بہر رہے تہے وہان دم سرد
کہ لیجائیگا گوری کو مہادیو
کہین پردیسی نکلے دیکہہ پائی
ہوا گویا یہہ اونگلے کا اشارا
کہ ہے شکلِ بتان شکلِ ایک

ہوئی جب گرم اوس شادی کی محفل
غمِ گوری مین رنگ چہرہ تہا زرد
یہہ کس نازک پری کو لیچلا دیو
وہ گوری جی کی انگشتِ حنائی
کہ اپنا دل ہمین دی ڈال برہما
ہوا رمزِ سرِ انگشت اسمین لبس نیک

ابیات مترجم پوران صادق البیان

سری گوری کی انگشتِ حنائی
گرا تخم سری برہما زمین پر
جو دیکہا شنبہو نے چشمِ غضب سے

سرِ دستِ انجمن مین دیکہہ پائی
مجسم ہوگیا قطرہ وہین پر
زمین پر گرپڑے برہما ادب سے

تیغ زن

ہوا السر یہہ کچہہ شوق دلبند
اگر مغلوب شہوت مین تو یہہ ہین

کہ برہما جی ہوئی وہوئی ہین انند
غلام نفس و لذت ہین تو یہہ ہین

نہ سمجھا یہہ ہجوم مرد و زن ہے
یہہ کچھہ خلوت نہیں ہے انجمن ہے

نہ سمجھا غیر کی عورت ہی گوری
کہ رکہتی مجھسے کیا نسبت ہے گوری

جو ہی جلوت مین اتنا جوش شہوت
تو ہو خلوت مین کتنا جوش شہوت

نہین شہوت پرستی یہہ تو کیا ہے
یہہ کیسا بندۂ شہوت خدا ہے

پدم پوران مین ہی یہہ بہی فسانہ
کہ وہ جو منتظم ہین حاکمانہ

ہرندا کے محبت مین فنا ہین
ہمیشہ اوس سی مشتاق زنا ہین

سری تلسی تو رہے یون زندگی بہر
کہ تہی بیخواب ہمخواب جلندہر

اگر کچھہ اور بہی ہی شرح درکار
تو دیکھا کر ہمیشہ سوط جبار

یہہ اندرمن ذرا سب یاد رکہنا
جو ہین یہہ میری مطلب یاد رکہنا

کہ ہین کسکی رضا جو تیری اوتار
جو سچا ہے بہت تو تیرے اوتار

تو پہر کرنا مطابق اس رضا کو
رضا جو ہی تہ شان مصطفٰے کو

اگر انصاف کا آجائی کچھہ دہیان
تو پہر تو بہی قابل ہو مسلمان

تیر سیوم تیغ زن بر آماج دیدۂ رمد رسیدۂ اندرمن

یہہ شیو پوران سی لکہتا ہون قصہ
کہ دون اہل نظر کو کچھہ تو حصہ

کہ گوری جی ابہی ناکتخدا تہین
ابہی وہ وصل شوہر سی جدا ہین

گئین کیلاس پر درشن کو اکدن
قدم رکہتی ہوئین اترا کی گن گن

لیے کچھہ پہول اوس گلرو نی سوغات
دیی گل نی گلو کے ہات مین ہات

دو بالا ہو گئی وہان بوئی شہوت
سراپا بن گئین جادوی شہوت

نگاہ ناز سی شب جی کو دیکہا
تو پہر پتلی بنے جادو کا پتلا

کہ شب جی اونپہ مفتون ہو گئی وہان (دیوانہ) پئے کار دگر گون ہو گئے وہان (زنا)

استشہاد باشعار شنکر دیال شیرین مقال

سری گوری قصدارین مین آئین برنگ بوئی گل گلشن مین آئین

لیے کچھ پہول سوغات چمن پہر حضور شب گئین سیوارا بن پہر

جو بارا کام نے پہولونکا اک بان تو شب کو وصل گوری کا بندہا پیمان

کہا یہہ حلقہ گیسو غضب ہی تمہاری جنبش ابرو غضب ہے

نہین بی اعتنائی چاہیے ہے کلام آشنائی چاہیے ہے

ذرا دل کہول کر گرم سخن ہو ابھی دم بہر شریک انجمن ہو

مگر ہنس کر برنگ دل رنگین وہ پئی اندیشۂ کامل رنگین وہ

کہا صحبت یہہ بی شادی نہین خوب عبث یہہ فتنہ ایجادی نہین خوب

رہ بد مین قدم دہرنا برا ہے خلاف شاستر کرنا برا ہے

دل شب سی وہین جاتا رہا ہوش سنبہل بیٹھے دو زانو آگیا ہوش

تیغ زن

کہان قایم ہوا ہوش مہادیو ابہی دیکہو وہی جوش مہادیو

گئی کیلاس پر شب داو پاکر (پہاڑ پر) رکہونکی عورتون مین پہنچی جاکر (عابدون کی)

پہر اونپر اپنا پیچ ایسا چلایا کہ ہر یک پیچیدہ ہو کو وہان گرایا

قدم اوس پہلوان نی ایسا گاڑا ہزارون نازنینون کو پچہاڑا

نہین جو میری کہنی کا یقین کچھ تو باطل نظم شنکر (دیال) تو نہین کچھ

بیان مترجم و ناظم پوران

بیان کرتے ہین یون سعبتِ نکوذات
سنو یہہ اتفاق وقت کی بات

رکھیشر ایک جا خلوت نشین تہے
سر کیلاس پر مسکن گزین تہی

غرض اکدن وہ ارباب پرستش
گئے کچہہ لینے اسباب پرستش

ہوا شنبہو کے دلکو جوش مستے
ہوا آمادۂ عشرت پرستے

زنون کی پایس پتیا بانہ پہنچے
کہ جیسے شمع پر پروانہ پہنچے

ہوئین غائب ہزارون صورت ہوش
ہزارون نی شرابِ وصل کے نوش

تیغ زن

شرابِ وصل وہ بیشک منی تہی
جو خُمِّ شہوتِ شب مین بنی تہی

مترجم پوران شنکر دیال

بیابان سی رکھیشر (عابد ۱۲) پہر گئی آئی
شگفتہ غنچہ سب پژمردہ پائی

تیغ زن حدید المقال

ہوا وہان ہر گل تر کو حب انزال
تو ہو جائین نکیون پژمردہ پامال

اقوال لالہ شنکر دیال شاعر ذی کمال

ہوئی غواص دریائی قلق مین
دعایون کی سدا شیوجی کے حق مین

کہ لنگ شب گری لنگر زمین پر / نہ رغبت ہو کسی زہرہ جبین پر
اوسیدم لنگ شنکر گر پڑا صاف / جدا قالب سی ہوکر گر پڑا صاف
مگر اوس لنگ نے آفت مچائی / قیامت دیوتون کی سر پر آئی
غریق بحر خون بیتاب تہا وہ / طپش مین صورت سیماب تہا وہ
اوچہلتا تہا دل بیدل کی صورت / تڑپتا تہا پڑا بسمل کے صورت
قرار اوسکو نتہا دم بہر کہین پر / زمین پر تہا کبہے عرش برین پر
برنگ شعلہ تہراتی ہتی خلقت / حرارت سی جلی جاتی ہتی خلقت
رکہون نے فرط غمسے ہوکی لاچار / حقیقت کی سری برمہا سی اظہار
سری برمہانی فرمایا کہ ہیہات / بڑی تمسے حماقت کی ہوی بات
بنے مہمان شیو شنکر تمہارے / ہوئی خود رونق افزا گہر تمہارے
تمہین شیرین زبانی چاہیی ہتی / ادائی میہمانی چاہیی ہتے
قدم دہو دہوکے چرنامرت لیتے / جگہہ شنبہو کو سنکاسن پی دیتی
عوض اوسکی یہہ تمنی بددعا کی / جہالت کی حماقت کی خطا کے

تیغ زن

نکیو نکر عقل مین ہوئین یگانہ / کہ خود برمہا ہین خلاق زمانہ
جہا نمین مستشار ایسے کہان ہین / مشیر نیک کار ایسی کہان ہین
اودہر شب بادہ شہوت کی خمار / ایدہر یہہ مستشار اک مست سرشار
عجب ہے سرزنش کی واہ برمہا / کہ آخر ہو رکہون کی شاہ برمہا
اداکیا اور ہوتے میہمانے / جب اوسکو دی چکلے ہمخوابہ جانی

جو تھین وہان گلعذار ہین سنگلین میں
مگر ہان تھا یہہ مہمانی سے باقی
اوڑاہی ۱۲

بنین وہ سب فراش خارِ شہ ہوئی
کہ رکھہ مفعول بنتی اوسکی خود ہی
یعنے اغلام کرواتے ۱۲

شنکر دیال پریفن

کرو جاکر سری گوری کو خوشنود
کرین تکلیف خود بہرِ ضرورت
غرض سب ارکہہ ہوئی مصروفِ طاعت
ہوا گوری کو جوشِ مہربانی
ہوا وہ مستقل لنگ آخرِ کار

کہ ہو کچہہ آشکارا شکلِ بہبود
مہارانی بنین آرکھہ کی صورت
کہ آخر تہی وہ سب مالوفِ طاعت
بنین خود صورتِ آرکھہ بہمانی
ہوئی خلقت میٔ عشرت سی سرشار

تیغ زن

بہلا کیونکر نہوتا مستقل لنگ
سوئی اپنی جہان گوری جی خود لائیں
سوزن ۱۲

کہ مدت تک رہا تہا خستہ دل لنگ
تو کیا پہر بہی نہ زخمِ شب سیی جا بین
یعنے ...

شنکر دیال شیرین سخن

پرستش سب نے کی انکہون سی سرسے
کیا پہر یون سداشیو جی نی ارشاد
اسی سی حاصلِ آرام ہوگا

زمین پر آسمان سی پہول برسی
کرین سب لنگ پوجن بادلِ شاد
پس مُردن بخیر انجام ہوگا

سنان بیانِ تیغ زن

لگا یہہ تیر شنکر کے کمان کا
مگر یہان ہمکو وہ یون ہات آیا
خفا مجہپر نہونا ای دل افگار
ذرا تو یاد رکہنا یہہ بہی باتین
نکالی جو اونہون نے دل کے ارمان
اوٹہایا جب وہ زخم لنگ جان پر
سراپا گر نہے وہ عاشق فرج
اگر وہ ہوکی زخمی جان کہوتی
یہہ جیسے کاٹتی ہین چور کی ہات
تو یہان بہی ہتا جو آلہ رہزنی کا
وہ یعنی جو کہ تہا چوری کا اوزار
جو برہمانی کہا تمنے جفا کے
کہو کسکے لیے یہہ زخم کہائے
رکہون نی اوسکو ذلت کسلیے دی
یہہ اوس فرد امانت کی سزا تہی
یہہ سمجہو تو اگر ہوتا خدا وہ

نہین اصلا یہہ تیر اپنی کمان کا
کہ گویا گمشدہ اپنا ہی پایا
کہ ہین شنکر دیال اسکے کہاں ندار
کہ شیو شنکر رہے کس کس مزے مین
وہ تہی راہ خدا یا راہ شیطان
تو کیا باعث ہوا تہا اوس مکان پر
ہوئی پہر وا اوسی کیون سارق فرج
تو کیا اچہی شہید فرج ہوتی
کہ چوری ہات ہی کرتا ہی بدذات
رکہون نی بس اوسیکو جڑسی کاٹا
اوسیکا کاٹنا بس تہا سزاوار
جہالت کی حماقت کی خطا کے
یہہ کسکی راہ مین صدمی اوٹہائی
یہہ تم بہی جانتی ہو جس لیی وی
یہہ سب اوسکی خیانت کی سزا تہی
تو کیون ایسی بلائین جہیلتا وہ

تیر چہارم با پیکان صد تصادم بر جان خستہ تن بیچارہ اندر من

نہایت تیز ہے یہہ تیر چارم
یہہ تقسیم سہام آئی درست آج

کہی یہان آب پیکان پر تلاطم
کہ یہہ ہین چار اور وہ دو ہین آماج

ملے حقّے مین بے تقصیر دودو — وہ ایک ایک آنکھہ اور یہہ تیر دودو

یہہ تیر اونکی صفت مین سب سے یکلخت — جنہون نے توڑ ڈالی تھے کمان سخت

کہ جنکو رام جی کہتے ہو تم لوگ — لگا ہے جنکا سیتا جی سی سنجوگ

تمہاری رام چندر جی خدا ہین — مگر کیا تابع نفس و ہوا ہین

کہ سُنکر شہرۂ سیتا جنک مین — وہ اور لڑکر آگئے گویا جنگ مین

ہوا دیدارِ گلرو سیرِ گل مین — ملی بوئی سمن بو سیرِ گل مین

نظر اونکو جب آئی جانکے وہان — بنی وہ جان انکی جانکی وہان

اب آگی ہین نہین کرتا بیان کچھہ — جو اونپر عشق مین گذرا وہان کچھہ

کہ تمکو بدگمانی ہے مری سا تہہ — یہہ تو لکھتا ہو تمین نظم جگناتھہ

کہ جسنے نظم رامائن لکھے وہ — جو تلسی داس سے بہا کہا مین ہتی وہ

اشعار صداقت خزاین از جگناتھہ ناظم و مترجم رامائن

خرامان صورتِ کبک سبک سیر — گئے سیتا بصد فرحت سوی دیر

خواص اک خوبرو ہمراہ سیتا — گئی سوئی چمن بہرِ تماشا

نظر آئی وہان پر رام و لچھمن — بشکل آفتاب و ماہ روشن

جو دیکھی باغ مین وہ سرو شمشاد — شتابان سوئی سیتا آئی دلشاد

کہا سیتا سے آکر اوسنے شادان — کہ ای سردار خیلِ پاک نسوان

خرامان ہین عجب دو سرو شمشاد — خیابانِ چمن مین با دلِ شاد

خدا جانی ملک ہین یا بشر ہین — بظاہر صورتِ شمس و قمر ہین

ہوا سیتا پہ جب یہہ آشکارا — ہوئی سو ولِ سے مشتاق نظارا

زبی

زبس وہ ہمنشین تہے شوخ و گستاخ ‏— دکہائی دو تو گل در پردۂ شاخ
نظر آئی جو رنگِ گل وہ رخسارہ ‏— ہوئی مانندِ بلبل عاشقِ زارہ
جو دیکہی اوسنے روئی شوخ طنار ‏— تو آنکہین شکل نرگس ہگئین باز
نظر آئی جو قد بی ساختہ وہ ‏— ہوئی قمری صفت دل باختہ وہ
ہوئی سیتا جو روئی رام سی شاد ‏— لگی جنبش وہان سی شکل شمشاد
ادہر سی رام نی سیتا کو دیکہا ‏— ہوئی سو جان و دلسی اوسپہ شیدا
جو گل تہی ہوگئی مانندِ بلبل ‏— جو بلبل تہی ہوئی وہ صورتِ گل
ہوئی سیتا خود اور سیتا ہوئی رام ‏— ہوئی اوسدن سے سیتا رام سرنام

تیغ زن

کہان ہے پاکدامن ایسی عورت ‏— کہ جو ہے اسطرح بدمستِ شہوت
کہ اک لونڈی کا کہنا ایسا مانا ‏— ذرا قدرِ عبادت کو نجانا
وہین لنگ اور بت و بتخانہ چہوڑے ‏— لڑائی آنکہہ اگر اجنبی سے
لڑائین جو نہ آنکہین جانکی جی ‏— تو صلح نفسِ سرکش کیونکی ہوتے
لڑایا آنکہہ کو دل کو منایا ‏— کہ صلح کل نہین ہے کارِ دانا
یہہ کہتے ہو کہ ہے سبکا خدا رام ‏— خدا کا ہیکو ہے یہہ نفس کا رام
غلامِ نفسِ امارہ ہے جو شخص ‏— بنا کیونکر خدا کہیے تو وہ شخص
جو دم بہر مین ہوا شیدائے سیتا ‏— رہا مصروفِ ہوئ ہائی سیتا
کہ ہے عیب و نقصان سے خدا پاک ‏— جو ایسے ہوتی ہین ہوتی ہین ناپاک
ذرا کچہہ اور بہی سن لیجئے اب یہان ‏— جو گذری بعد شادی کی غمی و ہان

راستی قرائن ناظمِ رامائن ۞

رہی صحرا مین سیتا جبکہ تنہا ۔۔۔ میانِ ہالۂ مہوش جلوہ آرا
یکایک گوشۂ صحرا سے راون ۔۔۔ ہوا ظاہر وہان شکلِ برہمن
لگا صندل جبین پر تا بناگوش ۔۔۔ کمر تک رشتۂ زنار بر دوش
ملی تن پر جبین سی تا قدم خاک ۔۔۔ تنِ لاغر مین پہنی جامۂ چاک
حضورِ جانکی آیا جفا کیش ۔۔۔ دعا دیکر کہا ای عصمت اندیش
کئی دن سی ہو نہین لی دانہ و آب ۔۔۔ نہین ہی بہوک کی اب دم مجہی تاب
مین آیا سنکی تجہکو صاحبِ جود ۔۔۔ عطا کر مجکو ہو جو کچہہ کہ موجود
ہوا جب اسطرح سائل برہمن ۔۔۔ اوٹہی لیکر ثمر وہ پاک دامن
جتی نی یون کہا تب ای نکو ذات ۔۔۔ نہین لیتا ہون مین والبتہ خیرات
اگر اس دائرے سی باہر آکر ۔۔۔ کرے مجکو عطا تو ہے نکوتر
جو تہی اہلِ کرم وہ غیرتِ ماہ ۔۔۔ ہوئی مکرِ عدو سی کچہہ نہ آگاہ
برنگِ ماہ ہالی سی نکل کر ۔۔۔ لگی دینی برتو وہ ہمن بر
بغلمین جانکی کو لیکے راون ۔۔۔ سو لنکا اوڑا ناگاہ دشمن
چلا سیتا کو لیکر یون وہ بی پیر ۔۔۔ غزالِ ناتوان کو جسطرح شیر
بہت سیتا نی کی فریاد و زاری ۔۔۔ بچشمِ تر بہت کی اشکباری
فراقِ رام مین جز نالہ و آہ ۔۔۔ نتہا غمخوار کوئی اوسکے ہمراہ
وہ جاتی تہی چلی باتلخ و اندوہ ۔۔۔ نظر آئی کئی میمون سرِ کوہ
وہان سیتا نی از بہرِ نشانی ۔۔۔ دوپٹا اپنا پہینکا زعفرانی

اوڑا کر الغرض سیتا کو راون — ہوا داخل حصار زرمین رہزن
میان باغ سیتا کو بٹہا کر — کئی پریون کی چوکی کی مقرر

تیغ زن

اوڑائی ہوئینگی پہر تو مزی خوب — بہت مدت مین ہات آیا تہا محبوب
اسیر غم رہین جسکے دل وجان — نکالے کیون نہ اپنی دلکی ارمان
مکان بیخلش ہو اور ہو یار — تو پہر وہان بخلش رہنا ہی دشوار
وہ گو تہین رامجی کی من کی بہاون — مگر تہا عشق سے مجبور راون
وہ راون دیت تہا گو دیو صورت (دلپسند) — مگر غالب ہی سب پر دیو شہوت

ناظم رامائن

ہرن کو مار کر جب شاہ والا — پہرے لیکر اودہر سے مرگ چہالا
ہوئی لچہمن سے رستی مین ملاقات — کہا شاہ دو عالم نے کہ ہیہات
کہان سیتا کو چہوڑا تمنے تنہا — یہان دیوون سی ہی دشوار بچنا
مجہے اندیشہ ہے ہیہات ہیہات — نہوگی جانکی سے اب ملاقات
کہا لچہمن نے ای شاہ نکو کار — کیا سیتا سے مینے عذر سو بار
نمانا مجکو بہیجا آپ کی پاس — بلائین آپ آپنی دلمین وسواس
نہین ڈرتے ہے اوسی دیوون سے ای شاہ — وہان نالے مین ہے وہ صورت ماہ
غرض اس گفتگو مین رام و لچہمن — شتابی آکی پہنچے سوئی مسکن
نپایا جانکی کو اوس جگہہ پر — ہوئی اندوہگین دونون برادر

بہت جنگل مین ہر سو خاک چھانی — کہین پائی نہ سیتا کی نشانی
بہت ڈھونڈا میان دشت و گلزار — نپایا پر سراغ بلبل زار
بہت ڈھونڈا تہ ہر سرو آیا — نشان قمری شیدا نپایا
بہت ڈھونڈا میان سبزہ ہر سو — نپائی پر کہین اوس گل کی خوشبو
بہت کہسار مین کی جانفشانی — نپائی اوس ہما کی کچھ نشانی
غزالون سی کبھی کہتے تھے رو رو — کہین دیکھا ہے تمنے جانکی کو
کبھی کہتے تھی مرغان چمن سے — خبر سیتا کی لاؤ جا کی بن سی
جو دیکھا شہ نی سوئی دشت صحرا — فراق جانکی مین یہہ تماشا
ہوئی غمسے زبس بی صبر و طاقت — چبھے غم کی جگر مین خار کلفت
بہت کی مثل باران اشکباری — بہت کی رعد کی مانند زاری
ہوئی بیتاب غمسے صورت برق — ہوئی سیل سرشک چشم مین غرق
غرض اسطرح سی تا موسم ابر — رہے بیخواب بی آرام و بی صبر

تیغ زن

اب آگی رامچندر کا فسانہ — اور اونکی جستجوئے جانکیانہ
وہ میمونون سی استمداد اونکی — وحوش دشت سی فریاد اونکی
وہ جو جو کچھ کہ روپ اپنے بنائی — تلاش یار مین بندر نچائے
کہ ملجائی تماشا گاہ مین کاش — جو میری جانکی ہو جاؤن بشاش
وہ اونکی آہ و زاری بیقراری — وہ اونکی دلفگاری اشکباری
وہ اونکی دیت راون سی لڑائی — پئی سیتا تہمتن سے لڑائے

وہ برسون تک مصیبت کا اوٹھانا
وہ دیوؤن سی ہمیشہ زخم کہانا

بہت لچھمن نے بہی صدمی اوٹھائی
پئی سیتا بدن پر زخم کہائے

وہ اوس جنگ و جدل کے جانفشانی
کہ ملجائی کہین سیتا بہانے

وہ اونکا رنج و غم درد و مصیبت
وہ اونکی سر بسر تحقیر و ذلت ؛

وہ قصی ہین سبہی ایسے بہت طول
کہ آمال اونکے ہین جیسے بہت طول

اگر مطلوب ہے تفصیل حالات ؛
تو رامائن کو اپنی دیکہہ ونرات

مقام غور ہے اور جائی انصاف
مگر کرتا ہے کون اب مائی انصاف

کہ گذرا اونپہ غم راہ خدا مین
وہ سب یا طاعت نفس و ہوا مین

خدا گو آپ بن بیٹھے ہتی وہ لوگ
ہوائی نفس کے بندی ہتی وہ لوگ

وہ حالات رسول اللہ دیکھو ؛
مقامات رسول اللہ دیکھو ؛

وہ اخلاص رسول اللہ واللہ
غم خاص رسول اللہ واللہ

سراسر ہتی وہ للّٰہیت اونکی
نہتی یکذرہ نفسانیت اونکی

صلوۃ اونپر سلام اونپر ہو ہر دم
درود خاص و عام اونپر ہو ہر دم

یہہ احوال اپنے معبودونکے دیکھو
یہہ اعمال اپنے معبودونکے دیکھو

یہہ مین کہتا نہین میرے بیان سی
تم اپنی ہی کتابون کی بیان سی

جو ہو منصف تو کہدو تم ہے بیباک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یہہ زخم ای تیغ زن پہم لگائی
اب اچہا ہے کہ تو مرہم لگائی

علاج زخم اندرمن ہی جو یا ؛
غزل ہے مرہم کافور گویا ؛

مرہم نہی غزل بزخمہای اندرمن از تیرہای قلم تیغ زن

ہمیشہ کیون نہ جیے کشن جب اِلٰہ ہوئی
سنانِ تیر سی کیون مرکی خاکِ راہ ہوئی

گیا ہے گوشۂ داماں سے بحرِ عصیان خشک
کرشن جی سی ہی کچھہ نہین گناہ ہوئی

ہزارون ہوگئین خصمونکی جیتی جی رانڈین
وہ گوپیون کی پیا جب موئی تباہ ہوئی

کیا تہا اونکو ہی کیا فتنہ سنی نی تباہ
جو رکمنی کی وہ یون کشتۂ نگاہ ہوئی

وہ جیسی خود ہی سیہ رو سیاہ دل ہتی سیام
تو زہرِ مارِ سیہ سی وہ رو سیاہ ہوئی

ہوا جو فرجِ اہلیا کا عشق اندر کو
تو خود ہی وہ ہمہ تن مثلِ شرمگاہ ہوئی

وہ کہائی عشقِ اہلیا مین مرگ چہال کے ضرب
کہ رو سیاہ سدا کو جنابِ ماہ ہوئی

خدا ہی نکی مہا دیو جی ہین کیا بی صبر
کچھہ اور قصد ہی گوری سی بن بیاہ ہوئی

رکہونکی گہر یہ وہ جڑ نکر تو خوش ہوئے تہی بہت
گرا جو لنگ بہت پُر فغان و آہ ہوئی

غضب ہے گر گئی ہی دیوؤنکا زور اُسمین بہا
کہ اوسکی قہر سی سب دیوتا تباہ ہوئی

حیا ہی آئی کہ نانا ہتی دیوتا سورج
جو کنتی اپنی نواسی سی وصل خواہ ہوئی

جو بادشاہ تہی برہما وہ چاہِ ذلت مین
غریق اپنی ہی بیٹی سی کرکے چاہ ہوئی

گدا ہمیشہ رہے آپ فرجِ ممتا کے
برسیت ایسی بڑی ہی گرچہ بادشاہ ہوئی

ہوئی فراق مین سیتا کی رام کیا مجبور
کہ بندرون سی وہ خود طالبِ پناہ ہوئی

فقط زبان سی ای تیغ زن یہہ تیغ زنی
تم ایسے قاتلِ کفار بے سیاہ ہوئے

مبارکبادی تیغ زن بجنابِ لالہ اندرمن

یہہ مرہمِ سم تمکو اندرمن مبارک
شفائی جسم جان و تن مبارک

مبارک التیامِ زخمِ تمکو
نہو پہر اہتمامِ زخمِ تمکو

ہوی آنکھو نکو بس صحت مبارک
گئے بیمار سے حیرت مبارک

تمہین ای کاش حیرانی ہنو پہر
کبھی یہہ درد روحانی ہنو پہر

جناب سیدِ کونین سی تم
بہت حیرت مین ہتی اور ہوش تہے گم

گئی اب شکر ہے حیرت تمہارے
اب آئی ہوش کی نوبت تمہاری

اب آؤ ہوش مین دیکہو تو کیا ہی
عجب شانِ جنابِ مصطفی ہی

ذرا اب اور سنیے لالہ صاحب
خدا کی راہ کی رنج و مصائب

اگرچہ آپ کی نزدیک بد ہین
مگر مقبولِ اللہ الصمد ہین

مگر وہ ہین شعارِ اہلِ ہمت
وہ ہین عز و فخارِ اہلِ ہمت

کہان وہ ہمتِ ہیز و مخنث
کہان وہ جرأتِ قلبِ مونث

کر دی ڈالی خدا کی راہ مین جان
رضاء مرضی اللہ مین جان

مگر ہان آپ کی عزلت گزینی
ہمیشہ مثلِ بت خانہ نشینی

بہت آرام کی شی نفس کو ہی
کہ راحت اسمین جو ہی نفس کو ہی

نہین اطوار یہہ کچہہ آپ کی ہین
یہہ ساری ہندو ایسی ہی رہی ہین

شعار انکا جبانت ہی جبن ہی
ہمیشہ مار کہانا انکا گن ہے

یہان بس صادق آئی وہ روایت
جو ہی مشہور بنیی کے حکایت

حکایتِ بقال شجاعت کردار با سرہنگی بر اسپ سوار

سوار اکدن کہین ہو کر سپاہی
ہوا تہا جانب مقصود راہی

تو گی رستی مین گہوڑی نی شرارت
یہہ جیسی ہوتی ہی گہوڑون کی عادت

کہین وہان ایک لالہ جی کہڑی ہتی
تماشا دور ہی سی دیکہتے تہے

سپاہی پر جو اونکو رحم آیا ۞ تو اپنا ماجرا اوسکو سنایا ۞
نہی وہ کچھہ فقط اپنے حکایت نصیحت تھی پئ اہل درایت
وہ تھی اپنی حکایت کی حکایت سپاہی کو نصیحت کی نصیحت
شنو شاحب سپاہی بھائی کی شون دُہائی رام کی مین سچ کہون ہون
تم اک بدیا تواب مہاری بھی مانو جونا مانو تو شاحب آپ جانو
اسی دہندا مین مہاری عمر بیتے کہ گہوڑا لالاتی نے عمر بیتے
شناجی پر لکہا بہائی کی شون ہم کبہی گہوڑا اسی ناہکی تلے دہم
سپاہی نی کہا کہیے مہاراج کہ ہم بھی سیکہہ لین تمسے مہاراج
تو لالاجی بہت خوش ہو کے بولی شپاہی جی شنو یا بات مین سے
کہ راکہو یا کی دو نو کان پر دہیان گہڑی تم جون ہی تم کیہو یا کی دو کان
تو ہتون ہے کود گہوڑا اسی الگ ہو جو کودی پہاندی تو پاسی الگ ہو
پہر ابہی کود کی شاری کا شارا ۞ گہڑی دو ایک مین ہو جیون ڈسیلا
سپاہی سنتی ہے غصے مین آئی تو لالاجی کی دو کوڑہی لگائے
کیا پہر اپنے گہوڑی کو بھی مہمیز وہ گہوڑا بھی وہاں سے اوڑ گیا تیز
بدن سیلاتی لالاجی رہے وہان مگا کلجگ ہے سچ ہے میرے بھگوان

اندرمن

دروغ و کذب و بہتان سر بسر ہے کہ اوسکا معجزہ شق القمر ہے
غلط ہے ماجرا شق القمر کا ۞ سراسر لغو ہے اور بے سروپا
اگر احمد سے ہوتی یہ کرامت تو کرتے ہر جگہہ اوسکی روایت

اندرمن

گہن ہوتا ہے جب دم آسمان پر
تعجب ہے کہ ہو کارِ نمایان
نہون واقف یہودی و نصارا
نہ کیون ہو دلکو یہہ سنکر کا وٹ
کہان تک دو نمین اس تقریر کو طول

تو ہوتا ہے عیان سارے جہان میں
نہو واقف کوئی غیر از مسلمان
نہو یہہ رمز سب پر آشکارا ٭
کہ ہے حضرات کے یہہ کل بناوٹ
تو دیکہہ الطبال کو ہوتا کہ معقول

تیغ زن

وہ ہی شق القمر اظہر من الشمس
خبر کیا تجکو اے بطّالِ کذّاب
ابی او جہوٹی معبودون کے بندی
دروغِ بی فروغ آخر کہان تک
یہہ دیکہہ اب کہل گئے تیری حقیقت
جو حق بہی جانتی ہین اہل کینہ
جو ہم شق القمر کے ہو ئین قائل
ہوا یہہ شقّ اوّل سے ہویدا ٭
عصوبت ہے دلیلِ شقّ ثانے
کہان ڈہونڈا ہی پہر اپنا ٹہکانا
شقوقِ اعتراض ای معترض یہان
کہ بس ابطال کا باعث یہی ہے
کہ گو یہہ سب جہان کو ہو مسلم

کَاَنَّ المؤمنین رَاَوہُ بِالْاَمس
اری او مُغویِ جہال کذّاب
ذلیل و ناتوان بندون کی بندے
بنامِ شیر دوغ آخر کہان تک
عیان باطل ہے باطل کے حقیقت
تو اس ہیبت سی شق ہوتا ہے سینہ
شقاقِ اہلِ مذہب ہوئی حاصل
کہ بے عقلے ہے امرِ حق کا اخفا
تعصب ہے خدا کی بہی نمانے
جو اِن دو ٹکڑی باتون کو نمانا
کہی دیتی ہین تیری منہ سے خود ہان
خفا اعجازِ حق سی میرا جی ہے
تعصب ہے نمانین گے مگر ہم

تو ہو سکتا ہے تو کب مُبطلِ حق | مَطِی چرخ پہ ہے محملِ حق
حسد سے تجکو وہ رنج و قلق ہے | کہ تیرا سینہ شق ہے رنگ فق ہے
ابہی جو غمسے تیرا سینہ پہٹ جائی | تو کیا شق القمر کے حقمین شک آئی
کہان وہ پاک دامن شاقِّ ماہ | کہان ای تیرہ دل تو دست کوتاہ
تری بات اور دامانِ محمدؐ | کہان تو اور کہان شانِ محمدؐ
اگر خورشید سے ہو ذرہ مُنکر | ضرر خورشید کو پہر کیا ہی آخر
جو استدلال تو کرتا ہے جاہل | وہ دیکہہ اب کسطرح ہوتی ہین باطل
اگر تیری کتابون سی ہم اثبات | کرین شق القمر کو بی منافات
تو کہہ ہو جائیگا پہر تو مسلمان | ہوئی جیسے بہت ہندو مسلمان
اگر ہوتی حیا اور عقل و انصاف | سمجہتا تو ہماری نقل و انصاف
مگر جو کچہہ ہے تو معلوم ہے بس | کہ تیری کفر کے اک وہم ہی بس

ثبوتِ شق القمر معجزۂ جنابِ رسالتؐ از فصل موچهدرم مہابہارت

بنے تم بوالعجب بچھیا کے باوا | تعجب ہے جو کرتی ہو یہہ دعوا

اندرمن

تعجب ہے کہ ہو کارِ نمایان | نہو واقف کوئی غیر از مسلمان

تیغ زن

یہہ دیکھہ اس نے تو مین ہندو بہی واقف | مہابہارت سی ہی کچھہ تو بہی وقت

تو انکھین کہول دیمین وُ بجھہ گیا ہی	کہ بالتصریح یہہ لکہا ہوا ہے
جہانمین ایکوقت ایسا ہوا تہا	کہ شقِ ماہ تابان گر گیا تہا
گرا تہا چاند کا حصہ مقرر	مگر پہر مِل گیا وہ اُسمین جاکر
پر اسمین ہندؤنکا قول یہ ہی	کہ شقِ ماہ بسوامتر سی ہے
ہوا باطل ترا انکار بالکل	کہ تو جو یہہ مچاتا ہے بہت غُل

اندرمن

غلط ہے ماجرا شق القمر کا	سراسر لغو ہے اور بی سرو پا

تیغ زن

غلط ہے ماجرا تیری بیان کا	تری باتین ہین لغو اور بی سرو پا
ترا فن لغو گفتاری ہے بالکل	ترا شیوہ غلط کاری ہے بالکل
یہہ استدلال تیرا ای مخبل ہے	کہ اپنی کذب سی تو مستدل ہے
جہان کچھہ تیری دعوی کا بیان ہے	دلیل اوسکی فقط کذبِ زبان ہی
ہوا شق القمر ہر طور ثابت	ہوا تو بہی وجودِ شی سی ساکت
نزاع اسمین نہ اب باقی رہا کچھہ	مگر ہان یہہ تو باقی رہگیا کچھہ
کہ تہا وہ معجزاتِ مصطفے سے	ہوا تہا یا کہ بسوا کی دعا سے
تو لازم ہی ابہی ہوکر فراہم	دلیلین لائین حسبِ مدعا ہم
مگر ہوئین تواتر سے وہ اخبار	کہ ہو جن سی ثبوت اعجاز مختار
ہوا شق القمر قرآن سے ثابت	کلام اللہ عالی شان سی ثابت

بدیہی امر ہے جسکا تواتر — ہمین ہے جس تواتر سی تفاخر
کہ کوئی لائی تو ایسا کہین سے — کہ ہمسر ہوئی قرانِ مبین سے
ذرا تو شکلِ انشق القمر دیکھہ — کہ ہے وہ فارقِ ہر خیر و شر دیکھہ
یہہ وہ مسلول سیفِ قولِ حق ہے — کہ ہر باطل کا اس سے سینہ شق ہے
جو کافر ہے قیامت کا ہے منکر — وہی یہان اس بدایت کا ہی منکر
اگر تفسیرِ آیت ہوئے مطلوب — تو ہر تفسیر مین مذکور ہے خوب
ذرا تو دیکھہ ہے کیسا بیان وہ — مگر احمق کہان تو اور کہان وہ
کہان شانِ کتاب اللہ غفار — کہان بقال اک دلالِ بازار
اگر مطلوب ہین اخبارِ صادق — اسی تصدیق کے آثارِ صادق
تو اول سن بخاری کی روایت — بخارِ کفر کو ہے جس سے وحشت
مگر تیرا بخار اوترے تو کیونکر — یہہ مدت کا بخار اوترے تو کیونکر
اگر تجکو ندامت سی عرق آئی — بخارِ کفر تیرا بھی اوتر جائے
مسلسل یون حدیث اوسنی بیان کے — سند کی سلسبیل ایسے روان کے
کہ ہی ہیرے حدیث اوسکی یہہ سند — جو عبد اللہ ہین ابن محمد
وہ عبد اللہ کہتی ہین کہ یونس — خبر دیتی ہین ہمکو خیر الناس
تو پھر یونس یہہ کہتے ہین کہ شیبان — خبر دیتی ہین ہمکو جبر دی شان
یہ شیبان کہتی ہین عالی درایت — کہ ہی مجکو قتادہ سی روایت
قتادہ کہتی ہین مجکو انس سے — روایت ہے بڑی صافی نفس سے
انس کہتے ہین صدق و راستی سی — کہ اہلِ مکہ سایل ہوتے نبی سی
کہ اعجاز اونکو دکھلائین محمد — کوئی راز اونکو دکھلائین محمدؐ

وانشق القمر
ابن اسمعیل

دکھایا

دکھایا پھر محمد مصطفےٰ نے
یہہ اونکو معجزہ شق القمر کا ؛
بخاری اس حدیثِ مصطفےٰ کو
اسیکے نقل ہین یعنے بطور
مسلسل ہین جو اسنادِ بخاری
اگر لکھون رواۃ ہر روایت
نمونہ کو کفایت بس یہی ہے
بخاری سی جو تب پڑھتی ہی تجکو
اوسمین دیکھہ لے تفصیلِ احوال
کہ وہ تیری لیے طعن سنان ہے
کہ وہ ہوا ور تری اوسپر نظر ہو
جو دیکھی تو تری آنکھین کہان ہین
ابو علیٰ بھی خبر دیتی ہین یہہ سم
طریقِ اونکے روایت کے ہین خمسہ
وہ لاتی ہین اسی سچی خبر کو
طریقِ بعض سی یہہ بہی عیان ہے
کہ جب کفار مکہ نے یہہ دیکھا
تو کہتی تہی وہ کذاب و غلط گو
مگر تہا بعض کا اقرار یہہ بہی
اگر جادو ہی یہہ افسانہ ہوتا

حبیبِ کبریا خیر الوری نے
اشارہ جب ہوا خیر البشر کا ؛
مُصَدَّق اوسی کرتی ہین دیکھو
مسلسل چار ہین اسناد وہان اور
حیاتِ صدق کی نہرین ہین جاری
تو تجکو طول کے ہوگی شکایت
مفصل جو بیان اب ہو چکی ہے
تو سوط اللہ تیری پاس اگر ہو
مگر کب دیکھتا ہے تو بدافعال
تجہے یارائی سوط اللہ کہان ہے
تری تسکین اوسکو دیکھکر ہو
وہ تیری فہم کی باتین کہان ہین
کہ جو ہین ترمذی مشہورِ عالم
حواسِ خمسہ پائین جن سی رتبہ
رسولُ اللہ سی شق القمر کو
وہ یعنی ترمذی سی جو بیان ہے
کہ ظاہر معجزہ ہے مصطفےٰ کا
محمدؐ نے کیا ہمپر یہہ جادو
نہین جادو یہہ ہے امرِ حقیقی
تو ہر یک کو اثر اسکا نہو تا ؛

اسی حقیقتِ شق القمر مین
حدیثِ مسلم عالی درایت
اگر مبسوط لکھون اونکی اسناد
محدث اور یہی ساری نکوکار
صحیح اسناد ہین سبکی اسطور
تواتر سی جہان آئین یہہ اخبار
ہوا شق القمر جب مصطفے سی
تو اہلِ ہند نی دیکھا اوسیدم
یہہ تاریخ فرشتہ مین لکھا ہی
بہت اغیار نے دیکھا ہے اوسکو
عداوت سی چھپا جائین تو کیا ہی
اغیار اور کفار
یہہ اعجازِ نبی ضرب المثل ہے
کیا اب جسطرح اثبات ہمنے
ثبوت اسکا تواتر سی کیا یہان
کہ یہہ شق القمر امرِ خدا سے
بھلا ایسی سند لائی تو کوئی
بس اب ہندو بہی جبتک اپنی اسناد
کہ ہم لائی ہین اسناد اپنی جسطور
تو دعوی نسبتِ شق القمر کا
دلیل انکی فقط قولِ زبان ہی

اسی حقیقتِ خیر البشر مین
طریقِ سیزدہ سی ہی روایت
تو تجکو طول سے ہوئیگی فریاد
صحیح اسناد سی لاتی ہین اخبار
نہین انکار ہو سکتا کسی طور
وہان پہر کسکو ہے یاراے انکار
رسول اللہ ختم الانبیا سے
ہوا وہ مہر سان مشہورِ عالم
بہت اقوال سی ثابت ہوا ہی
بہت کفار نے دیکھا ہے اوسکو
وہ کچھہ باتین بنا جائین تو کیا ہی
ابہی تجکو تعجب کا خلل ہے
حدیثین لکھین اور آیات ہمنی
بہت دادِ ثبوت اسمین دیا یہان
ہوا بی شبہ و بیشک مصطفے سی
مقابل مین فری آئی تو کوئی
تواتر سی نلائین مثلِ نقاد
نلائین گے اگر ہندو بہی اسطور
رہیگا سو ہی بسوا ستر جہوٹا
نام عام ہندو
دروغ و کذب جسکا ہمعنان ہی

مسلسل لائیے ایسی روایت — کہ بسوا متر ہو جسکے نہایت
نلاوگی تو یہہ ہے شرطِ انصاف — کہ فرمانا مسلمانون پی الطاف
ذرا پہر دین انکا مان لینا — یہہ اپنا دین جہوٹا جان لینا
کہان سنے لائینگے یہہ امرِ عالی — کہ انکا دین ہی اس غم سی خالی
کہان ان ظالمومنین بوی انصاف — کہان سنگین دلومنین خوی الطاف
یہہ نقادِ زر و سیم و گہر ہین — نہ نقادِ نقودِ خیر و شر ہین
یہان جو کچہہ ہی بالکل بے سندہی — سراسر ہر تقائل بی سند ہے
حیاتِ دنیوی ہی دین انکا — ثباتِ دنیوی ہے دین انکا
جو انکا دین ہی لہو و لعب ہی — سند جو انکی ہے وہ مضطرب ہی
بس انکا دین ہی زین و تفاخر — یہہ جاہ و مال دنیا کا تکاثر
سمجہتے ہین یہہ اولاد اپنی بنیاد — بنی ہی انکی دل کی آس اولاد

اندرمن

تعجب ہے کہ ہو کاہے نمایان — نہو واقف کوئی غیر از مسلمان

تیغ زن

بہت کچہہ سن چکی ہو ابں عجب پر — تعجب مٹ گیا ہوئیگا اکثر
ذرا اب سنیے ہماری بہی تعجب — بیان کرتی ہین ہم جو بی تعصب
جواب اونکی ابہی بہجواو جلدی — کہ ہر دم ہی افزون حیرت ہماری

تعجب اول ؁

تعجب ہے تمہاری کشن جس رات — رہے تھے گوپیوں مین محوِ لذات
ہوا اوس رات کو شش ماہ کا طول — جواب اسکا ذرا دیجے تو معقول
منجم تھے ہزاروں ہند مین جب — کہ تھی ہر دم مطیعِ کشن وہ سب
تعجب ہے کسو نے کچھہ نلکھا — تو ظاہر ہے کہ یہ قصہ ہے جہوٹا
جو آئی ایسی شب آشوبِ عالم — تو رہتا اوسکا غل تا حشر ہر دم
ضرورت طولِ شب کے اونکو کیا تھی — اونہین حلت زنا کی بر ملا تھی
اونہین کیا تھی لباسِ شب کے حاجت — وہ تھی دنمین کھلی خود وقفِ شہوت
جو لی بہاگی تھی کپڑی ننگیوں کی — بڑی عاشق تھی ننگی گوپیون کے
مگر کچھہ یہہ تو کہہ سکتے ہو تم ہان (نہانیون کے) — زنانِ برج برجِ عیش تھین وہان
تو برجِ عیش مین کچھہ بہی نہ دیکھا (جواب مین) — کہ نکلا مہر تابان یا نہ نکلا
ہوئی ایسی مئی لذت سی اندہی — بنے شب کوری شہوت سی اندہے
نظر آیا نہ کچھہ بہی تا بشش ماہ — رہی مشغولِ لذت کشن ذی جاہ
عجب اندہیر عصیان سی ہوا تہا — کہ دن بہی رات گویا بن گیا تہا
یہہ قصہ دیکھہ اپنے بہاگوت مین — کہ کیا کچھہ ہے کنہیا کی صفت مین

تعجب دوم

تعجب ہے کہ تیری جم نے یکبار — کیا ترکِ ہلاکِ خلقِ جاندار
وہ یعنی مارنی سی تہک گیا تہا — جہانمین جو کہ جانین مارتا تہا
مرا کوئی نہ مدت تک جو جاندار — ہوئی اوسنی زمین از بس گرانبار
جہان دیکھو وہین انسان انسان — جہان دیکھو وہین حیوان حیوان

ذرا تو دیکھہ اپنا سورۂ روم | خدا کا منہ تجھے ہوویگا معلوم

تیغ زن

یہہ الفاظ اور یہہ اسلوبیٔ نظم
عجب تقدیم اور تاخیر الفاظ
کہ ہر دم قید ہای نطق ہین وہ
تو اک بنا ہے (زنجیر ۱۲) وہوتی بند صورت (الفاظ ۱۲)
ہنین یہان فرصت اصلاح اصلا
کہ کیا کچھہ ہین ترے اشعار پر عیب
بڑا کذاب ہے تو ای ہیولا
خدا کو جانتی ہین سب مجسم
خبر ہوتی کچھہ اپنے بید (ہندو ۱۲) کی ہے
یہہ اپنے بید کا اشلوک دیکھو
کہ وہ خود دیکھتا سب کے طرف ہے
اوسی اشلوک مین لکھا ہوا ہے
جو اوڑتی ہین پرندی راتدن مین
یہہ اندرا اور ہیان جو بچہ رہی ہین
ہمیشہ ہین اوسی دریا کے پیاسی

تمہین پر ختم ہے ہر خوبیٔ نظم
مسلسل ہے عجب زنجیر الفاظ
سبہی تعقید ہای نطق ہین وہ
تجہے اور بندش مضمون سے نسبت
وگرنہ ہم دکہا دیتے تماشا
کلام و بندش و گفتار پر عیب
یہہ بیشک ہندؤنکا ہے مقولا
خدا کو کہتے ہین ہمشکل عالم
تو کیون کرتا تو ایسی یاوہ گوئی
چبہوتا ہو نمین جسکے نوک دیکھو
اور اوسنے منہ کیا سب کے طرف ہے
کہ اوسکی ہات بہی ہین جو خدا ہے
اوسیکا زور بازو ہے یہہ اگنین
اوسی دریا کی پانی سی بنی ہین
یہہ نسبت رکہتے ہین گویا خدا سے

روایت اسرا اینکہد حجر بید معتبر ہنود دیدکید

۵
پنج ضعف بصر
اور کیون علی القیاس
وغیرہ ۱۲ ۵
ہر بیان اشلوک ۱۲

بہت سر ہین اور آنکہین ہے بہت ہین
وہ انگشتے بلندی پر جو ول ہے

اور آنکہین اوسکی باطن کی بہت ہین
وہ اوسمین ہے مقیم اور متصل ہے

عبارت مار سکل اینکہہ تجر بید

وہ خود کہتا ہے بیدِ بے ثمر مین
یہہ تو اشکال اپنے بید کا دیکہہ
کہ کتنی صورتین اوسکے لیے ہین
یہہ بیدِ بے ثمر مین جابجا ہے
ہوئی ہین اوسکے دم سی بید پیدا

مری ہین دس ہزار اور پانچ شکلین
معاذ اللہ اشکال خدا دیکہہ
جو نسبت کرتی اوس بی کیف سے ہین
کہ جب اوس کبریائی دم لیا ہی
ہوئی ہین تب عدم سی بید پیدا

مخترعۂ ہنود برای خدا ۱۲

نرسنگہ اتر جاہی در اینکہہ اتہربن بیدمی نویسد و
تیغ زن انراہدیہ ہنود میفرلسید

کبہی جسمِ کثیف اوسکی لیے ہے
کثافت اوسکی ہے ہمشکلِ عالم
اگر وہ آمتا یہہ بات چاہے
تو اوسمین سی برآمد ہوئی عالم
وہ کر سکتا ہے یہہ بہی جب وہ چاہی
جلا ڈالی وہ اور مل ڈالی اوسکو
اگر اپنی تئین اوسکو کہلادی
وہ وہ نرسنگہ ہے جو آتما ہے

خدا ۱۲
عالم کو ۱۲

کبہی جسمِ لطیف اوسکی لیے ہے
لطافت اوسکی ہے بی کیف و بی کم
کہ سب عالم مری اندر سی نکلے
نظر مین سبکے ممتد ہوئی عالم
کہ کاروبار سے خود ہات کہینچے
اگر وہ چاہے تو کہا جای اوسکو
تو ہو سکتا ہے یہہ بہی آتما سے
کہ اوسکی پیٹ مین سارا جہان ہے

ممتد دراز ۱۲

مہر لکھولی

در کہٹوولی اپنکہد اتہربن بید است و این معتقد مصدق کفار برگزیدہ است

یہہ جو جیو آتما اور آتما ہین ٭
سکونت اوسکی ہے سوراخِ دلمین
مقید ہے وہ اعضا مین چہپا ہے
بہت ہین ایسی تصریحات اوسمین
کہ ثابت جنسے یہہ ہوتا ہے یہہم
اگر وہ بہر اُپنکہد سی لکہی جائین
تو کم سی کم ہزارا مین وہ توضیح
عبث تو جانتا ہے ہمکو باطل
اگر تو جانتا بیدون کی باتین
تری ذلّت ہوئی اب دیکہہ کیونکر
کوئی دیگر تری سب جسم پر داغ
یہہ پوچہی کیون جی بید بی ثمر سی
کہین جسمِ لطیف اوسمین بیان ہے
جو ہی قیدِ کثافت سی بیان جسم
پہر اوسپر قیدِ شکلِ کلِ عالم
یہی ہی ضربِ نعل اب تجہپہ سیری
جو مضمون تحفۃ الاسلام کا ہے
جہان ہین ایسی الفاظ و اشارات

یہہ دونون ایک ہی ہین کب جدا ہین
اقامت اوسکی ہے اس کاخ دلمین
مقید کون ہے خود آتما ہے ٭
بہت ہین ایسی توضیحات اوسمین
کہ ہے خلاقِ عالم خود مجسم
اگر ایک ایک وہ یہان پیش کیجائین
بیان ہی جنمین جسمِ حق کی تصریح
تو اپنے دین سی جاہل ہے غافل
نکرتا اسطرح اندہون کی باتین
تری جوتی لگی تیرے ہے سر پر
بنائی لائہ پر داغ کا باغ ٭
یہہ گذری اب تو جسمیت نظر سے
کہین جسمِ کثیف اوسمین بیان ہے
تاؤل ہو نہین سکتا یہان جسم
ہوئی سدِ رہِ تاویل محکم
کہان ہی آج وہ تحریر تیرے
کہ تو نی آپ ہی اوسمین لکہدیا ہے
کہ ثابت جنسے ہے جسمیت ذات

نہین اپنی حقیقت پر وہ محمول
خطا ہین سر بسر معنٔی الفاظ
یہہ کیا جو آ گیا یون شاستر مین
تو معنٔی حقیقی وہان خطا ہین
یہہ کیا قرآن مین آئین ایسی آیات
یہہ کیا جو ہین حدیثون مین یہہ مضمون
یہان شغل حقیقت کیون رواہی
یہان بہی خوض جسمیت خطا ہی
تماشا ہے جب اپنے بید سی تو
ثبوت پا ثبوت چشم مو لے
جو پاتا ہے تو یہہ کہتا ہے اونکو
تعجب ہے کہ جب یہہ چشم اعضا
کیا پہر کیون ثبوت جسم یزدان
معاذ اللہ تو یہ ہے کہ وہ شان
معاذ اللہ کہان اوتار منحوس
معاذ اللہ کہان اوتار بدکار
معاذ اللہ غلام نفس و شہوت
معاذ اللہ معاذ اللہ توبہ
جو اندر من کا مذہب اس نمط ہے
کہ اسکے قول سے یہہ لازم آیا

نہوا اونکے حقیقت مین تو مشغول
نہ کہہ مدنظر معنٔی الفاظ
سراپا کذب و ناشایستہ تر مین
مگر قرآن مین آئین تو روا ہین
تو معنٔی حقیقی کا ہے اثبات
تو معنٔی حقیقی سی ہین مقرون
دلیل اسکی ذرا کہیی تو کیا ہے
یہان بہی فکر کیفیت خطا ہے
ثبوت شکل و دیدار و ید و رو
زبانکا بہی ثبوت اوس سی ہے عید
ظہور اوتار کا بس انمین سمجہو
ہوئی ممنوع پہر حق تعالے
یہہ اعضا مین ظہور اوتار کا یہان
منزہ جسم و صورت سے ہی ہر آن
کہان لی کیف و کم وہ ذات قدوس
کہان ہمثیل وہ سبوح و قہار
نہین اعضا و جسم رب عزت
یہہ گستاخی ہے یا اللہ توبہ
تو اوتار ونکا ہونا بہی غلط ہے
کہ ہین اوتار اوس بیچون کے اعضا

وہاں ہے وہم بھی اعضا کا ممنوع	ہوئی اوتار بھی ممنوع و مدفوع
کہ ہے مستلزم ممنوع جو شی	تو خود ممنوع ہے باطل ہے وہ شی
عجب ہے تو کلام اللہ سنکر	ید اللہ اور وجہ اللہ سنکر
لقاء اللہ و عرش اللہ سنکر	وہ اوسکے کرسی ذی جاہ سنکر
دلیل جسم خدا ٹہیراتا ہے اونکو	حقیقت کی طرف لاتا ہے اونکو
سفاہت ہے حماقت ہے خطا ہے	جہالت ہے ضلالت ہے جفا ہے
مناظر ہو جو ایسا شخص وا ہے	وہان تشریح آیات الٰہی
عبث ہے بے محل ہے ناروا ہے	کہ وہ آیات کو کیا جانتا ہے
بیان ایسا یہ نااہل و بدگو	گلوئی خوک میں ہے سلک لولو
یعنی بیان آیات و علت گریبان ہم اوسکا ہات لیکر	لگاتی ہیں ابھی وہ ہول اوسکی منہ پر
کر اوس کافر کا جس سے منہ بہی پھر جائے	سبہے بار تکبر سر سی گر جائی

سیلی تیغ زن بر دہان اندرمن مفتری بر خدای ذو المنن

اپے سن تو بہی او سفلہ دون	ثنا مین اپنی تو کہتا ہے مین ہون

اندرمن

سخن سنج و سخن فہم و سخندان	سخن گو و سخن جو و سخن ران

تیغ زن

سخن کو تو نی کیا سمجہا مجسم	بٹون سے تو لتا ہے جسکو ہر دم

ذرا اپنی سخن رانی جتا دی — سخن کو پانو سی چلتا دکہادی
یہہ کہہ سکتا ہے تو کہہ اي خطاکار — سخن کا جسم ہے اور پانئی رفتار
کہان اوسوقت تہی یہہ عقل تیری — گئی برباد جس سے نقل تیری
سخن سنجی سخن رانی سے ناظم — سمجہتا تہا کہ جسم آتا ہے لازم
تو کیون لایا وہ ایسا ذکر اسمین — کہ تہی منظور بحثِ جسم جسمین
سخن اوناہی مخلوقِ خدا ہے — تحیر تجکو اسکے جسم کا ہے
کہ کیا لکہون سوالِ اہلِ حق پر — کہ لو یہہ ہی سخن محسوس و مبصر
پہر اوسپر ذاتِ حق مین ہی تکلم — ابی کیون عقل تیری ہوگئی گم
عجب کیا ہے اگر یہہ دہول کہا کر — ذرا آنکہین تری کہل جائین اندر
مگر کیونکر کہلین آنکہین کہ تم تو — بڑی ہی سورداس اب بنگئی ہو
کہ آنکہین بند ہین اور منہ کہلا ہے — دہانِ خوک ہی چرکین غذا ہے
اگر تم خوک ہونی سی خفا ہو — تو کیا معبود سی اپنی جدا ہو
جسے کہتے ہو تم سب خوک کی شکل — تبر ناخن ہین اور مُو خُوک کی شکل
معاذ اللہ یہہ ناپاک صورت — حلولِ کبریا کو اوس سی نسبت
اگر پہٹ جائین سب گردون بجا ہے — کہ منتی یہہ ہی تشبیہ خدا سے
زمین پہٹ کر لپٹ جای تو زیبا — کہ یہہ توہین اور وہ شانِ مولی
پہاڑون کو گرالے کیا عجب ہے — یہہ گستاخی ہے امر سہل کب ہے
جو میرا قول ہے مشکوک و متروک — تو اپنی بہاگوت کو دیکہہ اي خوک

روایت معتبرہ بہاگوت منظوم از منشی جگناتہہ موسوم

زمان

زمانِ پاستان مین جی بجی نام
دعائی برہمن سی دونون بی ریو
برادر سی جو تہا ظالم وہ ہرناچہہ
کیا دنیا مین اوسنے جور آغاز
زمین کو لی گیا سر پر اوٹہا کر
ہوئی بیتاب سب جاندار ارضی
لیا تب ذاتِ حق نی قالبِ خوک
ملایا خاک مین دیوِ لعین کو
زمین پر پہر گیا دنیا کو آباد

نگہبانِ جہان دو شخص ہتے عام
ہوئی پیدا جہان مین صورتِ دیو
زمانہ کا ہوا حاکم وہ ہرناچہہ
فرشتون پر کیا دستِ ستم باز
رساتل مین اوسی رکہا چورا کر
جنابِ پاک مین تب لکہی عرضی
تبر ناخن تہی مُوہتی صورتِ مُوک
اوٹہا کر دانت پر لائی زمین کو
ہوئی انسان و حیوان و ملک شاد

تیغ زن

اگر جیتا ہے یہہ ناظمِ خدایا
مسلمان اسکو کر یاربِ عزت
اگر یہہ مر گیا ہے کافر افسوس
دعائی مغفرت ممنوع ہے یہان
جو زندہ ہی خدا ایمان اوسی دے
یہہ مین کہتا نہین میرا کہا مان
عداوت مجکو ہے تو ہی مری ساتہہ

گر اسکو کفر سے نادم خدایا
ہماری کام آئی اسکے محنت
تو بس کس کام کا ہے یہان پہر افسوس
کہ رحمت کفر سی مدفوع ہے یہان
عیوبِ مین ہندو اوسنی کہو لے
جو تو ہندو ہی ہندو کا کہا مان
مگر محبوب ہے تیرا جگنا تہہ

اندرمن

حدیث پاک مین جو کچھہ لکہا ہے
کہ اک شب سالمین آتے ہے پُر نور
فرود آتا ہے چرخِ دنیوی پر
کیا ہے عالمون نے صاف اثبات
بالحاقِ برات اوس شب کا ہے نام
لگا مابعدِ شب لفظِ برات اب
مگر یہہ شرط ہے دہی کسر شب کو
مین لکھہ سکتا تہا ظاہر نام اوسکا
اگرچہ شب برات ہوتا ہے موزون
نہین مین معترض کی طرح نادان

سوا اوسکا اسطرح پر مدعا ہے
اوسی شب شاہدِ جلوہ گرِ طور
جہان کی سیر کرتا ہے سراسر
کہ وہ شب نیمہ پر ہوین شعبان کی ہے اتنا
کہ ہے معروف اور مشہورِ انام
صریحا نام ظاہر اوسکا ہو تب
نہ لا اسمین لیس و پیش یکسر ہو
مگر اس بحر مین موزون نہین تہا
ولی فکِ اضافت سے ہے دل خون
جو لائیون شعر مین بی وجہ نقصان

تیغ زن

جواب مسئلہ تو ہو چکا ہے
کہ لکھو نمین ذرا نقصان اشعار
یہہ کیا بکتا ہے پر نقصان تو شعر
تنِ ہر شعر ہے یون جان سے خالی
ترا ہر شعر ناموزون سراپا
کشاکش ہا ہی ہر بندش تو دیکھو
عجب ہے آپکا موزون سخن ہے
فرود آتا کو تو کہتا اوترتا

مگر یہان مجکو اب مقصود کیا ہے
دکہادون کچھہ تو کسرِ شان اشعار
یہہ کیا کہتا ہے بی ایمان تو شعر
کہ جیسا تو ہی خود ایمان سے خالی
کہ ناموزون ہے تو ایسی وون سراپا
ذرا الفاظ کی کاوش تو دیکھو
کہ آدہا زاغ ہے آدہا زغن ہے
تو غار نقص مین کیون گر گیا مرتا

شبِ شعبان لکھدیتا اگر تو	تو کافی تھا کہ ہے مشہور ہرسو
اگر تو باندھتا ای غرقِ طغیان	شبِ بُرّ و براتِ اہلِ ایمان
اگر منظوم ہوتا تجھسے ای خام	شبِ خیر و براتِ اہلِ اسلام
نہوتا تجھکو فکرِ شفتِ اشعار	نہوتا تجھپہ مثلِ بارِ کہسار
نگرتا کاہِ جان پر کوہِ جانکاہ	نہوتا تجھکو یہہ اندوہِ جانکاہ
دو حرفی لفظ لفظِ بر ہے دیکھو	سہ حرفی خیر خود ظاہر ہی دیکھو
ہوئی انسی تری اشعار منسوخ	وہ یعنی ایکدو اور چار منسوخ
یہہ دونون لفظ یہان کیا کچھہ قرین تھے	مگر وہ تیری قسمت کے نہین تھی
کہان ہی کافرون مین بر و تقوی	کہان ہی اہلِ شر مین خیرِ عقبی
جو کافر صاحبِ بر ہو تو کیونکر	قرینِ خیر کافر ہو تو کیونکر
بچا فکِ اضافت سی تو بیشک	مگر یہان ہوگیا تو آپ منفک
عیوبِ شعرِ برکت ہے نظر یہان	وگرنہ تجھکو ہوجاتی خبر یہان
کہ ہمنا ہوئی تہانی تیری اشعار	چھپاتا تو اگر ہوتا حیادار

اندر من

صحاحِ ستہ اپنے دیکھہ نادان	حدیثین اوسمین لکھی ہین اس عنوان
حشر کا روز جب ہوگا نمایان	خدا آئیگا پیشِ اہلِ ایمان

تیغ زن

یہان بھی ہی وہ بحثِ جسم مقصود	بہت کچھہ ہوچکا یہہ قول مردود

مگر ہان یہان بہی سن کچہہ عیب اشعار — سراسر جو غلط ہین ای غلط کار
گرایا علینِ عنوان تو نی احمق — سخن سنجی نگی یہان تو نی احمق
تری ہر امر کا عنوان غلط ہے — تو بالکل امر تیرا ہان غلط ہے
حشر جو حشر کو یہان تو نی باندہا — یہہ تحریک اسکی ای احمق ہے بیجا
کہان ہی حشر پر ایمان تیرا — صحیح آتا تو کیونکر نام اوسکا
وہی تو شاعرِ ہندوستان ہے — وہی تو ہی کہ سحبانِ زمان ہے
ای احمق گئی کیون عقل تیرے — کہ رسوائی ہے تیری نقل تیری

اندر من

ہے گویا ابن حنبل اسطرح پر — کہ موٹا جسم ہے اوسکا سراسر
یہہ بارِ جسم ہے سنگین و محکم — کہ چرّاتا ہے سب عرشِ معظم

تیغ زن

ہمیشہ مفتری کذاب ہتا تو — مگر یہان افترا خود بن گیا تو
اری شیطان یہہ بہتان باندہے — کہان ہی اوس روایت مین یہہ مرقوم
کہ جسم دفر ہی ثابت ہو جس سے — یہہ شان اللہ کی ثابت ہو جس سے
جو تجہیر گیر و دارہ اہلِ دین ہے — کتابون سی تری لکہتی ہین ہر شے
یہہ کیا باعث کہ تو لکہتا ہے گمنام — تو ثابت ہی کہ تو جہوٹا ہے ای خام
مگر یہان تجکو شاید ہو گیا سہو — مٹا دیتا ہون اکدم مین ترا سہو
سبب کیا ہے کہ تو بنیا ہے بہولا — جو تو نی منہ سخن سنجی مین کہولا

ارادہ بات کا توبی کیا کچھہ ؛ تو بہولی پن سی مُنہ پر آگیا کچھہ

خدا تیرا جو ایسا ہے وہ ہی لِنگ کہ جسکا جسم موٹا ہے وہ ہی لِنگ

درازی دیکھہ اوسکی کسقدر ہے کہ برمہا بشن[لہ] کے جسکو خبر ہے ؛

ہزارون سال تک دونون نے ناپا مگر کچھہ انتہا اوسکا نپایا ؛

بہلا جسکے درازی اتنی ہوگی تو اوسکی فربہی بہی کتنی ہوگی

پہری تو گرد اوسکی فربہی کے تو تیری عمر تک طی ہو نہ تجھسے

نظر کر تو ہی اوسکی فربہی کو کہ تا تسکین ہوئی تیری جی کو (فربہی لنگ ١٢)

ذرا یہہ پوچھہ گوری جی کی جی سی کہ کیا گذری ہی اوسکی فربہی سی

خدا تیرا ہی موٹی جسم کا ہے ہمرا اللہ بے چون وچرا ہے (جلشانہ جل جلالہ ١٢)

اندر من

تعجب ہے برہنہ دیکھکر ساق ہنو وین آدمی صورت کی مشتاق

عجب ہے رکن دولت ہو نمایان رہی گنجینۂ مقصود پنہان ؛

برہنہ ساق دیکھین گے جو انسان تعجب ہے ہنون صحبت کی خواہان

برہنہ دیکھکر ران نفس سرکش بیاد جائی پنہان ہو مشوش

مگر مولی زن پردہ نشین ہے سراپا شرم سے وہ شرمگین ہے

جبین کو شرم سی رکہتے ہی مستور مگر ہے ساق دکہلانی مین مشہور

تیغ زن

یہہ تو جو ذات بیچون پر ہے طاعن علیک اللعنۃ من کل لاعن

لہ کہ ساری عمر دونون
طالب جانتی کی
ہے اور انتہا علا
آخر کار اوسکی نہ پاوین
خدا نہ پایا ١٢

ذرا تو شرم کر اے بیحیا تو
تری معبود ہین کہون دیو یان ہین
کہ سنتی ہین جو نی جب کشن جی کی
وہ ہین تیرے خدا کی آشنا ئین
تری معبودہ سیتا زوجہ رام
بنا تہا جسکا راون عاشق فرج
ترا معبود جب وہ رام ٹہیرا
تری معبودہ ہر راجا کی رانی
کہ جو راجا ہے وہ تیرا خدا ہے
تری معبودہ وہ سارستی ہے
کہ جو مدت سی تہا نیبر کے نیچے
تری معبودہ ہے وہ لچھمی ہے
بنی ہین بشن جسکے بندۂ فرج
جو الا ہی تری تسکین دل ہے
نکلتے ہین براہِ فرج شعلے
بڑی بیرحم یہہ ہندو ہین ظالم
کہ ہوئی جس سے کچہہ دیبی کو راحت
گئو ماتا ہے معبودہ ہے تیری
اور اوسپر حیرت ہے ستی ہین بچہیا کی باوا
تری معبود ہین جمنا اور گنگا ❊

کہ ہندو ہو گی یہہ یکتا ہے کیا تو
تری معبودین ساری گوپیان ہین
نتہی تاب اونمین ہے ضبطِ منی کی
تو سب وہ بن گئین تیرے خدا ئین
روان تہا جسمین ہر دم موجہ رام
اڈرا کر لی گیا وہ سارقِ فرج
تو معبودہ ہوگی کیونکہ سیتا بہی
کہ سب کرتی تہی جلنے کا مرانی
تو جو روا وسکی اوس سے کب جدا ہے
کہ جو معشوقہ اپنے باپ کی ہے
پڑی رہتی ہے اپنی فرج کہولے
بنے ہے سیم وزر جو مال زادی
غلامِ شہوت و دیوانۂ فرج
کہ جسکے نارِ شہوت مشتعل ہے
کہ ہے کوئی جو یہہ آتش بجہا دے
کہ کیون کرتی نہین لنگ اوسمین قایم
بجہے کچہہ اونکے معبودہ کی شہوت
کہ کہولی پہرتی ہے جو فرج ہنج
ہمیشہ اوس سی جنوا لی ہین بچہیا
پڑین ہین چیت کیا ہی ستر ننگا

کہ جسکے جیمین آئی پار اوتری
چڑہے سو بار یا سو بار اوتری

ہتھین لاکھون اوتر جاتی ہو اسمین
خبر کیا ہے شکم مین یا کہ کس مین

عبادت خانہ تیرا فرج زن ہے
کہ جب پکرتی ہو جسمین رکہہ کے اک تی

تری معبود گوری کے جلہری ہے
کہ جو مدخولۂ شب ہتی جلہری

یہہ ہر بتخانہ مین ہے جسکی تصویر
نہین یہہ وہ تو پہر ہے کسکے تصویر

مری ابتک نہ گوری جی کی شہوت
وہ گو خود مر گئین اور گذری مدت

غضب ہی تیز ہے شہوت کی آتش
ابہی باقی ہی کس مدت کی آتش

کہ ہر بتخانہ مین کہولی پڑی ہین
کہڑی ہر دم اوسمین لنگ جی ہین

نہو کیونکر جوالاجی کو حسرت
نبہڑکے کیونکی اونکے نار شہوت

مری گوری جی لوٹین ادن بعین
جوالاجی رہین محروم و محزون

نکلکر ڈہونڈتا ہے شعلۂ فرج
کہ مل جائی کہین ہی چارۂ فرج

جو وہ شعلہ بہڑکتا لنگ تک آئی
تو گوری جی سی اوسکو چہین بیجائی

کہ جل جیے مری لوٹی ہیت مین
رہیگا کام اب تمسے بہت دن

مگر ہندو بڑے بیدرد سب ہین
کہ اوسکو روک لیتے ہی وہ ہین

وہ طرف تیر مین لیتی ہین اوسکو
تبرک کی طرح دیتی ہین اوسکو

نکیونکر پائین ہندو اوس سے لذت
کہ پیتی ہین وہ آپ جوش شہوت

جو معبودین تری لکہو نہین کسیر
تو لکہی جائین یہان دفتر کے دفتر

نمونہ کے لیے کافی یہی ہین
سمجھہ لینے کو دانا آپ ہی ہین

جو ہوئی اتنی قبائی نکا بندہ
گرہی تانیث کا مولا یہ خندہ

ستم ہے بیحیائی ہے غضب ہے
مگر واللہ کیا ہے حلم رب ہے

کہ اب بہی نعمتین دیتا ہے تجکو
مگر نابود خود ظاہر ہے دنیا
ذرا اس حلمِ رب کا بندہ کر دہیان
مگر کب تجہپہ یہہ لطفِ خدا ہے
یہہ ہندو اتنی قحباؤن کی بندے
یہہ مولی کی حیا سی کیون نہ گہبرائین
کہ اوس بیچون کو غیرت ہے حیا ہے
وہ حی لا یموت از بس حیے ہے
جمال اوسکا جلال اور کبریا مین
حجاب اوہی جو قدرِ غیر مقسوم
خفے الذات محسوس العطا ہے
جو مستحیے ہے وہ بیکیف و بی عیب
خدا والی ہین سب ایمان والے
حیا دین مسلمانی مین ہی بس
حیا بالکل نصیب مومنین ہے
ہنوگی کسطرح تم اوسکی بندے
کہ معبودین تمہاری زانیہ ہین
تعامل ہے تمہارا بے حیائی
حیاسی عابد و معبود دونون ؛
جو معبودات ہوئین بیحیائین ؛

کہ ہر کچہہ راحتِ دنیا ہے تجکو
اگرچہ جنتِ کافر ہے دنیا
عجب کیا تو بہی ہوجائی مسلمان
جو تو ناری مقدر ہو چکا ہے ؛
نکیونکر بیحیا انجا مین گندے
حیا ہین کبریا سی کیون نہ گہبرائین
غیور اوسکی صفت ہے پر بلا ہے
حیا اوسکی تعقل سے بڑی ہے
نہان ہی آئی کب چشمِ ورا مین
تو عالم جل کے سب ہو جائے معدوم
ہمین کافی یہی علمِ خدا ہے
ہم اوسپر رکہتے ہین ایمان بالغیب
حیا والی ہین سب ایمان والے
حیا اس شانِ ایمانی مین ہے بس
کسی کافر کا یہان حصہ نہین ہے
کہ تم ہو زانیات اور کسکے بندے
بنائی فحش کے سب بانیہ ہین
تحمل ہے تمہارا بے حیائی
بری ہو تم یہان موجود دونون
تو عابد کیون حیا کے پاس جائین

تمہاری مرد و زن سب بیحیا ہین / تو یہہ بیجا نہین ہین سب بجا ہین
زنا ہے انکے معبودات کی شان / زنا کیونکر نہوئی انکا ایمان ؛
سعادات انکے اعمالِ زنا ہین / مقامات انکے احوالِ زنا ہین
جو بے اندیشہ ہین یہہ منزلین طے / زنا گویا کہ ایا نے عمل ہے
مہیا اتنے اسبابِ زنا ہین / کہ ہندو ساری غرقابِ زنا ہین
جہان یہہ تیرہ دل کرتی ہین تیرت / یہہ رکھتے ہین و تیرہ بی بصیرت
کہ سب ہین پاس ناپس اور تن برہنہ / نہاتی ہین یہہ مرد و زن برہنہ
اگر کپڑا ہی ہے تو اتنا باریک / نظر آتی ہے بالکل جائی تاریک
ہوا یہان نام تیرت رست آخر / کہ انکی تیرگی کرتا ہے ظاہر
ہمیشہ ہر بیانِ شہوت انگیز / ہمیشہ داستانِ شہوت انگیز
سنا کرتے ہین ملکر مرد و زن یہہ / تو پھر کیونکر نہون پُر مکر و فن یہہ
تو پھر کیونکر نہوئی تیز شہوت / نہو کیونکر بلا انگیز شہوت
دل اونکے مبتلا کیونکر نہوجائین / وہ مشتاقِ زنا کیونکر نہوجائین
کبھی سنتین ہین قصہ بشن جی کا / اور اونکی نازنین اوس پیچھی کا
کہ تہی وہ اسطرح ہم بسترِ بشن / ہوئی تسکینِ قلبِ مضطرِ بشن
کبھی سنتین ہین قصہ کشن جی کا / اور اونکی گوپیون سی دل لگی کا
کہ شوہر والیان وہ تہین ہزارون / ہمیشہ طالبِ تسکین ہزارون
ابہی وہ ایک سی ہین غرقِ دمِ آغوش / کہڑی ہی منتظر ایک اور خاموش
کہ کب ہوتی ہے اسکے جائی خالی / یہہ جائی وصل مجکو پائی خالی
ہزارون اسطرح نوبت بہ نوبت / وہ تہین جلوت مین لذت گیرِ عیلت

اہلیا کا جب کہیے سنتین مین قصہ ۔ کہ ملتا ہے وہان شہوت کا حصہ

کہ اندر نے کیا جو گھر گیے اندر ۔ وہ جب پکڑی گیے اندر کے اندر

کہتا مین یون کہی سنتین مین ہے یو ۔ بلند اتنا ہوا لنگ مہادیو

کہ جای خاص مین گوری جی رکھکر ۔ سوار اوسپر گئین آپ آسمان پر

کہین سنتین مین پدڑے کہتا مین ۔ کہ ہی کتنی عجب ناز و ادا مین

وہ کرتی تہی بہت مردونکو خوشدل ۔ کہیے یون پاک فرزند اوسی حاصل

کہین سنگر زن ارجن کا احوال ۔ کہ پانچون پانڈون سی تہی وہ پنجال

تصور سی جو آتا ہے مرا یاد ۔ حواس خمسہ ہو جاتی مین برباد

ہم تجہانون مین لنگ اور جلہری ۔ ہمیشہ دیکہتین ہین عورتین بہی

پجاری سی کوئی کرتی ہی خلوت ۔ تو اونکو دیکہہ دیکہہ آتی ہی حسرت

عبادت انکی ہے گانا بجانا ۔ وہ شہوت خیز ہر دم راگ گانا

کہ سنگر جو زن ہوتین ہین شیدا ۔ اور اونکو دور ہی لذت ہے پیدا

وہ سنتی سنتی ہو جاتین ہین بیتاب ۔ تو ہوتا ہی غم اخراج زہر آب

پہر اوسپر پردہ داری ہی نہین ہے ۔ زن ہندو کو دیکھو ہر کہین ہے

پہر اوسپر خوف شوہر ہی نہین کچھ ۔ کہ قدرت اوسپہ شوہر کی نہین کچھ

کہ دیدی ڈالی طلاق اوس فاحشہ کو ۔ طلاق آئی کہان سی تا کہ دی فو

کہ اس سی پاک ہی انکی شریعت ۔ یہہ دین انکا ہی شہوت اور لذت

ہزارون ہولیون مین جو کہکر سانگ ۔ ہوئی یون آتش شہوت مین جو انگ

کہ ہر ہر مرد پر مائل ہین بی حد ۔ نہین کرتین بدلہ لامس کو وہ رد

پکڑ لیتا ہے یعنے جو کوئی ہات ۔ اوسیکے ساتھ مین وہ محو لذات

اگرچہ گوری گوری ہین وہ شتا
ہزارون فحش کے سامان ہین اور
کفایت مین ہے یہہ بسر نمونہ
کہان دل ایک وہ بہی عورتو نکا
پہر اوسپر بیحیائی کے یہہ سامان
کہان اک قفل چہوٹا سا دل انکا
نکیونکر ہے دہڑک کہل جاے وہ دل
بہلا قابو مین کیونکر آے وہ دل
جو ہر کچہہ حسب خواہش پاے وہ دل
الٰہی اگ مین جل جاے وہ دل
زنا سی کس لیے گہبراے وہ دل
تو اندر من کا بس یہہ ماجرا ہے
یہہ مین سب ننگیان اسکی نظر مین
جو دلمین ہے وہ آتا ہے زبان پر
اسی پر جبکہ اوسنے دہیان باندہا
معاذ اللہ اوسپر یہہ تصور
ہماری بات سچ یہہ بالیقین ہے
تصور کو نہین وہان دخل بالکل
یہہ گویا جو یہان تونی کیا ذکر
چلو اے تیغ زن اب رہ گیا کیا

مگر کب چہوڑتین ہین کالی سرکا
وہ یہان ایک ایک لکہی جائین کسطور
کہ ہین یہہ بہی تو آخر گونہ گونہ
خزانہ شہوتو نکا لذتون کا ؛
اور اونکی دلربائی کے یہہ سامان
کلید اوسکے لیے لاکہون مہیا
کسو سی کس لیے شرماے وہ دل
جو جاے راتدن ہرجائی وہ دل
تو زخم صبر کیونکر کہاے وہ دل
گناہون سے نکیون پچہتاے وہ دل
جو ہر معبود کو یون پاے وہ دل
کہ ساق اور رانین (یعنے رانیہ یابی) انکے دیکہتا ہی
نظر سی گہس گئین (یعنے ہندیون کی ال) دلمین جگر مین
وہی ہر بار لاتا ہے زبان پر ؛
خدا پر بہی یہی بہتان باندہا ؛
اری کافر خدا سے یہہ تمسخر ؛
جو آئی دہیان مین وہ وہ نہین ہے
شکستہ ہے وہان (خدا) پائی تعقل
کیا اپنے ہے معبودات کا ذکر ؛
سر اندر تو تمنے کاٹ ڈالا ؛

اگر وہ کچھہ تڑپتا رہگیا ہے ؛
غزل بہی یعنے ایک اوسکو سنادو
مزید بیحیائی کا بیان تہا

لگا دو تیغ اور اک دیر کیا ہے
یہہ اوسکو مرنی دم پانی پلادو
غزل ہی مستزاد اب یہان ہے زیبا

غزل مستزاد تفریح ہبنیاد ؛

گو بچا کشن سی متہرا مین جو بدنام ہوئی ؛ ہو کی مشغول زنا
نیکنام اس سی وہ آرام دل سیام ہوئی — کہ دہرم اونکا لیا
گو ہوئی سی جو رہی برج مین مصروف طرب — ہوئی شمشاہ کی شب
زخمی خار وہ ایک ایک گل اندام ہوئی — خار و گل کب ہین جدا
زن ارجن بترقی جو اس خمسہ ؛ — ہوئی عالی رتبہ
جاذب روغن خمسہ جو دل آرام ہوئی ؛ — ہین قوی اس سے قوا
لنگ ہرجای جلہر مین جو استادہ گیا — کچھہ بہی آتی ہی حیا
کہ تراشی ہوئی پتہر کے یہہ دشنام ہوئی — وہ لگی کسکو بہلا
وہ لگی اونکو جو درشن کیلیے وہان آئین — تو بہت للچائین
اس سے اونکو بہی زنا کی طمع خام ہوئی ؛ — رہنما پختہ ملا ؛
دیکہی برہمانی جو گوری کی خمائی انگشت — تو گرا نطفہ پشت ؛
غیرت فرج بنان بت گلفام ہوئی — یہہ اثر جسنے کیا
مدتون جین سی ستیا رہی ادہکے فراق — گو رہی اوسکی تلاش
کیون اوسی لحظہ نہ اوس رام کی وہ رام ہوئی — جبکو کہتی ہو خدا
گفتگو کر تو سکین سارے یہہ ہندو ملکر — نہ فقط تو اندر

بارہ

سچ ہی جو ہمنی کہا بات تہمت کی یہان کونسی ارقام ہوئی
تھی حلیم آپ تو کسپر یہہ ہوا جوشِ غضب کون ہی دشمنِ آپ
کس سے ہے عزمِ غزا (جنگ) تیغ زن کسکے لیے تیز یہہ صمصام (تلوار) ہوئی

اندرمن

نہین ہرگز کسے نے یہہ کہا ہے
کہ ذاتِ خالقِ عالم خلا ہے

تیغ زن

تمہاری عارفون نے یہہ لکہا ہے
کہ ذاتِ خالقِ عالم خلا ہے
اُنہی مضمون پیدا تا ہے احمق
کہ جسمین وہ خلا (یعنے جوف) کو کہتے ہین حق (یعنے خدا)

اندرمن

کہان یہہ ہندوان کا مسئلہ ہے
کہ سُورج عینِ ذاتِ کبریا ہے
سمجھہ بیدِ مقدس مین ہے لستویلہ
خدا کی حکم مین ہین ماہ و خورشید

تیغ زن

چھپاتا ہے عبث تو کفر اپنا
کہ روشن ہے ترا سُورج کو جپنا
خدا شرمائی تجکو دو جہان مین
کہ کیا کچھہ جھوٹ ہے تیری بیانمین
ذرا تو شرم کر اے سفلۂ دون
کہ بیدون کی اُپنکہد کا یہہ مضمون
عیان ہی مہرِ تابان کی صفت مین
نہ اوس بیچون و سبحان کی صفت مین

اینک مینو لسیم دست تیری اُپنکہد است وان شکنندہ سرِ گردن ممتد است

سب اوس سے طالب آب بقا ہین | سب اوس سے سائل نور وضیا ہین
کری جو اسطرح سے مدح خورشید | تو اوس مداح کی حاصل ہو امید
کہ ای خورشید تو اتنا بڑا ہے | کہ یہان کوتاہ ہر فکر رسا ہے
تو وہ بیشکل و بی صورت ہے ای نور | کہ حس ظاہر و باطن سی ہے دور
تجھے خوف عذاب اصلا نہین ہے | تمنای ثواب اصلا نہین ہے
منزہ یعنے ان دونون سی ہی تو | تری اوصاف روشن ہین یہ ہر سو
نہین ممکن ترا تقسیم ہونا | کہ ہے تقسیم بے تعظیم ہونا
ثنا ہے بنا صفت ای مہر تیری | نہین ممکن صفت ای مہر تیرے
بہت ہی صاف ہے شفاف ہے تو | کہ ہر روشن سے روشن صاف ہے تو
نکیون ہو شان تیری سب سے والا | کہ تو سب لذتون کا لینے والا
ڈرانا اور ہیبت ناک ہونا | ہہیب ساکنان خاک ہونا
یہہ ہین تیری صفات ای مہر تابان | کہ یون ممدوح تو ہے مہر تابان
تو ہی عین مسرت ہای دل ہے | تو ہی عین سرور ای مشتعل ہے

انتہی مضمون اُنگہد باعث انتباہ مرتد

ہوا اظہر من الشمس اس بیان سے | خطاب اسمین ہے مہر آسمان سے
پرستش مہر کی ہی نام اسکا | جبھی تم کہتے ہو سورج کی پوجا
بدیہی امر ہے مخفے نہین ہے | کہ ہندو عابد خور ہر کہین ہے
ہمیشہ کرتے ہین ڈنڈوت اوسکو | نہین کرتے کبھی یہہ فوت اوسکو
بڑا ہی دیوتا ہے انکا سورج | معاذ اللہ خدا ہے انکا سورج

اگر مطلوب ہے کچھ اور تفصیل — تو سوط القدس ہے اوسکی جاے تحصیل
تری ابیدون نے وصف خود وہ گایا — کہ ذات کبریا اوسکو بنایا
مگر بتلاتے کیا معبود سورج — کہ خود ہو جائیگا نابود سورج
خدا اسکی ڈرسی وہ خود کانپتا ہے — خدا بن بیٹھے اوسکی اصل کیا ہے
ہمیشہ سجدہ کرتا ہے خدا کو — اوسیکی اون سی پھر تا ہی ویکھو
مگر ہندو خدا اسکو بنا کر — ہوئی کافر ہوئی کافر مقرر

اندرس

غلط کہتا ہے یہ سب ہے ای غلط کو — کوئی مانی کوئی پوجے کسیکو
کہان رکھتے ہین یہہ توفیق ہندو — کہ پوجین غیر خالق ہر کسیکو

تیغ زن

غلط گو نے غلط ٹھیرائی یہ بات — تو نفی الشی ہی حاصل ہے اثبات
ہوا ثابت اب اس سے بس یہہ دیکھو — کہ ہندو پوجتے ہین ہر کسیکو
سراپا آرزو ہے دوسرا شعر — یہہ کہتا دو بدو ہے دوسرا شعر
کہان رکھتے ہین یہہ توفیق ہندو — کہ چھوڑین غیر حق سی یکسر موہ
کہ یہہ اپنا خدا اوسکو نہ سمجھین — نیہہ چاہین جان و دل ہی اور نہ نین
بہت مخلوق کو معبود سمجھا — جو آیا جی مین وہ معبود سمجھا
جہانتک بیچ سکا پوجا اونہون نے — جہانتک بس چلا پوجا اونہون نے
مگر سدیکا سمدیٹا کیونکہ مارین — یہہ ہر شی پر سر اپنا کیونکہ مارین

مضمون صحیح ... حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ... موجود ہے ۱۲

که آخر تهک گئے سر گهستے گهستے — نہو جا ہو سکی ہر شی کی بلا سے
تو حسرت ہے کہ توفیق اوربہی ہو — تو پوجین غیر خالق ہر کسیکو
جو باقی رہ گئی ہے خلق دنیا — بنائین اوسکو بہی معبود اپنا
جو باقی رہ گئی ہین وو جہانمین — اونہین ہے جی سی مانین ویسی پوجین
ہمیشہ لعنت حق ہوئی اونپر — خدا جنکا بنے مخلوق یکسر

اندرمن

تو مجہسے پوچہہ ابراہیم کا حال — کہ ہے یہہ قول اوسکی حال پر دال

تیغ زن

خلیل اللہ علیہ السلام تہے جدم مخاطب — بسوی ماہ وخورشید وکوکب
وہ تہا مد نظر الزام کفار — معاذ اللہ وہ خود ہوتی غلط کار
وہ تہے کفار پر تغلیب حجت — وہ تہے کفار پر تبکیت وذلت
وہ بہر سرزنش تہی اونکی اقوال — کہ ملزم ہوئین سرزنش کفار بد افعال
طلوع انجم وشمس وقمر کو — ہمیشہ دیکہتے تہے آنکہہ سی وو
غروب انکا ہمیشہ دیکہتی تہے — مگر ممکن نہین یہہ ظن بہی گذری وہ
کہ ابراہیم علیہ السلام سے ایسا ہوا ہو — اونہون نی انکو اپنا رب کہا ہو
ہوئی کفار سے جدم مناظر — پے الزام جان خصم کا فرض
کلام ایسا ہوا ہان اوسکی ظاہر — بحسب رسم وآداب مناظر
کچہہ اوسپر اعتقاد اونکا نہین تہا — وہ حسب اعتقاد خصم دین تہا

مناظر کہتے ہین الزام اسکو
پہر آخر ہوگئے سب بات کافر
نہین کچہہ جای طعن اے بیخبر یہان
جو تجکو فہم ہے ای بیحیا کچہہ
کہ ہے اسمیہ منفیہ یہہ جملہ
تو بس منطوقِ جملہ یہان یہی ہی
خلیل اللہ سے یہہ نفیِ اشراک
ثبوتی امر لیے اور مستمر ہے
مگر تجکو جو اتنا فہم ہوتا
ہوا جو ہر مناظر سی تو مبہوت
ترا ناپاک منہ ناپاک ہندو
کہان تو بندہٴ خنزیر ناپاک
جوابِ معترض تو دی چکی ہم
بڑی عالم ہتی بسوامتر و گوتم
بڑی بہارِدواج اُتقہ مین انکے
بڑی عارف ہتی ان لوگونکی ورِت
بہت ہین اور بہی ایسے رکہیشر
یہہ ہندو رکہتے ہین ایسا عقیدہ
کہ حکمت آفرین ہند ہتے وہ
یہہ حیرت ہی کہ تہی وہ کیسی عارف

مگر کیا جانی تو ای خام اسکو
نہ کہنے پائی منہ سے بات کافر
کہ تو ہر دا ب ہی ہے بیخبر یہان
سمجہہ معنے لفظ ما انا کچہہ
دوام شی ثبات شی ہمیشہ
کہ شرک اوسی ہمیشہ منتفی ہے
نہین ہے امرِ حادث کو جو شک
پئے اہلِ معانی مشتہر ہے
توکیون پہر تو مطیع وہم ہوتا
بڑا بنیا ہی نکلا اوت کی اوت
ہوا گستاخِ شانِ انبیا تو
کہان وہ عزو شانِ انبیا پاک
مگر اب معترض اوسپر ہوی ہم
لشسٹ اور کاگ بہتی مشہورِ عالم
بہت بہاری سمجہہ کی بوجہ سی ہتی
رکہیشر ہتی بڑی ہی اہلِ نسبت
کہ اہلِ معرفت ہتی سب وہ بیشر
کہ تہی وہ ساری ایسی برگزیدہ
ملوکِ عارفینِ ہند تہی وہ
نہو نگے جہان مین ایسی عارف

یعنی فن مناظرہ مین
جواب الزامی اسکو کہتے ہین
کہ بنای خصم پر جواب
بنا کیا جاوے اور کہی ۱۲ منہ
قال اللہ تعالیٰ ناقلا عن قولہ
ابراہیم علیہ السلام وما انا
من المشرکین ۱۲ منہ
یعنی قواعد علم معانی میں
جملہ اسمیہ ثبوت اور استمرار
پر دلیل ہے ہی فافہم
ان کنت من ذوی الافہام ۱۲

یہہ کیسا علم و حکمت تہا اونہون کا — یہی ہی کام ایسے عارفون کا
کہ تہا سب کا عقیدہ مثل کافر — یہہ دیکھو بید سی ہوتا ہے ظاہر

در اتہرن بید آگہی اینکہ بار ز اعتقادات ایشان خبر میدہد و این بید
اگرچہ مدام پی ثمر ست الا اکنون عجیب ثمر می دہد

یہان لٹ یہہ اعتقاد انکا بیان ہے — کوئی کہتا ہے رب یہہ آسمان ہی
کسیکا اعتقاد اسپر جما ہے — کہ بس پروردگار اپنا خلا ہے
کسیکے رب یہان ہر روشنی ہے — کسیکے رب یہہ تاریکی بنی ہی
کسیکا ہو رہا ہے یہہ عقیدہ — کہ رب ہے برق اور ہم آفریدہ
کوئی کہتا ہے میرا رب ہے خورشید — دو عالم مین مرا مطلب ہے خورشید
کہا ہے اسطرح درپت نی بیاک ہے — کہ مین میری خدا اجرام افلاک
عناصر کو ہی رب کہتا ہے درپت — بنائی مین خدا نوبت بہ نوبت
کہ جو ہین آب و خاک و آتش و باد — بناتا ہی خدا اپنے وہ ناشادہ
جواب اسکا ہمین جلد ہی دیجیے — وگرنہ ہمسے اب یہہ بات لیجیے
سمجھنا بات کے معنے و اسرار — لَمَاتَ الکافرُ فلیسدُ خلل النار
الہے تو ڈوب مر گنگا مین جاکر — کہ جل پرواہ مین ہو غمسے جان بر
کہان اب منہ دکہائیگا یہان تو — ہوا برباد بالکل دین ہندو

اندرمت

محی الدین جو ہے تیرا بڑا پیر | فصوص اپنے مین یون کرتا ہے تحریر

تیغ زن

بہت ایک نکر بیعقل ہندو | رموزِ شیخ اکبر سمجھے کیا تو

کہاں وہ شان اسرارِ اکابر | کہاں تو سخت احمق وہ بھی کافر

کہاں منہ تیرا اور منصورؒ کے دار | کہاں تو اور کہاں اسرارِ ابرار

ہمیشہ شرک تیری زندگی ہے | خبر کیا تجکو پھر توحید کی ہے

ہم اسمین تجسے احمق سی غبی سے | کرین کچھہ گفتگو یہان کسکے جی سی

جو ہو موجِ سخن کو یہان تلاطم | تو ہوش اور فہم تیری ہوئین سب گم

اگر ہوتے وششٹ اور رامچندر | وہ کرتی گفتگو کچھہ ہمسے اکثر

تو ہم بھی انبساطِ دلسی وسدم | سناتی مسئلے کی شرح پیہم

مگر یہہ گفتگو احمق تیری سات | بہت مذموم ہی اور عیب کے بات

یہان جو بات تیری فرات سی ہے | فقط اتنی ضرورت کی سبب ہے

کہ لکھی تو نی نظمِ ہجوِ اسلام | جواب اوسکا ہو آخر کچھہ تو ارقام

یہہ تو جو اولیائے کبریا پر | ہمیشہ طعنہ زن ہوتا ہے ای خر

کہ وہ وحدت مین کہدیتی ہین کیا کچھہ | یہہ ژٔدر کو بھی وعظ اپنا سنا کچھہ

کہ کیا کیا کچھہ ہے ژٔدر کی بھی گفتار | نصیحت تیری ہے اوسکو سزاوار

تو خود لکھتا ہے اقوال اوسکی سطور | میانِ تحفۃ الاسلام کر غور

کہ ابتر ہین یہ مذکور سب و دوال | ہر چہ تیغ زن منظوم کرد مبسوط است

فرشتے آئی اوس اوتار کے پاس
ہو کل ہے فنا کا جو کہ خناس

فرشتون نی جو پوچھا کون ہو تم
کیا ڈر ڈر کے اونشی یون تکلم

جو کوئی دوسرا ہو تو کہون مین
تو پہر اب کیا کہون مین کون ہون نہین

ہمیشہ تہا مین اور مین ہون ہمیشہ
مین وہ شی ہون رہونگا یون ہمیشہ

نہین ہے دوسرا کوئی کہ تا مین
جتاتا ہون یہہ کہ ہون اوس سے جدا مین

کہ یہہ وہ دوسرا ہے اور یہہ مین ہون
یہہ وہ مجہسی جدا ہے اور یہہ مین ہون

ہمیشہ باطنون کا ہون مین باطن
ہمیشہ ہر جہت مین ہون نہین ساکن

یہان جو کچہہ کہین ہے وہ ہے مین ہون
یہان جو کچہہ نہین ہے وہ بہی مین ہون

برم بہی مین ہون اور برہما بہی مین ہون
سبب مین ہون مسبب تا بہی مین ہون

جو مشرق مین عیان ہی وہ بہی مین ہون
جو مغرب مین نہان ہی وہ بہی مین ہون

یہان جو کچہہ جنوبی ہی وہ مین ہون
یہان جو کچہہ شمالی ہی وہ مین ہون

سدا جو چیز نجی ہے وہ مین ہون
جو نام مرد و زن ہے وہ مین ہون

یہہ یعنی جو ہی مرد و زن کی صورت
وہ مین ہی مرد ہون اور مین ہے عورت

مین وہ ہون آپ ہے گا تیری ہون
مین وہ ہنو آپ ہی کچہہ اور بہی ہون

تیغ زن

خدا کا آفریدہ یہہ بشر ہے
مگر دیکہو تو کیا ہے فتنہ گر ہے

کہ اوّل خود خدا بنتا ہے گمراہ
بنا پہر جو ہر اشیا ہے گمراہ

وہ ہر شی بنکی خود ہی مدعی یون
جو عالم مین ہمیشہ ہے وہ مین ہون

بنا وہ آپ عین ذات باری ؛
بنائی عین حق مخلوق ساری

یہان وہ صادق آئی تیری اشعار
کہ بنجائین مرے سنگ فلاخن

تو گویا اس لیے ہتی تیری اشعار
پڑین تجہپر ہے سر سی تا بناخن

سنگہای فلاخن تیغ زن یعنی اشعار اندر من اُن پہر کوئی ہاتہ نہین برن

وہی ہی گاو میش و خر ہی و خنزیر
کبہی وہ رنگل ہے اور کوزہ کبہی ہے
ہے جیسے موج و دریا ایک ہی ذات
مداد اور حرف ہین جسطرح یکسان
ہوئی اس امر سی ظاہر یہی بات
تغایر اور تبدیلات عالم

وہی ہی مار و مور و گرگ و نخچیر
مداد و حرف ہی کا ہی وہی ہے
گل و کوزہ ہین جیسے ایک ہے بات
اسی صورت ہے خلق او ذات یزدان
ہوئی منسوب حق سی کل خرافات
عجب کیا ہے کہ ذات حق سی ہین اصنام

تیغ زن

خدا ہرگز نہ رنگ ہے نہ اشیا
جو تیری بید مین ہین یہہ خرافات
ذرا تو اپنے زخمون کی خبر لے
اور اپنی انکہیان اس سے جہلا کر
کہ اہل دین کو تینے کیون ستایا
ہوا تو اتشک و اون کی صورت

وہ جہوٹا ہے وہ جہوٹا ہے وہ جہوٹا
تو طاعن اہل دین پر کیون ہے بد ذات
یہہ ہمسے شاخ بید بے ثمر لے
کف افسوس تو ہر دم ملا کر
جو یہہ اونکی سنان کا زخم کہایا
یہہ آئی انکہیان جہلنے کی نوبت

اندر من

غلات ضال کا سن اب تو احوال — مین لکھتا ہون مفصل نہ باجمال

کہ وہ قایل ہین متعدد خدا کے — وہ ہین مشغول چندین کبریا کے

جو کچھ ہے تحفۂ اثنا مین تحریر — سناتا ہون اب اوسکی تجکو تقریر

تو اوس نسخہ کو کر اب ریش تلے ریس — غلات ضال کے فرقہ ہین جو بیس

ہر ایک کا مختلف باہم بیان ہے — تخالف قول مین اونکے عیان ہے

تیغ زن

مقرر تجکو اندھے پن کا دکھ ہے — اگرچہ نام تیرا نین سکھ ہے

جو مادر زاد تھا تو دل کا اندھا — تیری آنکھین بھی اندھی ہوگئین کیا

ابی اندھی ندیکھا تونی انکو — غلات اور ضالین کہتی ہین کنکو

یہہ لفظ اولین ہے جمع غالی — کہ جو دم بھر نہین طغیان سے خالی

جو ہی گمراہ دین سی ضال وہ ہی (یعنے غلات، اہل طغیان) — زبون احوال بد افعال وہ ہے

پئے رد اونکو تحفہ مین کیا نقل — مگر تجکو سمجھنے کے کہان عقل

کہ یہہ شیعہ غلات اور ضالین ہین — جو اصلا راہ حق پر خود نہین ہین

ندیکھا تنے رد کو واہ صاحب — کہ فرماتی ہین کیا کچھ شاہ صاحب (مولانا عبد العزیز)

فقط دیکھی جماعت اپنی ہمجنس (تحفہ مین) — کہ خود ہے راغب ہمجنس ہر جنس

ہوا ہمپر تمہارا یہہ بھی احسان — غلات اور ضال لکھا اونکو خود بیان

کہ لفظ و کتابت مین خیانت — نکی اصلا امانت مین خیانت

ہوی اس سے سب استدلال مردود — تمہاری سب کے سب اقوال مردود

عقیدہ ان غلات و ضالین کا — نہین حجت ہے اہل دین پہ اصلا

اگر معلوم ہوتا تجکو یہہ حال	تو بعد از مدح لکہتا اونکے اقوال
مگر غالب ہے رہتے پہر مسلمان	نہوتا تجکو کچہہ جز یاس و حرمان

اندرمن

ہو اب اس رمز پنہان سے ہی ماہر	یہہ قرآن اور حدیثون سے ہے ظاہر
کہ انسان کو حق ہے ازماتا	ہے اپنے امتحان مین سبکو لاتا
ہوا اس بات سی یہہ صاف لایح	نہین مخلوق کا حال اوسپہ واضح

تیغ زن

قیاس ذات باری اپنے اوپر	یہہ ہی لعنت شعاری اپنی اوپر
کہان وہ پاک و بیچون و چگون ذات	کہان تیرے یہہ ناپاک و زبون ذات
کہان وہ علم و حکمت تجکو کافر	کہ قرآن و خبر سی تو ہو ماہر
خبر کیا تجکو قرآن و خبر سے	نہین واقف تو بیدینی شر سی
جہان تو بید سی ہوتا ہی گمراہ	تجہے وہان بہی ہمین کرتی ہین اگاہ
مگر کیا کچہہ ہے تو احسان فراموش	نہین رہتا ہم اوستاد و نسی خاموش
مقرر ہین مسلمان تیرے اوستاد	یہہ جنسے تو نی کچہہ کر لیا یاد
کیا یہہ حق شاگردی ادا خوب	کیا اونکے خدا پر طعن کیا خوب
خدا پر کیا کوئی کافر ہے طاعن	وہ اپنی جان پر ہے آپ لاعن
یہہ سن تو ہمسے اسرار امتحان کے	دہوئین اوڑتی ہین اب تیرے بیان کے
نہین لغو یہ ہے شان امتحانے	یقینے امر تا ہوئین عیانے

کہین ہے امتحان کی ایسی صورت | کہ ہوئی مدعی پر ختم حجت
کہین اعلام حجت غیر پر ہے | کہین اتمام حجت غیر پر ہے
(خبر دینا)
ہوئی یون ممتحن ذاتِ مکلّف | کہ تا کھل جائین حالاتِ مکلّف
(بصیغہ مفعول) (انسان)
نہین ایسا خدا کا آزمانا | کہ جیسا ہے تمہارا آزمانا
کہ وہ ہوتا ہے بے علمی کی باعث | یقین و علم ہوتا اوس سے حادث
(پیدا)
حدوثِ علم سے ہے کبریا پاک | یہہ کیا اوس سی گمان ہے تیرا ناپاک
یہی ثابت ہی قرآن و خبر سے | جو گذرا (الہ) امتحان تیری نظر سے
نہ آیا اس سی علمِ غیب مین نقص | نہ آیا خالقِ بی عیب مین نقص
وہ دائم عیب و نقصان سی بری ہے | اوسی ہر وہم و ظن سی ہی برتر ہے
(یعنے وہم و ظن مخلوق سے)
وہ دائم عالمِ غیب و عیان ہے | پر اس حکمت کو اوسکا امتحان ہے
کہ ہو انسان سی اظہارِ حالات | عیان ہو جائین کاروبارِ حالات
ہزارون حکمتین اسمین نہان ہین | مگر انسان کی وہ آنکھین کہان ہین
کہ دیکھی جنسے وہ اسرارِ حکمت | بنے دانا ہی کاروبارِ حکمت
بس اب اہی معترض مین معترض ہون | جواب سکا تو دی مجکو بہی ایدون
کہ کہتا ہے وہ انتر جامے ایسا | جسے تم کہتے ہو کشن و کنہیا
(غیب دان) (کمینہ)
جسی تم جانتے ہو عالم الغیب | خدا جسکو بنایا تمنے بے ریب
وہی خود امتحان کرتا ہے دیکھو | وہ قصہ امتحان کا مجھسے سن لو
کہ کہتا ہے تمہارا کشن اس طور | کسی ہمراز سے تو بہی تو کر غور

(یعنے بیان امتحان ہماری تحقیق مین ہو جو تیری نظر سے غائب گذرتا ہے)

وانست آیت قولِ کرشن باکسی منقول از سکندِ دہم مت سری بہاگوت معتبر

اگر تم یہہ کہو کیون جی کنہیا ۞ ہمین بن مین اکیلا تمنے چہوڑا
سنو اس بات کا باعث یہی ہے ۞ تمہاری یہہ پریکہا ہمنے لی ہے

آمد محمد عابر ای تفہیم اتقیا

یہہ ہتی یعنی محبت آزمائے ۞ کہ جو لفظ پریکہا سے جتائے
پریکہا کہتے ہین خاص امتحان کو ۞ سمجہتے تم تو خود ہو اس زبان کو
یہہ ہے جسنے زبان اور جن ہو تم لوگ ۞ خبیث ظاہر و باطن ہو تم لوگ
تری تقریر سی ای سخت نادان ۞ نہ با وہ غیب دان یکلخت نادان
ہوئی سب غیب دانی اوسکی برہم ۞ نہین اس زخم کا اب کچہہ بہی مرہم
اولٹ ماری یہہ ہمنی اسطرح سے ۞ صفات کشن مین اشعار تیری
کہ تو بہی دیکہکر رویگا خناس ۞ کہ مجہسے کیون ہوئی ہتی ایسی کلو اس
پڑہی تیرے خدا پہ تیری ہی قول ۞ پڑی شیطان تجہی پر تیرے لاحول
ہوا اس بات سی یہہ صاف ظاہر ۞ نہین مخلوق سی کچہہ کشن باہر
اسی سی اوسنے اوسکو آزمایا ۞ کہ بن مین حال کچہہ کہل جائے اوسکا
نہین وہ واقف حال خلایق ۞ تو ہی مصروف تحقیق حقایق
ہوا ثابت کہ وہ بالکل ہے نادان ۞ نہین ظاہر کچہہ اوسپر حال یاران
جو ایسا جاہل و نادان ہی کشن ۞ تو کالانعام ہے حیوان ہے کشن
مناسب ہے کہ سب اوتار ملکر ۞ بٹہائین اور کو اوسکے جگہہ پر
وہ لگ کر گو یون سی تہک گیا ہے ۞ خدائی سی بہت پچہتا رہا ہے
اب اوسکا ہو گیا ہی مغز خالی ۞ زنانی سب منی اوسکے نکالی

فقط اوسکی منی اوسکی ہستی ہہی
ہوئی ساری فنا وہ جب زنا مین
ہوئی ڈہیلی کنہیا لال صاحب
اگر برمہا کو بہلا ئین تو اچہا
کہ شہوت مین بڑی قدرت ہے اوسکو
نہین کچہہ عیب اسکا ہندؤن مین
جسے یہان اعجب المخلوق پایا
ہے انکا ہر خدا محتاج ان کا
یہہ دیکہو بن گئے اوتار مالک
خدا کو بہی معطل کر بٹہا یا
مگر وہ ہندؤن کا ہی خدا ہے
خدائے مسلمین سوفی سی ہی پاک
وہ علام الغیوب اور عالم سر
نہانی اور عیانی ہے ہر اک شی
وہ قادر ہے وہ قاہر ہے ملک ہے
جو ہین اوتار زانی بحر و بر مین
تو بس قادر خدائے مسلمین ہے
اگر کچہہ اور بہی سننا ہے منظور
مہابہارت مین ہے مذکور یہہ ہے
کہ جب ہات آگئی راون سے سیتا

جو باعث عیب نے انکی بنی ہہی
خدائی پہر کہان ایسے خدا مین
ہوئی سب غیب دانی اونکے غائب
رہیگا وہ مشکل گو ہیون کا
خدا انکا رہیگا کوئی دن وو
خدا ہہہ جسکو جی چاہی بنائین
اوسی تخت خدائی پر بٹہا یا
کہ رکہتا ہے وہ تخت و تاج انکا
بنے راہ خدائی کی وہ سالک
کہ بحر شیر مین اوسکو سلایا
معطل ہوگی جو خود سو رہا ہے
معطل اسطرح ہوتی ہی ہی پاک
وہ ستار العیوب اور اوسپہ ظاہر
وہ دانا ہی تہہ تحت الثری ہے
کہ ہے مقہور و مملوک اوسکی ہر شی
اونہین پہنچائی وہ دم مین سقر مین
معطل ہر خدائی کا فرین ہے
تو قصہ رام کا ہوتا ہے مسطور
اگر مطلوب ہے اسناد اسکے
کیا تہا امتحان عصمت اوسکا

جو سیتا سی وہ ایسی بدگمان تھی	تو کیسے عیب دان پھر وہ کہان تھی
ہوئی وہ امتحان مین ایسی مضطر	نکالا اوسکو اپنے گھرسی باہر
ترا کہنا ہوا الزام تیرا	ہوا نادان (سیتا کو) بالکل رام تیرا
بیان کچھہ اور باب امتحان مین	اگر مطلوب ہے اس داستان مین
تو وہ بھی بیدسی ہوتا ہی مرقوم	کہ تجکو اعتبار اسکا ہوای شوم

دربیان اینکہ اتھربن بید مذکورست کہ آتش امتحان کردہ شد آن پاک نور را

یہہ نور پاک نے آتش سے پوچھا	بتا تو کون ہے اور کرتی ہے کیا
کہا تب آگ نے اوس نور سی یون	جلا دیتی ہون جو سبکو وہ مین ہون
کہا پھر نور نے یہہ گہاس کا ڈہیر	جلا جلد ایسے ای آتش نکر دیر
کہ تا قوت تری معلوم ہوجائی	ہمین شدت تری معلوم ہوجائی

نتیجہ بہیجہ (خوش کنندہ)

ہوا اس بیدسی یہ عیب ظاہر	خدا پر بھی نہین کچھہ غیب ظاہر
ہوا جب ممتحن آتش کا وہ نور	رہے اوس سے بہی سب اسرار مستور
لگایا عیب ذات کبریا مین	تو کیا شک رہ گیا اس افترا مین (یعنی بید کی افترا مین)
الہی حکم ہو باد سقر (دوزخ) کو	جلا دی ایسی بید بے ثمر کو

اندرمن

یہہ ثابت آپتو سے بگمان ہے	کہ خلق ظلم سی حق پر گران ہے

ہنین فاعل ہے ظلم و شر کا یزدان — کہ بانی او سکا ہے انسان و شیطان

تیغ زن

جواب اسکا مفصل ہو چکا ہے — عبث تحصیلِ حاصل جا بجا ہے

اندرمن

تو دیکھہ اب سورۂ انعام مردک — زمانہ کو لکھا فاعل ہے بیشک

تیغ زن

وہ کس آیت مین یہہ لکھا ہی مردک
کہین ہے فاعلِ ترکیبِ نحو سے
ہوا ہے معترض تو اہلِ دین پر
اسی پر تو پڑا بکتا ہے مغرور
جو سُن سُن کر ہماری نقض کامل
تو پہر انبساط اب یہہ غزل ہے

غلط بیشک ہے تیرا لفظِ بیشک
سمجہکر او سکو فعّالِ حقیقی
پڑین تہرا ابن ذہن اور ذہین پر
کہ پہنچا ہے مراچرچا بہت دور
ہوا ہی انقباضِ نفس حاصل
کہ فکرِ تیغ زن کا یہہ عمل ہے

غزل

حجت مین اہلِ دین پی تم غالب آ چکی
ایمان لائی یا تو جہنم مین جا چکے
حاجت نہین کچہہ آپکے میت کو غسل کے
اونگلی کا جسکے مول ہے برہما کی سب منی

جیتے ہو بیحیائی سی پر مات پا چکے
یہہ تیرے جی سی جب کہین جہگڑا اتر چکی
بیحیا کاموت مرتی ہوئی سب بلا چکے
گوری کی فرج دیکہیے کس مول جا چکے

سولا کہہ نقدِ خربزہ بھی قیمت ہے کم ہی کم
تم گائی کہاتی کیون نہین ہے عابدانِ گشن
رہتا ہی زوجِ دخترِ ہندو سہی بی نصیب
آتا ہے اوسکو حیض تعو دیتا ہے یہہ خبر
اوٹہتین مین چہاتیان تو خبر دیتیان ہین یہہ
کرتی ہین موئی فرج بہی کیا موشگافیان
اوٹہتا نہین ہے بیوہ ہندو کا پہر بیاہ
وہ راویانِ بید نقہ ہین جو بار بار
مہر شر لعیت انکا وہ سورج لکہی ہی بس
دنیا کو کیون نہ آئی ہنسی انکے دین پر
نارِ سقر کی اونکو مبارک ہو نیک فال
اور قعرِ زمہریر مبارک ہو اونکو یہے

اس سے بہی بڑہ کی چاہیے وہ دلربا چلے
خود وہ شراب پی چلے اور گائی کہا چلے
وہ دیوتا کے کام مین جبتک نہ آ چلے
لو آگ دیوتا ہی مرے یہان اوڑا چلے
گنذہرپ اسکی فرج سی لذت اوٹہا چلے
وہان یعنی ماہتاب بہی زور آزما چلے
سو بار گو وہ پیٹ زنا کے گرا چلے
ہولی مین اپنی آپ کو بہڑوا بنا چلے
چمکا ہی اس سے بید کہ وہان اسکو گا چلے
ہر بار جسکے سانگ نئی یہہ دکہا چلے
ہندو جو اپنی ہاتہ سی مردے جلا چلے
دریا مین جنکو آپ یہہ کافر بہا چلے

ای تیغ زن سر انکا ہو اور تیغ تیز ہو
کفار پند و وعظ سے ایمان لا چلے

اندرمن

بیان کرتا ہے جو قرآن و تفسیر
ہوا یون سورۂ مریم سے اظہر
بحسن دلفریب و طرز مرغوب
یکایک روبرو مریم کے آئے

خلاصہ اونکا اب ہوتا ہے تحریر
کہ روحِ ایزدی شکل بشر پر
بشکل حد موو قامتِ خوب
کہ تہی آمادہ بہر غسل ننگے

توجہ جانب جای نہان کے		ہوا ایکدم مین اندر اوسکی ہونگی

تیغ زن

جو روح ایزدی سی ہے یہ مقصود — کہ ہے مقصود آیت ذات معبود
تو کب ثابت ہے عینیت خدا سی — فارسلنا الیہا روحنا سے
کہ خود وہ روح اک مخلوق رب ہے — مضاف اوس سے شرافت کے سبب ہے
مراد اس روح سی روح الامین ہین — امین وحی رب العالمین ہین
بہت قرآن مین لفظ عبدنا ہے — مگر وہ عبد کیا عین خدا ہے
خدا کچہہ اور ہے بندہ ہی کچہہ اور — کہان خالق کہان مخلوق ای ثور
ہوا بس تیرا استدلال باطل — ہوا سر کردہ جہال باطل
نہین یہ عیب ذات ایزدی مین — حلول اوسکا ہو شکل آدمی مین
مبرا ہے حلول و جسم سی وہ — معرف خود ہی عالی اسم سی وہ
معاذ اللہ معاذ اللہ وہ ذات — تشکل سے ہو خواہان ملاقات
نہین کسیر وہ بی کیفی مین قاہر — جو ہوئی قید کیفیت مین ظاہر
یہہ اپنے منہ سی تو بکتا ہی کیا کفر — یہانتک بڑہ گیا کافر ترا کفر
نہین بیچون کو ہرگز ایسے حاجت — کہ ہو جس سے تشکل کے ضرورت
وہ یون محسوس ہو جائی کہان سی — بری ہی وہ تو اس وہم و گمان سے
جو آئی تہی وہ صورت سوی مریم — وہ جبریل مین آئی تہی اوسدم
بری ہین جو کہ مردی و زنی سی — وہان آئی تہی یون حکم غنی سی
اسی پر ہے قیاس روح آدم — اسی پر ہی قیاس ابن مریم

که وه بندی هین مخلوقِ خدا هین — نه وه جای حلولِ کبریا هین ؛
مگر اونپر عطاءِ جودِ رب ہے — اضافت یہہ شرافت کے سبب ہے
رسول الله کو ختمِ نبوت — شرافت مین کفایت ہے کفایت
نہین گو زُوخنا فرمایا اونکو — جو ختم الانبیا فرمایا اونکو
تو بس وه اشرفِ خلقِ خدا هین — وه خورشیدِ جہانِ انبیا هین
جوابِ اوّلین تو ہو چکا یہہ — مگر ایک اور بہی ہے دوسرا یہہ

تیغ رانی بجواب ثانی

اگر ہے روحِ ایزد سی یہہ مقصود — ہوئی جبریل اس صورت سے موجود
که خلوت مین چلی انا زبون ہے — دلِ مریم کو شرمانا زبون ہے
جواب اسکا ہی انشاء الله کامل — وہان لکہین گی ہم المتخفض جاہل
جہان تو کفر ایسا بک رہا ہے — که خواہش مند جبریل خدا ہے
بعون الله ہر ہر حرف اوسجا ہی — لشکل تیشہ تیری سر مین گہس جا ہی
علاجِ سر بجز پاپوشِ لعنت — نہو پہر کچہہ بہی ای نمرود سیرت

اندرمن

محمد ہی مین تہا یہہ وصف در اصل — کیا مدخولۂ فرزند پر دخل ؛

تیغ زن

جواب اسکا بہت کچہہ ہو چکا ہے — یہہ کیا تحصیلِ حاصل جا بجا ہے

تری دلمین جو ہین اوصافِ اوتار
کہ جو جو تہی وہ ناہنجار و بدکار

نہین چہوڑین جنہون نے بیٹیان بہی
ہزارون فرجین شوہر والیان بہی

زنا کی اونکو تہی ایسے تمنا
کہ جسم اونکی ذکر ہوتی سراپا

تو ہو رہتی سراپا داخلِ فرج
کہ تہی بیکنٹہہ اونکو منزلِ فرج

وہ آتی ہین تری دل سی زبان پر
عبث تہمت ہے شاہ انس و جان پر

عیان ہین حسن و مدح شانِ احمدؐ
نہین ہین قبح و ذم شایانِ احمدؐ

ذمیمہ کب ہین اوصافِ محمدؐ
حمیدہ سب ہین اوصافِ محمدؐ

وہ لازم مدح و حمد اونکی لیے ہے
کہ اونکا نام مشتق حمدؐ سی ہے

صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہو ہر دم
درودِ خاص و عام اونپر ہو ہر دم

اندرمن

سمجہہ اس بات کو اب دلمین احمق
محمدؐ نے کیے ہین خون ناحق

کرایا کعب کو قتل اور سنے بیجا
نہین مخفے ہے سب پر ہی ہویدا

کیے ہین اور ازبس خون ناحق
کہ تہا لوثِ گنہ جنکو نہ مطلق

تیغ زن

غلط ہے تیرا ہر دعوی غلط ہے
غلط تیری روایت ہر نمط ہے

بربتِ کعبہ تہا کعب بن اشرف
ہمیشہ نورِ ایمانی سے اجوف

اگرچہ ابن اشرف تہا وہ مشہور
مگر تہا ارذلِ مخلوق و مغرور

وہ گو شاہِ یہود اوسدم بنا تہا
مگر سامانِ دین سی بی نوا تہا

بڑا دشمن رسول اللہ کا تہا
وہ یون کرتا تہا ہر دم ہجو اسلام
وہ تہا ہر لحظہ سرگرم عداوت
کیا قتل اوسکو حکم کبریا سے
ہزارون اور بہی کفار مارے
ہوا یہہ کیونکہ ثابت تجکو احمق
کہ جو ماری گئی ہین اونسی کفار
کہ جیسا آج تو اک بیخطا ہے
ترا جی جانتا ہے ای خطاکار
قیاس اوسکو کر اپنے نفس پر تو
کہ تہا ایسا ہی وہ کعب بن اشرف
اوسی تیغ و سنان نی جان سے مارا
اگر تو دیکھہ سکتا ہے بخاری
کہ وہان کس راہ مین تہا قتل کفار
کیا جو اون اونکو دی چکا حق
مگر ثابت ہی ہان تیری کتب سے
قتال اونکی وہ راہ فرج مین تہی
وہ بہر فرج تن پر زخم کہا کر
لقب ایسی ہی مقتولین کا ہے
کیے ہین خانمان برباد اونہون نے

وہ رہزن راہ دین اللہ کا تہا
کہ جیسے آج تو بکتا ہے ناکام
ہوا آخر یہہ انجام شقاوت
وہ کچہہ کرتی نتہی طوعاً ہوا سی
اوسی بہی مار ڈالا حکم حق سے
ہوی ہین اونسی ایسی قتل ناحق
نتہی تیری طرح کچہہ بہی گنہگار
مسلمانون سی تجپر یہہ جفا ہی
ہمارا جسقدر تو ہے خطاکار
تردد پہر نہوئیگا سر مو
مگر وہ تہا ضعیف اور تو ہی اضعف
تجہی تیغ زبان نی جان سی مارا
تو کہل جائی حقیقت تجکو ساری
فقط للہ تہی وہان حرب و پیکار
نتہا واللہ کوئی قتل ناحق
کہ مصروف قتال او تا رجب تہی
وہ بہر فرج ہرج و مرج مین تہی
ہمہ تن بن گئے ہمشکل دلبر
شہید فرج کا جو ترجما ہے
کیے ہین نفس اپنے شاد اونہون نے

کیے لاکھون اونہون نے قتل ناحق	شقاق اونمین رہا از بہر یک شق
ذرا اپنے کتابین دیکھہ غافل	کہ میرا قول حق ہے یا کہ باطل
اگر ہے دیکھنا اون سبکا دشوار	تو کافی تجکو ہے اک سوط جبار

اندرمن

ولی ثابت ہی ہا این ہوشیاری	کہ کئی نبیون نے دائم بادہ خواری
زبان لغو گوئی کو تو کر بند	خدا کی واسطے اب منہ سے یہ بند
عیان ہے مذہب کل انبیا سی	کہین پر بہتی نہ ظاہر حرمت می

تیغ زن

اری او موت گوبر پینے والی	ترا منہ اور یہہ باتین نکالے
ترا ناپاک منہ ای شارب بول	جناب انبیا مین اوس سے یہہ قول
ذرا پھر وہ روایت کیون نہ لکھی	کتابون کی عبارات کیون نہ لکھی
کہ ثابت ہوتی یہہ بہتان نگاری	کہ کی دائم اونہون نے بادہ خواری
کہان شایان ہے اے مردود کذاب	ترا بہتان ہے ای مردود کذاب
اگر حکم خدا سے تھے یہہ حلت	مگر وہ کب تھے یون مصروف لذت
مباہات اونسی تھی لاکھون ہے متروک	کہ ہوجائی مباوا فعل مشکوک
نتھی وہان شغل حق سی اتنی فرصت	کہ حاصل کیجے یہان کے ہر ضرورت
عبث سمجھین جو دنیا کے ضرورات	وہ کب رہتی ہین یہان مصروف لذات
محال عقل ہے یہہ انبیا سی	کہین کب نقل ہے یہہ انبیا سی

۲ مراد فرج زنان نسوان است کہ دو زبان این دو جماع شتوں بکار بردند ۱۲

مگر ہان ہے مہابہارت سے اظہار — کہ اکثر تھے تری اوتار میخوار

بہلک کر تو نی شاید کہدیا یہہ — ابہی انکار جسپر ہو چکا یہہ

اگرچہ بید مین ہے حرمت مے — مگر ذوق زناکاری ہی وہ شے

کہ رکہا اونکو ہر دم رند و میخوار — کہ پیتے ہین بہت سے زناکار

بہت اوتار مے پیتے رہے تہے — مے و معشوق سے جیتے رہے تہے

مہابہارت مین ہے جب کشن و ارجن — ہوئی دلّی مین رخصت رحمت افگن

ہوا وہان صید و بازی کا ارادہ — تو لی ہمراہ وہ پانچون کی زوجہ

شکار افگن رہے پیتے رہے مے — نہی لیتے رہے حاضر تہی ہر شے

مہابہارت خبر دیتے ہے ایسی — کہ شنگر دیوتا بہی ہے نشہ لیتے

مناسب ہے جو یون رکہتا ہے و شنکر — کہ اوسکا نام بہی شنگر سے ہو شنکر

طعن سنان تیغ زن بر سینۂ مجروح اندر من

خبر لو اپنے معبودونکے جلدی — وہ شاید پی گئے ہونگے بہت سی

تو ہوگا گرمی مے کا بہت جوش — وہ کیچڑ مین پڑے ہوئینگے بیہوش

کہلے ہوئینگے بیہوشی مین منہ ہے — ہزارون مکہیان ہر منہ مین ہونگے

جو کف بہی منہ سے لاتی ہوئینگے وہ — تو کتے چاٹتے ہوئینگے منہ کو

اب اندر من یہان جلدی سے جاؤ — لنگوٹا کہول کر مکہیے اوڑاو

لنگوٹی سی پہر اونکی منہ بہی پونچہو — تبرک جانکر پہر اوسکو چوسو

ذرا بچہیا کا موت اونکو پلاؤ — پہر اونکو تازہ گوبر بہی سنگہاؤ

سنگہاؤ نخلخہ جلدی بنا کر — سنگہار وہ موت مین گوبر ملا کر

که آئین هوش مین معبود تیری
ترا احسان مانین گے همیشه
جو دینی کو تری کچهه شی نهوگی
خدائی بس یهی دیوین گی اوتار
که پاس اونکی خدائے بس یهی هے

که آخر مین وه سب مسجود تیرے
تجهے معبود جانین گے همیشه
تو دہی ڈالین گے وه اپنی خدائے
بنا دینگے تجهی هی رندو میخوارنه
اونهون کی پارسائی بس یهی هے

اندرمن

محمد اور اصحابون نی اوسکی
خرابی سی هوئی جب اوسکی آگاه

بلا شک نوش کی یک عمر تک مے
کیا ترک خمر تب خواه ناخواه

تیغ زن

یهه سحبان زمان کی شعر دیکهو
جو کہتا هے که سحبان زمان هون
پڑی اوسپر هے وه آتش فشانی
جو باندها لفظ اصحابونکا نادان
ترا اصحاب هے کیا سینه شق تها
نشا یهه هی مے دهقان پن کا
خمر باندها جو تو نی خمر کو یهان
که اسکو کشن جی پیتی تهی اکثر
منی سی سبکو دیتی تهی تبرک

ذرا آتش بیان کے شعر دیکهو
بڑا آتش بیان آتش فشان هون
جلائی گشت الفاظ و معانی
یهه جمع الجمع تیری هی غلط یهان
ملائی واو و نون اوسمین جو بیجا
که فرق لفظ کی مٹی سی نه سمجها
تحرک مین اشارا هے یهه پنهان
تو گر گر کسر کے بل وه گو هوین پر
سکون قلب تها اونکا تحرک

تو

تو منشای تحرک تھی وہان می — علامت کو تحرک خمرؐ مین ہے
اگر تیرے عیوبِ شعر لکھون — تو واللہ ایک دفتر ہوئی موزون
مگر اسپر نہین اپنی نظر کچھہ — سخن مین تیرے گو ہین عیب ہر کچھہ
جوابِ اعتراض اب تو ذرا سُن — کہ انشاء اللہ تو ہو جائیگا سُن

جوابِ اعتراض سراپا انتقاض
اجلہ صفتِ اعتراض ١٢

کیا بہتانِ مے جو انبیاء پر — جواب اوسکا تو گذرا اپنی جا پر
علیہم السلام ١٢
یہان اصحاب پر طاعن جو تو ہی — تو ہان اسمین ہماری گفتگو ہے
جواب اسکا تو اوّل ہمکو دی تو — کہ تیری پیشوا ہین جو کہ ہندو
وہ لکھتے ہین کتابِ معتبر مین — الہی آتا ہے وہ تیری نظر مین
کہ اکثر جو کہ تھے احکامِ سابق — ہوئی منسوخ وقتِ دورِ لاحق
جو لکھا ہے ١٢

وان اہنسٹ روایت پرب اوّل مہابھارت

مہابھارت کی پربِ اوّلین مین — یہہ لکھا ہے نہین شک اس یقین مین
غذائی جان تھی می ہر برہمن کے — وہ جب اوّل جلال اونکی لیے تھی
ہوا مقتول جب شاگردِ شکر — کہ دیوؤن نی کیا تھا حربہ اوسپر
ہوا تھا قتل ہو کر پھر وہ زندہ — کہ تھی اوستاد خود زندہ کنندہ
یہہ فرمانی لگے اوسوقت شکر — کہ بازی چل گئے دیوؤن کی پھیر
کہ اس فرزند کو دیوؤن نی مارا — پھر اوسکو گھول کر صہبا مین سارا
پلایا مجکو صہبا مین ملا کر — کھلایا مجکو صہبا مین ملا کر

شراب ایسی بُری شَی ہی کہ اسکو ۔۔۔ جو پیتا ہے اوسی بیعقل سمجھو
بہا لیجائی اوسکے ایک پیالی ۔۔۔ اگر ہو عقل مثلِ کوہِ عالی
حرام اسکو کیا تو آج پینے ۔۔۔ یہہ سُن رکھو کہا یہ آج جینے
پیے اسکو نہ پہر کوئے برہمن ۔۔۔ کہ عقل و ہوش کی یہہ ہے زہر ان
جسے بعد اسکے ہی یہہ ہوئیگا خبط ۔۔۔ تو اعمال اوسکے بس ہو جائینگے حبط
پہر اوسکی ہوئیگی دوزخ مین سزا ۔۔۔ وہان پاز مہر مین دوزخ مین منزل

اعتراف معترضِ ناکام در کتاب تحفۃ الاسلام صفحہ

تو خود ہی معترف اسبات کا ہے ۔۔۔ کہ پہلے وقت مین ایسا ہوا ہے
کہ یہہ کارِ نیوگ اوسمین روا تہا ۔۔۔ نکچہہ اس فعل مین وہم زنا تہا
وہ کیا ہی یعنی جس سے چاہی عورت ۔۔۔ پَی اولاد جا کروائی صحبت
اگرچہ غیر شوہر ہوئی وُہ مرد ۔۔۔ نہین تخصیص کچہہ بات آئی جو مرد
زنانِ خاندانِ راجگان نے ۔۔۔ زنانِ ہندوانِ ہندیان نے
کیا ہے یہہ عمل بیخوف و نراتت ۔۔۔ نہتین احوف وہ اہلِ حوف نراتت
کیا یہہ کام بیدِ بیاس نی ہی ۔۔۔ بجہائی پیاس سلیے ہی پیاس دل کے

در جوگ بشسٹ ہنود ثبت موجود

کہ اکدن حاضرانِ بزم اندر ۔۔۔ بشسٹ اور کاک بہتی اور بہی رکہیشر
توجہ سب نے اوسدم کاک پر کی ۔۔۔ پہر اوس سے یہہ اونہون نے بات پوچہی
کہ کیا باعث ہے تیری ساتہہ والے ۔۔۔ نہین ہین قوت و قدرت مین تجہسی

کہا اونسے خداوند جہان کے
کہ بیدونمین خلاف اوسکے سبب ہے
اوسی قدرت سے ہین سب مختلف بیان
زمانہ ایک ایسا ہو چکا ہے
کہ میخوار ہی شربفون کو روا تہی
جو عورت غیر کی بہی ساتہہ سوتی
وہ رہتی تہی یقینے اہل عصمت

وہ قدرت سے نہین طاقت بیان کی
زمانونمین خلاف اوسکے سبب ہے
تو کیونکر ہوئی سبکا حال یکسان
روا تہی اوسمین جو شی نار روا ہے
نہ وہ ہرگز رذیلون کو روا تہی
تو پیت ایر نا وہ انکا مون سے ہوتی
نہ لگتی تہی کچہہ اس سے اوسکو تہمت

روایات دیگر از بید بی ثمر

ہوا ثابت تری بیدون سے یہ ہے
کرشن اور اوسکا بیٹا اور ارجن
اب اسکو کہتے ہین منسوخ ہندو
جو ایسے کام کو تم کہتے ہو عیب
ہوا یہہ کار خیر اوس خاندان مین
روا تہا عقد بہائی سی بہن کا
جو اونکا وچہہ پرجاپت پسر تہا
اوسکے عقد مین اوسکی بہن کی
کیا پہر وچہہ پرجاپت نے ایسا
بنا دی اوسکی زوجہ اپنے دختر
ہوئی وہ نازنین جب کشت کشب

روا ہے تمکو بہی ماموں کی بیٹی
ہوئی اس کام کے بانی ہمہ تن
نہین ہے بید مین اس نسخ کی بو
لگا یہہ خاندان کشن کو عیب
نہین کرتی ہین گو ہندو جہانمین
کہ ایسا کر چکے ہین خاص برہما
وہ دائین ہات کی اونگلی کا بیٹا
وہ بائین ہات کی انگلی کی بیٹی
کہ کشب تہا جو پرجاپت کا بیٹا
بنی زوجین خواہر اور برادر
ہوئی وہان ستد رخنہ خشت کشب

مہابہارت کی فنِ اوّلین مین   یہہ دیکھو تا نہ آوی غشک یقین مین
مگر اب ہوگیا منسوخ یہہ حکم   اگرچہ جب نہ تہا منسوخ یہہ حکم

مقامِ مدعای تیغ زن از نقلِ روایاتِ دینِ اندرمین

مقامِ مدعا یہہ آن پہنچا   ذرا یہان سامنی تو آؤ لالا
کہو کیا کہتے ہو شنکر کے حق مین   کہ ہے اس بات سے اب دل قلق مین
وہ پیتا تہا نہی منسوخ جب سے   تو کچہہ فاسق بہی ہی وہ یا نہین ہے
بڑا اوتار ہے شنکر تمہارا   کہ جو مالک ہے خود تحریم مے کا
کیا اوسنی حرام اسکو نہ جبتک   برہمن سب ہی میخوار تب تک
کہو فاسق برہمن ہو گئے سب   وُحلت کی سبب پاپی رہی سب
کہو کیا کہتے ہو تم کشن جی کو   کہو ارجن کو اور کچہہ ارجنی کو
جو صید افگن ہے دلی مین جا کر   شرابین نوش کین لذت مین آکر
کہو کیا کہتے ہو تم اونکو ای یار   جو کرتی تہی نیوگ اور تہی نکو کار
وہ زانی زانیہ سب مرد و زن تہی   وہ سب یا نیک عادت نیک فن تہی
کہو کیا کہتی ہو اوس بید کو تم   کیا ہے کاگ نی جس سے تکلم
کہ می اوّل شریفو نکو روا ہے   رذیلون کو حرام ایسے سدا تہی
کہو وہ بید جہوٹا ہے کہ سچا   یہان جو کہہ رہا ہے ایسا ایسا
کہو وہ کاگ بہی سچ بولتا ہے   وہ کوا یا عبث غل کر رہا ہے
کہو اونکو بہی کچہہ کرتے ہو پامال   جو کرتی تہی نکاح دخترِ خال
کہو کہتے ہو تم برہما کو اب کیا   نکاح اوسنے کیا بہائی بہن کا

کہ قبل از نسخ یہہ اوسکو روا تہا
وہ برمہا یا کہ سرتا پا خطا تہا

جواب ان سبکے جب تم دیچکو گے
تو پہر ہمسے جواب اوسکا سنو گے

جو کہتے ہو حقِ اصحابؓ مین تم
وہ یعنی حلتِ می مین تکلم

صحابہؓ صاحبِ خیر الورےؐ ہین
صحابہؓ جان نثارِ مصطفےؐ ہین

مطیعِ امر و فرمان نبیؐ ہین
وہ جان و دل سے قربانِ نبیؐ ہین

شعار اونکا ہے امر و نہی احمدؐ
وقار اونکا ہے امر و نہی احمدؐ

ہمیشہ اونپہ رضوانِ خدا ہے
اونہین حاصل رضائے کبریا ہے

خدا راضی ہے اونسے وہ خدا سے
ملا ہے قرب یہہ اون کو خدا سے

اندرس

یہہ لکہتا ہے تمہارا بوحنیفہ
کہ جو تہا طالبِ دنیائے جیفہ

شرابِ نی غمی سے ہوگی مسرور
شرابین سب پیو تم ہوگی مسرور

نہین یہہ مسئلہ عالم پہ مستور
ہدایہ اور وقایہ مین ہے مذکور

تیغ زن

مگر عو عو سگِ دنیائے جیفہ
کہان لکہتے ہین ایسا بوحنیفہ

ہدایہ کی روایت کیون نہ لکہی
وقایہ کی عبارت کیون نہ لکہی

ہوا ثابت اب اس سے یہہ سراسر
کہ تونے جہوٹ باندہا اونکی اوپر

ابے تو ہوگی بندہ پیچہے کا
بناطعن امام متقی کا

کہ ہتی وہ طالبِ مردارِ دنیا
یہہ تو ہی ہے کہ جو ہے یارِ دنیا

اندرمن

ہنووی جسکو اصلا فہم و ادراک	وہ جانی غلطے وصمت کو کیا خاک

تیغ زن

کیا ساکن جو یہہ لام غلط کو	غلط کیون کر دیا نام غلط کو
کیا قلب غلط جو تو نی ساکن	اشارا ہے یہی ای تیرہ باطن
کہ تیرا دل ہے ساکن ہے غلط پر	سدا تو تیرہ باطن ہے غلط پر

اندرمن

سمجھ اس بات کو ای دشمن عقل	کہ ہے تو ہر طرح سے رہزن عقل
اوسی کہتے ہین بیٹی اہل تحقیق	کہ جسکے اپنے نطفے سی ہو تخلیق
توالد اور تناسل کے طرح پر	عقیدہ ہے یہی عقلا کا اظہر
تو ثابت ہے ظہور اوسکا وہن سے	تو بیٹی سرستی برہما کی کب ہے

تیغ زن

بندھا ساکن جو قلب جمع عاقل	تو بس یہہ رمز ہے ای سخت جاہل
کہ تیرا دل ہے ساکن اور جامد	کہان اوس مین تعقل کی مجاہد
وہ گویا ساکن و جامد ہی اک سنگ	تعقل کا تحرک اوسکو ہے ننگ
بہت اس بات سے یہان مرگذر ہے	ترا ہر شعر ورنہ بانگ خر ہی

تو تو پہر دیدہ کیسے ہوئینگے وہان
بتا تو طاعنِ جبریل و مریم
تو بس ہم یاد ہر نواتی ہین تجکو

وہ بی انکار ساری ہوئینگی وہان
تہے کیا یاد یہہ یہہ قصے او سدم
یہہ لے اب اور سنواتی ہین تجکو

قصہ برن و یوتا عاشق دخترِ ماہ مہدر یعنی زوجہ انبا

مہا بہارت کو پہر جلد لیسے دیکہو
کہ کوئی شخص تہا ماہ مہدر
برن تہا اوس نے زنِ انبا کا عاشق
برن نے عشق مین جب داؤ پایا
نہایت اوس پر سے اوسکو تہا عشق
نہاتی تہی وہ دریا مین کسی روز
چرا کر لیگیا دریا سے اوسکو
برن نے یہہ کوئی کیا بُرد سمجہے
عبث جبریل پر کچہہ تجکو ظن ہے

سنا ئیگی وہ یہہ افسانہ تمکو
زنِ انبا بہی تہی اوسکی دختر
برن تہا اوس بتِ زیبا کا عاشق
وہ ڈر ہی تلک آخر چرا یا
اور اوسکی دلبری اوسکو تہا عشق
کہ عاشق ہو گیا جانان پی فیروز
اوڑا کر لیگیا دریا سے اوسکو
سُنے جو اوسکو دریا برد سمجہے
کہ کافی تجکو احوال برن ہے

قصہ انزال زنان گرشن بدیدنِ جمالِ ساانت احمل پسران کرشن یعنی وقت بنجاستن زنان مینی بر زمین فتادن از درمیان شان

خبر دیتی ہے یہہ اسکند پوران
کہین اک جا ہی بیٹہین شاد مان تہتین

زنانِ کشن جی صد رشک بان
وہ عیاری مین آشوب جہان تہین

وہان ابن کرشن آئی کتنی سی
ہوئین محظوظ دیدار حسین سے

ہوئین وہ سانت پر سب ایسی بل
کہ شہوت سی نہ قابو مین رہا دل

وُہین انزال سے ہر فرج تر تہی
وہ شکل سانت کیا تہی خود ذکر تہی

چلین اوٹہکر جو وہ سب اوس مکان سی
ہنی ٹپکی اونہون کی درمیان سے

نتیجۂ این قصۂ ہیچ

سبہی ٹپکی ہوئین بیٹہین ہتین اوس پر
پڑین پہتر اونہون کی ایسی کس پر

نہ آیا دہیان اپنی زوج کا کچہہ
تو تہی شہوت بہی قحبا ہونگی کیا کچہہ

جو ابن زوج پر ہتین ایسی بیتاب
اونہین کا ہیکو ہوا اغیار سی تاب

یہہ ایسی کیون نہوئین چشم بد دور
اونہون کی کیون نہوئین ایسی مستور

کہ یہہ ہوئین ہین سب اوس خاندان کی
کہ جنکے گہر کے کواری بیٹیان ہی

ہمیشہ بیا ہیو لیتی ہین وہ بہتر
بنا یا دیکہہ لو کنتی نی شوہر

ہنر مندی سی سورج دیوتا کو
کیا مفتون ہوئین حاضر زنا کو

جنا اوس بکر نی بیٹا کرن سا
بکارت مین خلل کچہہ بہی نہ آیا

اگر وہ دیکہکر بیٹے کی صورت
ہوئین سب ابنیان بدمست شہوت

چلین پچکاریان اولٹی ہنی کی
پسر کے ساتہہ کہیلین ہولی ایسی

تو کچہہ یہہ موقع حیرت نہین ہے
وہان سب کچہہ ہے اک غیرت نہین ہے

جو ہر کچہہ ہے نہین ہے ایک ہی شی
نہین ہی یک شی تو عیب کیا ہی

عجب ہے جائی برج ہندوان ہے
کہ پچکاری وہان فرج زنان ہی

جو اندر من ہی وہان جائی تو لائی
یہان ہولی کی پچکاری بنائی

وہ چھڑکے ہندون پر یہان ہیں جل — نصیب ایسا کب انکو ہو کہیں جل
ہم ایسی ایسی باتین سیکڑون یہان — کتابون سی تری لکہہ سکتی ہیں ہان
مگر ہے چشم پوشی اپنی عادت — بہت ہے بس خموشی اپنی عادت
ذرا آ ہی کتابین اپنی کہولو — اونہین دیکہا کرو ہمسے نبولو
کہ ہمپر ہے وہ عونِ حق تعالیٰ — نہوئیگا تمہارا بول بالا
کہا روح الامین کو تونی مغلوب — بنایا حضرت مریم کو معیوب
ذرا عیبِ زنانِ کشن کر یاد — ذرا اپنی زبان سی کر تو فریاد
کہ ہے کیا کیا تونے زبان یہہ — جو کہلوائی عیوبِ خاندان یہہ

قصہ دو برادر یعنی سند و اسند و فریفتہ شدن ہر دو بر زنی لیند و جنگیدن ہر دو عاشقان زن و کشتہ شدن ہر دو کشتگان زن

بڑی عابد تہی یہہ دونون برادر — ریاضت مین بہی تہی ایسی کمتر
حسد سی دیوتا مغوی تہی انکی — مگر آتے تہی بہکاتی ہین پی
بنا مغوی وہان آخر کو برہما — ریاضت سے اونہین حاسد نی روکا
بنایا اونکو حاکم اور سلطان — بنی می نوش اور سفاکِ وران
تو پہر برہما نی اک عورت جمیلہ — روانہ کی سکہا کر اوسکو حیلہ
کہ ایسا کام کر اہی نازنین تو — کہ بن جائین وہ دونون باؤلو
وہ دیوانی تری بن جائین یعنی — رہے اونکو نہ فہم لفظ و معنی
پڑی اوسپر کہین چشم مہادیو — بڑی اوتار ہین انکے جو بی ریوہ

اونہون نے پانچ منہ اپنے بنائے
کہ جس جانب کو وہ عیارہ جائے

نہ جاؤن کہیں محروم دیدار
نہ جاؤن کہیں مغموم دیدار

ہزار اندر نے بھی انکھیں بنائیں
کہ دیدارِ جمیلہ سے ہو تسکین

غرض وہ نازنین آئی وہان تک
اوسی پر مہانے بھیجا تھا جہانتک

ہوئی وہ دونون ایسی اوس پہ مائل
کہ بھائی بن گیا بھائی کا قاتل

کیا ترکِ مراعاتِ اُخوت
رقیبی کی ہوئی دونونمین نسبت

کہ لڑ کر مر گئے دونون کے دونون
شہید ایسے بنی دونون کے دونون

شہیدِ فرج اگر اونکا لقب ہو
بجا ہوئی بجا بیجا وہ کب ہو

نتیجۂ حکایت بہرِ اہلِ درایت

ذرا سمجھو مہادیو اور اندر
وہ دونون عابد و زاہد برادر

ہوئی وہاں کسقدر مغلوبِ شہوت
بنائی کیسے کیسے اپنے صورت

رہے نظارۂ زن مین زناکار
زنا کرتے رہے انکھوں سے عیار

ہوئی دونون برادر قتل باہم
ہوا یہہ عشقِ زن مین اونکا عالم

عبادت نذرِ عشقِ زن ہوگئی سب
ریاضت نذرِ عشقِ زن ہوگئی سب

جو عشقِ اجنبیہ ہے تو یہہ ہے
زنا کا بس نتیجہ ہے تو یہہ ہے

یہہ باتین سنکے تو ہشیار رہنا
فرشتوں کو برا ہرگز نکہنا

مگر ہان دیوتاؤن کو برا کہہ
تو اپنے ان خداؤن کو برا کہہ

صلاح اپنے یہہ ٹہیری ہی اب تو
شریک انکے ہمین تو ہی کاش اگر ہو

تو ہے انصاف یہہ تدبیر اپنے
ہنین کچھ لاف یہہ تدبیر اپنے

کو برا

که تیرا هر خدا جهوٹا هے والله | کہ جو ہمارا خدا ہے خدا وه ایک هی سچا هے والله

قصه زناهای سری بشنو با زنی برندا نام بعد تشکل خود بشکل جلندر تمام و حمل روبهنی از راه مخصوص دیو کی آوردن و در رحم جسودا براه فرج مامون نهادن

سری بشنو کا قصه بهی سنو کچهه — که تا جبرئیل پر پهر ظن هو کچهه
هوئی جب بشن سے مغلوب شهوت — بنے وه خود جلندر کی سی صورت
هوئی جا کر برندا سی هم آغوش — مزی لی شراب وصل کے نوش
زناکاری اسی کهتے هین صاحب — بڑا زانی اسی کهتی هین صاحب
نکالا حمل فرج دیو کی سے — هوئی تهے یهه کرامت کشنجی سے
اوسی رکها جسودا کی شکم مین — براه فرج اوس نی ایکدم مین
تعجب هے که یهه زانی نه ٹهیرے — بنائی مجلس کے بانی نه ٹهیرے
تعجب هے که ایسے ایسے بدکار — هوئین مجرم و عاصی گنهگار
تعجب هے که یهه پابند شهوت — هوئین مورد لعن و اهانت
اگر هوئین تو جبرئیل امین هوئین — جو خود معصوم رب العالمین هوئین
منزه گفتگو هے وصف بشر سے — اونهین آلوده کرنا ظن شر سے
حماقت هے حماقت هے حماقت — جهالت هے جهالت هے جهالت
تم اوتارون سے کیون غافل بیان هو — تمهارا دل کهان هی تم کهان هو

مقرر جانتے ہو سبکو جھوٹا (اوتارون کو ہا) — تعصب نے تمہاری تمکو مارا

قصۂ اخیرہ سیری کرشن مصروف صد جشن در ذکر نظارہ فرج زنان از بہر غسل عریان و بردن کرشن ملبوس انان از اسکند دہم بہاگوت کتاب دین اہل کفر و شقاوت

بیان اول یہی انکا کچھہ تو ہان ہے — مگر یہان اک لطافت سے بیان ہے
زنان برج نے جو کی جمن پر — نہ رکھا جب لباس اپنے بدن پر
نہانی کی لیے دریا مین آئین — نہائین اور ملا کر سر وہ گائین
سُنے جب کشن نے آواز اونکے — وہ آواز سراپا ناز اونکے
چلے آہستہ آہستہ اودہر کو — کہین پہنچا دیا اپنے نظر کو
اور اونکو خفیہ دیکہتے تھے — وہ اون سبکو برہنہ دیکہتے تہی
نظر کیا تہی وہ صد رشک گرہتے — جو گہسکر دیر تک وہان سے نہ نکلی
کچھہ سیری ہوئی فرج زنان سے — تو کپڑی لی اوڑہی و نکلی وہان سے
نہا کر جب لباس اونکو نپائے — تو پہر اونکو حیا کیونکر نہ آئی
بہت شرمائین اور حیران ہین وہ — کنار جوی پر جو یان ہوئین وہ
نپائی پر لباس اونکو نپائے — نظر مین ایک کے پہر سیام آئی
کہ بالائی شجر ہین لیکی ملبوس — نظر سے جانب مخصوص مانوس (کرشن کی — زنان)
مناسب ہے اب آگے اونکی اسرار — زبان برج مین کچھہ لکھہ گئے اشعار

لکھون

سنائوں اک مثلث کی عمل سے
نشاطِ نفس تا ہووی غزل سے

غزل مثلث ہندیہ بزبانِ برج و اردو در حالِ کشن و جشن اُو

جنابِ کشن جی کی واہ کیا پرہیزگاری ہے
بہت نظارۂ فرجِ زناں کی بیقراری ہے
اگر عصمت ہے ور خصلت تو عفت سے سدا عاری ہے

اکدن سب مل گوپیاں او کہٹ گہاٹ گئیں
نہ چیر اوتار اور ہو نگن جل میں بیٹھہ رہیں
جوانی ہے دیوانے دلکو یہاں ہی اختیاری ہے

ہر کے گن گانی لگیں سبہی الاپ الاپ
سن گانی گن شبد کشن جی ادہر چلے چپ چاپ
نگاہِ شوق سی تا دیکہیں جو چیز پیاری ہے

لاگی چہپ چہپ دیکہنی اونکو سری کرشن
کہیلیں لاگیں گوریاں جو بیٹھہ نیر میں جشن
یہہ اونکا جشن ہر کشن کے تدبیر ساری ہے

بستر باندہ کرشن جی رہی روکہہ تیر بیٹہہ
ڈہونڈہ بہال سب گوپیاں ہین نیر مین بیٹہہ
کہ عریانی مین انسان چلنے پہر سبہی عاری ہے

سب بالا منتی کرین سنو سیام جی بات
لاج کی ماری مرت ہین بستر دو جی ہات
کہ پانی پانی دیکہو شرم سی یکا یک تاری ہے

ہر بولی بہاگ اپنی نگن سبہی کر دیو
لاج کپٹ تج آپنی چیر آئی کر لیو
دکہا دو کہول کر ہمکو جو مرغوبہ ہماری ہی

مانی بات کرشن کے ہاتون سے یہہ چہپای
جل سے نکلیں گوپیان لاجوں سر نہوڑای
کہا حاضر ہیں ہم ملبوس کے امیدواری ہی

ہنسکے بولی سیام جی ہات جوڑ کی آؤ
تب میں بستر دون تمہین تم یا روپ دکہاؤ

رخ دلبر پہ ہو ناہات کا بہی سل ہی بہاری ہے

ہات جوڑ بنتی کری سب بالا جای — تب تو سری گرشن نے بستر دیی بہاری

حجاب یار مین یہ دل شکیبائی سی عاری ہے

برچہی تیری جو دل مین تاک رہی مین داؤ — جادن اندرمن ملے تو واکو دینگے کہاو

تری تیغ زبان کا تیغ زن ہر زخم کاری ہے

جو موتین گو یہان بہی زندہ اب وہ
کہ اسکو پہیر دین مین تم جماؤ
کہ او تری جس سے کچہہ پہیرن انہو نگی

ہدیہ بہیجتا مین اس غزل کو
حضور سیام مین ہر صبح گاؤ
رہے کچہہ شرم عاجز گو یون کے

خطابِ تیغ زن بسوی اندرمن

جو ایسا کچہہ ترا ہر حرف ہے مردود
عبث دیتا ہے تو مریم کو دشنام
کہا جبرئیل کو مغلوبِ شہوت
دیا روح الامین کو جب یہ الزام
وہ اہلِ عصمتِ عظمے ہین مریم
یہہ ہمنے قصہای چند در حیلہ
کہ تیری بہی تو گستاخی غضب ہے
تو پہر سرزنش ہمنے یہہ لکہا
اگر خلوت مین بہی روح الامین ہین
کہ بی نفس و ہوا روح الامین ہین

تو کیون جبرئیل پر طاعن ہے مردود
ندی معصومہ عالم کو دشنام
لگے یہہ مادرِ عیسی کو تہمت
تو دی یہہ حضرتِ مریم کو دشنام
کہ ام حضرتِ عیسے ہین مریم
لکہے یہان اسلیے ای ناخردمند
بہت تو بی ادب ای بی ادب ہے
بہت حق پر ہین ہم اور تو ہی جہوٹا
عفیفہ پہر بہی وہ خلوت گزین ہین
تو کب وے تان متہم خلوت نشین ہین

مگر انسان ہی خلوت مین جاتی / تو پہر بیشک یہہ تہمت لازم آتی
مثال اوسکے ہے جیسے تیرے اوتار / چلے جاتے تہے ہر زن پاس بدکار
مگر جسمین ہنو مخلوق شہوت / نہین خلوت مین اوس سے کچہہ بہی تہمت
جہانمین دیکہلو تم لاکہون اطفال / کہ مادرزاد ننگے ہین بہر حال
حضور مادر و خواہر ہین ننگے / وہ سبکے سامنے اکثر ہین ننگے
وہ ننگے راتدن سوتی ہین ماں پاس / نہین اوسنے کسیکے دلمین وسواس
خصوصاً عورتین سب ننہیون کی / کہ خود بہی رات کو سوتی ہین ننگے
سلاتین ہین سب اپنے ساتہہ بچے / کہ وہ بہی ہر بسر سوتی ہین ننگے
مگر اس سے کہین تہمت نہین کچہہ / سبب کیا وہان ابہی شہوت نہین کچہہ
نہین ہمنے سنا ابتک کہین عام / زن ہندو ہوئی بچون سے بدنام
یہی اسکا سبب اے بے یقین ہے / ابہی زور جماع اونمین نہین ہے
غضب ہے یہان نہ تہمت آئی نزدیک / فرشتون سی قباحت آئے نزدیک
یہہ سب تیرے حماقت ہے حماقت / عیان تجہسے سفاہت ہے سفاہت

استخبار تیغ زن ازالۂ اندرمن

مگر ہان آپکے اوتار بچے / ہوئین ہون ایسی بہی دو چار بچی
کہ حجرہ بیٹہے ہون اسحالتمین مان پر / نہین ظاہر ہوئی ابتک جہان پر
تو ہمکو ہے سنا دو وہ روایت / کہ ہے اس قسم مین ایسی کرامت
کہ ایسے ایسے تہے اطفال اوتار / کہ تہی وہ شیر خواری مین زناکار
زنا بہی کرتی ہین وہ اپنی مان سے / عجب کیا ہے زنان ہندوان سے

کہ اطفال انکے پیدا ہوئین وہ پیر	کہین ہرگز نہ اپنے مان سی تقصیر
تو ہمکو بھی رہے پھر یہہ عقیدت (بکرامت) (یعنے اگر اندرمن خبر دی ہا)	کہ ہے اون شیر خوارون مین یہہ قدرت

اندرمن

فتح اللہ کاشانی کی تفسیر	مطالعہ کر رہے ہے اوسمین تحریر

تیغ زن

شکست آئی تری فکر سخن کو	تو لوٹا ہنستے ہر ہر بکر سخن کو (یکہ دوشیزہ)
زبان ہنر بر آتی ہے بالکل	یہہ لفظ فتح مین آیا تزلزل (زلزلہ)
سکون سی فتح کو آیا تحرک (حرکت)	نہین اس ملک پر تیرا تملک
کہاں در بستۂ حصن سخن پر	معاذ اللہ تو ہو لی مظفر (شاعری پر)
جو تجھسے فتح ابواب سخن ہوئین	تو مرغان چمن زاغ و زغن ہوئین
بندھا نام مفسر ہے غلط ہے	تو اس تفسیر دانی پر بھی خط ہے
ابی کیا جانی تو تفسیر کیا ہے	اورا اوس تفسیر کی تحریر کیا ہے
جب اپنی بیدسی ہی بی خبر تو	تو کچھہ دعوای آگاہ ہے مگر تو
بہت یا تو نہین ہم مین تیرے اوستاد	کہ علم بید کو دلواتی ہین یاد

یعنے مصرع فتح اللہ کاشانی کی تفسیر مین

خاتمہ کتاب تیغ فقیر بر گردن شریر در جواب دفع سہ امر معترض بے پیر ومناجات بحضرت قبلہ قاضی حاجات و کافی مہمات جل ذکرہ

وہ فضل و رحمتِ رحمان ہے ہمیں
وہ عونِ حضرتِ رحمان ہے ہمیں

جواب لفظ لفظ آسان ہی ہمیں
نکچھہ دشوار ای نادان ہے ہمیں

مگر نفرت اب اس سے یہان ہے ہمکو
کہ لایعنی بلائی جان ہے ہمکو

اب اپنا اس لیے فارغ ہوا دل
کہ باقی رہ گئے تحصیلِ حاصل (یعنے تیری کتاب ہین)

کہ جو کچھہ لکھہ چکا ہے منتشر تو
وہین ہر پہر کے آجاتا ہی پہر تو

اونہین کا ہو گیا ہے بس تیرے اوقات
کہ ہو مصروف (تیرا) لایعنی و ہرزات ؛

ہوی تیری مکرر بات ضایع
عبث یہان تونی کی (شغل لایعنے) اوقات ضایع

نہین کچھہ تیری (مکرر) دلکو فکرِ طاعات
عبادت ہے تری شغلِ خرافات

نہین کچھہ تجکو ہرگز فکرِ عقبے
کہ یکبار اوسے جو جیمین آیا

یہان ہمکو کہان ہی اتنی فرصت
رہین مصروف کار بے ضرورت

جو ہی دو تین باقی امر مذموم ؛ (یعنے تیری اعتراضات)
جواب اونکا ہی اب ہوتا ہی قوم

اندرمن

یہہ رقاصون سے کی احمد نی گفتار
کہ ناچی جاؤ تم ٹہیرو نہ زنہار

ابہی لگو تماشا دیکھتے ہے
تمہارا رقص کرنا دیکھتی ہے

تیغ زن

یہہ تیرا افترا ای مفتری ہے
ارے کاذب یہہ کب فعلِ نبی ہے

نہ ہرگز رقص خود دیکھا اونہون نے
نہ رقص اورون کو دکھلایا اونہون نے

معاذ اللہ زوجِ پاک سرور ہو
نبی اونکے لیے ناپاک منظر ؛

نظر تھی اونکی ہردم محوِ آیات — کہ تھین وہ فخرِ عالم محوِ آیات
کہان اونکی نظر کو اتنی فرصت — کہ ہو مصروفِ کارِ بے ضرورت
اگر شغلِ حرابِ اہلِ حربہ ؛ — لئے کفار رہتے جو مشقِ ضربہ
نظر سے دیدۂ عبرت مین آیا — تو کیا نقصان وہان عصمت مین آیا
کہ تھا وہ شغل خود مسجد کے اندر — نہ تھا شغلِ معاصی اے ستمگر
وہ تعلیم اور تعلم حرب کا تھا — کہ کام آئی بوقتِ قتلِ اعدا
نہ تھا وہ رقص امرِ نفعِ دین تھا — وہ شغلِ علمِ قتلِ کافرین تھا
اگر شغلِ حراب آیا نظر مین — نہ آیا قبح پاکیزہ گہر مین
نہ تھا وہ ناچ ای ہولی کی کچہہ لہر — نہ تھی وہان کشن ہر گوپی کی کچہہ اور
کہ ناچ اپنا دکھاتی تھی وہان وہ — کہان وہ پاکدامان اور کہان وہ
کہ جس سے یہہ قباحت لازم آتے — جو تو بکتا ہے ای بدبخت واہی
تری تشنیع ہے تیرے ہے تفضیح — تری تقبیح ہے تیرے ہے تقبیح
مگر عادت یہہ اہلِ ہند کی ہے — فدا ہر ایک ہندو ہندنی ہے
کہ سن پائین جہان یہہ ناچ کا نام — تو سارے ناچتے جائین بدانجام
نہو کیونکر کہ انکے دیویان ہیے — اور اونکی دیوتایان جہان ہیے
ہمیشہ ناچتے گاتے رہے ہین — یہہ بہتان اسلیے اب باندہتی ہین
کہ مٹ جائی ہماری ہی قباحت — مگر کب عرضِ لازم کو ہے فرقت
ابہی آجائیگی تفصیلِ احوال ؛ — کہ کیونکر ناچتے تھے وہ بد افعال
ترا بہتان ہے بس یہہ سب ہے تیرا — جو تونی حضرتِ احمد پہ باندہا
کہ اپنے دوش پر اونکو بٹھایا ؛ — تماشا اونکو حضرت نی دکھایا ؛

ذرا لکھا تو ہوتا یہہ بھی تو نے ۔۔۔ روایت ایسے لکھے ہی کسو نے
سفاہت ختم تجھ پر ہو چکے ہے ۔۔۔ کہ تیری بات جو ہے بی نکلے ہے

(نیچے ہماری اُردو بھی ہے)

تفضیحِ ہندوان بذکرِ رقصِ جودشان و ہولی بامتثالِ امرِ زنان

(بی میل ۱۲)

دخترانان آمدنِ گل پیرہنان بتماشاے رقصِ آن مردان بہ شنگِ نسوان

بہت کرتا ہی ہندو یاوہ گوئے ۔۔۔ بلا سے گو خفا ہو جائے کوئے
جواب ایسے ادا ہونگی ہمسی ۔۔۔ کہ سب ہندو خفا ہونگے ہمسی
ہمین انکے خفا ہونی سے کیا کام ۔۔۔ مگر مخفی ہو لئے انپہ الزام
کہ گستاخ ایسی یہہ پرکید و فن ہین ۔۔۔ جو ازواج نبی پہ طعنہ زن ہین
جو ازواجِ محمد پر ہے طاعن ۔۔۔ علیہ اللعنۃ من کلِ لاعن
رجالِ ہندوان کے عیب اکثر ۔۔۔ یہان لکھے گئے دفتر کی دفتر
پر احوالِ زنانِ ہندوان سے ۔۔۔ ابہی باقی ہی توصیف و بیان سے
بہت مدت سی تہی اس فکر مین ہم ۔۔۔ لقب کیا رکہین انکا ذکر مین ہم (زنانِ ہندوان کا)
کبھی لالے کو موزون ہمنی سمجھا ۔۔۔ کبھی سمجھا کہ لالانی ہے اچھا (زوجہ لالا کا)
کہ لالے اور لالانی پر اُنسون ۔۔۔ لقب ہی ہر زنِ ہندو کا موزون
کبھی ایسا خیال آیا کہ لالن ۔۔۔ خطابِ زوجۂ ہندو ہے احسن
یہہ للّو مل گئے تانیثِ لالا ۔۔۔ تو تنبون کا کیا منہ ہمنی کالا
ہمین ہاتھہ آگیا یہہ نامِ للّو ۔۔۔ تو کیا باقی رہے تشویش ہمکو
یہہ للّو کا ہیکو اسمِ عرب ہے ۔۔۔ زنِ لالہ کا بس موزون لقب ہی

یعنی لالہ [illegible]

که هے نزدیکتر لالا سے للّو
زنان پاکدامان عرب کا
تو وهان تک کب رسائی اونکی هوگے
نه ممدوحات پر ذم آئی صادق (نانونکی ١٢)
جهان هین قانتات ربِّ عالم
مذمّم هے جو اون کا کوئی جاهل
جو هوئین رانیات اور بیحیائین (مثلاً زنان هندوان ١٢)
تو کیا هوجائینگے وه پاکدامن
که هے هر مدح مذمومات سی دور
کهین هولے کا شاید ماجرا هے
بهت هولے مین لالا خاک اوڑاکر
گئی هوئینگے بنکر بهوت گهر مت
خفا هو کر کیا هوئیگا ارشاد
کچهه اچها سانگ اب دکهلاؤ لالا
نه شرماؤ تم اس سی میری لالا
جهان تک هوئینگے اب بیحیائی
تمهارا ناچ جو جو دیکهه لینگے
جو بر یهو کشن جی کے هی یهه سنت
تو جو اسمین مطیعِ سیام هوگا
وه لالا سنکے یهه ارشادِ للّو

بدیهی هے امر یه اتنا تو سمجهو
جو رکهے نام تو گوری و سیتا
رجوع شئے کو اصل اپنی هی هوگے
نه محفوظات کو یهان قبح لاحق
وهان تک بند هے یکسر رهِ ذم
تو وه بے شبهه هی اپنا بدُ للّو (ولیکن کر سوالا)
اگر موسومه هوئین پارسائین
جو بدکارین هین سر سے تابناخن
غمِ عصمت هی اونکے ذات سی دور
که هر لالا یهے جسمین ناچتا هے
بهت سی بول و چر کین مین نهاکر
نائی هونگے للّو کے نظیر مین (یعنے لیسندہ ١٢)
نهادهو کر اب آئیو دهوتی پرشاد
مری کپڑی پهن کر جا بهو لالا
که هولے مین حیا کا منهه هی کالا
تو بس بیکنٹهه مین هوگے رسائی
اونهین یهے کشن جی بیکنٹهه دینگی
که هے یهه ناچ رنگ اونکی عبادت
اوسے وهان سرگ مین اسرام هوگا
سبهے بنے هوئینگے جون همزاد للّو

وہ بنکر جلد ہی ہونگے اوسیدہ م
کہ لالا ہوتے ہین للو کے مزدور
خصوصًا کام ایسے دل لگے کا
کہ اسمین دل لگے کی دل لگے ہی
سے جلے ہوئینگے پہر تو وہ ہی گہر سی
کہ ہم بہے چل کی دیکہین رقص للو لالا
زن ہندو ہمیشہ بی حیا ہے
کہ اوس مین عابدات فحش یہہ ہین
بدلا اسکے نہین ہولے مین مردود
وہ گاتین ہین یہہ گائیدن کی مضمون
کہین وہ کشن جی کا راس کرنا
خوشی اوازی سے یون گاتین ہین ملکر
عجب کیا ہی جب ایسا دن ہوا ہو
تو ہر لالا کے ہر للو بہے چہپ سی
سر بازار مجرا کرتے ہونگے
کہ کب آجائین اور کب مجکو دیکہین
اطاعت محض اونکی حکم کی ہے
ہوئی ہوئینگے جب دونی للو مقابل
دکہا کر ٹہوکرین دو چار اون کو
کیا ہوئیگا پہر وہ ناچ موقوف

ادا سے ناچتے ہونگی اوسیدہ م
تماشین حکم تو ہو جائین مقہور
تماشین کسطرح للو سے لالا
عبادت ہے طریق کشن جی ہی
ادا سے نازسی اک کر و فر سے
کہ اس دن مین حیا کا منہ ہی کالا
مگر ہولے مین فحش انکا خدا ہی
سراپا محو ذات فحش یہہ ہین
کہ ہولے مین زنا ہی انکا معبود
کہ ہو جائین مخنث اونہ مفتون
کہ ہی راس زنا کاری سراپا
کہ بدکاری ٹپکتے ہے سراس
عمل ان نیک باتون پر کیا ہو
گئین ہونگے تو لالا جے ہی کب سے
وہ للو کے تمنا کرتے ہونگے
کہ مین تو تہک گیا ہون ناچتی مین
دگرنہ جان میری تہک چکی ہی
تو رقاصہ نی یہہ وہان کی خوشدل
کہا ہوئیگا لالا اے دل اب تو بیٹہو
کہ نا ہو جائین کچہ راحت مین مصروف

که او چیلے کو دی ہونگے وہ بی جلد
تو بیشک تھک گئی ہونگے مقعد

توکے سنبھلے ہو تب للو نے گفتار
کہ ناچی جاؤ تم ٹھہرو نہ زنہار

اب ہے للو تماشا دیکھتے ہی
تمہارا رقص کرنا دیکھتے ہی

کہا ہوئیگا پہر لالا نے جل کر
کہ میری جای تم آجائیو چل کر

تمہین اپنے لچک اتھو دکھا دو
ہمین آرام کچھ ای دلربا دو

سبہی اہل نظر رہ جائین ششدر
جو تم ہر سفت سی دکھلاؤ ٹھوکر

عجب کیا ہی کہ ناچین ہوئین للو
عجب کیا ہے کہ گائین ہوئین للو

دکھایا ہوئی وہان اپنا لچکنا
سنایا ہوئے وہان اپنا چہکنا

نچایا ہوئی ناچ اپنا دکھا کر
ہر اک لالہ کو دیوانہ بنا کر

جواب بیگمے گوپیان خود ناچتین ہین
تو یہہ تو اک کنیز کمترین ہین

ادا سے ناچنا انکا بجا ہے
طریقہ گوپیون کا ہے روا ہے

روا کیا ہے عبادت ہی عبادت
ریاضت ہی ریاضت ہی ریاضت

ابھی جو تجکو شک باقی یہان ہی
کہ سنت کشن جی کی یہہ کہان ہی

کہان تھی گوپیون کے ایسی عادت
کہان سی تجکو پہنچے یہہ روایت

تو یہہ لکھتے ہین ہم تیری کتب سی
تعصب سی تو او سنکو نہ دیکھے

وہان ہر عیش کا تہا پاس کیا کچھ
کیا تہا گوپیون مین راس کیا کچھ

برج مین ۱۲ — نن نتے ۱۲ — ناچ ۱۲

حکایت رقص سری کرشن مصروف صد جشن با طائفہ

رقاصہ گوپیان از سیرت بہاگوت ہندوان کہ از کتب

معتبرہ

معتبرۂ ہنود است و مسلم الثبوت معترض مطرود است

سنو تم کشن کے لذت کے باتین
نکل اک رات اپنی گہر سی آئے
مشبک ہین نجوم اور چاندنی ہی
سمان باندہا ہے صحرا کی فضائی
وہان اوس وصل کی یاد آئی وعدے
کہ جب عالم مین ٹہنڈی آئگی فصل
وفائی وعدہ نیکون کی صفت ہے
یہہ کہکر ولسی آئی آپ بن مین
نکالی ایسی اک مستانہ آواز
بنی مستانہ شہوت وہ ایک ایک

کہ جب کاتک کی آئین سیر راتین
سما پر عیش کے سامان پائے
ہوا مین بوی دولہن بس رہی ہے
بیان کیا ہوئی جو دیکہے وہ جانی
کہی تہی جو اونہون نی گوپیو نسے
کرینگی گرم ہم ہنگامہ وصل
وفا کرنا کریمون کی صفت ہی
او سیدم لیکی منہ نی کا دہن مین
کہ ہولی ایک ہیک ہزارنین نار
بنی دیوانہ لذت وہ ایک ایک

جملہ معترضہ

ہم اول ہی کچہہ ایسا لکہہ چکی ہین
کہ نی جب منہ مین لیتی تہی وہ گویا
منی ٹپکائی تہی جو گوپیو نکی

کہ جیسا یان مفصل لکہہ رہی ہین
ذکر کا سا اثر ہوتا تہا پیدا
تو نی کیا تہی وہ گویا خود ذکر تہے

آمدم بمدعا مورث سرو دلہا

زبان بسج سنکر نالۂ نے
ہوئین نالان عشق اور عقل کی طی

ہوئی لبریز شہوت ہر گل اندام
ہوئین سب اضطراب ولسی بیتاب
نہ اونکو خانمان کی غیرت آئی
کہ ایسی بیحیائی ہوتی ہی یہہ
پہر ایسی غالب آئی اونپہ شہوت
وہین گہر بار سی دل اپنا اکہڑا
چلین یکلخت بیتابانہ بن کو
کسی دیوث نی یہہ دم مارا
مگر ہان ایک کی شوہر نے جسدم
تو بس جی جل گیا آنند و مگین کا
کہ مجہہ چہوڑے خالی میری آغوش
اوسی لیکر وہین وہ گہر کو آیا
دکہائی تب یہہ گوپی نی کرامت
کچہہ ایسا دلمین ہر کا دہیان باندہا
گئی وہان سب سی پہلی جان لیکر
جو دیکہی عاشقی یہہ دلربا کے
پریہت نی کنہا مین اسکو سنکر
بیان کیجی کہ یہہ کیا ماجرا ہے
کہ اوس گوپی نے شان کشن جی کو
فقط اک خوبصورت ہی سمجہکر

ہوا لبریز مے ہر ایک کا جام
ہوئین حکم جناب دل سی بیتاب
نہ بی شرمی سی اونکو حیرت آئی
جو اس سے آشنائی ہوتی ہی یہہ
کیا گہر بار سی ترک محبت
کہ یاد اونکو بنا و اپنا نہ آیا
بنا یار ہنما ہستانہ بن کو
کہ جاتی ہو کہان اسوقت شتاب
جو دیکہا نازنین جاتی ہی یہہ جہم
ہوا وہ سد راہ اوس نازنین کا
کری تا گرم اوس زانی کی آغوش
قرار اوسکی دل مضطر کو آیا
کہ یہان اپنا بدن چہوڑا سلامت
کہ شوہر کے بغل مین جسم چہوڑا
جہان تہی جلوہ فرما کشن چندر
نجات اخروی ہر نی عطا کے
کہا سکہدیو سی ای بندہ پرور
ہمیری دل مین تردد ہو رہا ہی
نمانا تہا خدا جس سی مکت
گئے تہی شوق مین اوسکی وہ مضطر

دا ہی نفس سی جائی
ا جو کوئی انسان
ت سی کچھ آگاہ
ہی ہوجائیگی حاصل
ن ہی جیسی اب حیوان
ا ہمیشہ کو جیئی گا
کو کوئی عارف
ن حق مین بہی وہی ہے
رف و عارف برابر
ہے ہر کی ثنا کے
لی ہی اوسطرف نے
ن نے پہر سیوچی
ہ سی ہر کا تلاشے
تو برخوردار سمجہا
ب اوسکو کشن نی یاد
لے کیا ہی یاد اکثر
و پانڈوون نی دوست پایا
یون نے اپنا سمجہا
لیون کا دل جو آیا
ن نی یار اپنا

نجات آخروی وہ کسطرح پائے
نہ کہی کشن جی سی کچھ بہی عرفان
مگر مداح اونکا ہوئے ناگاہ
حیات اوسکو بہی ہوجائیگی حاصل
ہی اوسکو جو ناواقف بہی انسان
اگرچہ بیخبر اوسکو پیے گا
ہی اسرار سی ہو ہو کے واقف
کہ نا عارف کو جو تاثیر کی ہے
ہو ناواقف و واقف برابر
کسی صورت سی ہو جسنی ادا کے
سلف سی ہوئی کوئی یا خلف سی
عقیدت جسنی جیسی ہر سی رکھی
بنا ناجی ہوا بیکنٹھ پاشے
اوسی سب گوپیون نی یار سمجہا
ہوا ہر خوف سی ڈر کر وہ آزاد
اوسی صحرا کا ہمراہی سمجہہ کر
اوسی شسپال نی دشمن ٹہنایا
کہ ہی آخر وہ اونکی خاندان کا
تو پربہو کو خدا اپنا بنایا
کیا اون سب نی بیڑا پار اپنا

نجات ان سبکو پہونچی فی دی ہی
خیال ہر مین جو حسن و بہیان سی ہی
جو ہر گاؤ بہیان کر کی اک عورت
غرض سب گوپیان آئین اپنا پاس
کہا تب کشن جی نے مسکرا کر
جو تم خوش ہو ہماری پاس اس رنگ
یہہ سنتی ہی وہ مستان مئی عشق
ہوئین آزاد ہر رنج و الم سے
خوشی سی آئین گرد اگرد پر بہو
جب اونکا بن گیا یہہ کام ہنس
وہ سبکو لی گئی جو تہی چمن پاس
وہان اک جوش مین آب روان تہا
وہان گلہای خندان تہی لب جو
ہوا وہان گوپیونکو جوش مستی
گئین تالاب پر ناز و ادا سے
کہ بن بن کر اوسی جوبن دکہائین
لباس اچہی پہنکر گوپیون نے
درست اون سب نے تک سک کو بنایا
مزامیر اور معازف لیکی آئین
غضب اونکی وہ معشوقانہ صورت

پر چہت جی تمہین کیا شک ابہی ہی
نجات اخروی اونکی لیے
ہوی ناجی تو کیا ہی جای حیر
پکچہ بہی شرم و غیرت کا کیا پاس
قریب اون نازنینون کو بلا
ہماری ساتہہ کہیلو راس اس رنگ
وہ صد رشک حریفان مئی عشق
ہوئین فارغ حیا سے اور دہرم کے
کہ تہین وہ رقص مین شاگرد پہو
ہوئین مشغول سب سیر چمن مین
رہی وہان کشن سی ہر گلبدن پاس
وہان اک چاندنیکا ہی سمان تہا
وہ ہمشکل چراغان تہی لب جو
کہ بہولین مست ہنکر اپنی ہستی
ذرا چلکر نگاہ آشنا سے
اوسی یون اپنا دیوانہ بنائین
پہین بہتی بنا کر وہان اونہون نی
بنا و اپنا بنایا جو بنایا
پکہاوج بین وہ سب باندہ لائین
ستم اونکا وہ انداز اور نزاکت

اور اوس پرده بناؤ اونکا غضب تہا
غضب اونکا نزاکت سی لچکنا
نہتا وه رقص اک قہر خدا تہا
نہ آئی شوہرون کی اونکو غیرت
لگین وه ناچنی گانی بجانی
کہ وه بہی ناچنی گانی لگی ساتہہ
تو اونمین کشن کیا ہی خوشنما تہے
کرشن اور گوپیان ہان اس روش سے
کہ جو اونکو ذرا ہی دیکہہ پائے
ملا ہر ساز کی آواز کا سُر
وه جو جو راگ تہی مشکل سی مشکل
ادا کرنے لگین شاگردین اونکو
بجانا سُر لے اور ہر ڈہنگ اونکا
وه اوڑو دوگن اور چوگن کی تانین
وه اونکا ناچنا تہا ایسا ہلکا
الاپ ایک ایک کی ایسی غضب تہے
لگن ایسی ہوئین آنند مین وه
کبہی آنچل ہی ڈہل جاتی تہی اونکے
گلی مین ہار تہی جو گوپیون کے
ریاضت مین جو تہی ہر ایک دیکھو

بجانا تہا غضب گانا غضب تہا
اور اوپر کشن جی کا دل اٹکنا
دل نظار ایمان سی جدا تہا
ہوئین یون کشن پر بدمست شہوت
دیا ساتہہ اونکا وہان اونکی پیانی
وه ناچ اپنا ہی دکہلانی لگی ساتہہ
ستارون مین وه جون ماه سیما ہی
جہکی جاتی تہی غمزی کی کشش سے
پکڑ کر ہات سی دل بیٹہہ جاتی
ملایا ہر صدا ہی ناز کا سُر
کہ جنکو گا سکین اوستاد کامل
لیا پہر بہوری گوش دلمین اون کو
عجب دکہلا رہا تہا رنگ اونکا
وه اپچین لیکی بول اونکی تہاپین
تتوٹے پاون کے نیچے تپا سا
الوپ اونسی وه عقل کشن سب تہی
کہ تن من کی نہ تہی سدہ ہی کچہہ اونکو
کبہی بینی ہی کہل جاتی تہی اونکی
تو موتی ٹوٹ کر گرتے تہی اونسی
جبین پر تہا عرق جون سلک لولو

وہ نکھری تھی جو اونکی گوری گورے
تو گویا بجگانِ مارتے تھے وہ
کوئی اونمین سے ایسی خوش گلو تھی
کہ جسدم نالۂ نے سی وہ ملکر
صدائی نی مین اور اوسکی گلو مین
نکالی کشن نی جو تان نے کی
تو حال نی نواز اوسوقت یہہ تھا
وہ ہر آئینہ رو پریون تھی حیران
ہزارون آئینی پیش نظر تھے
اسی صورت سی سکھہ لیتی تہی وہ
دکھائی ہاو بہاؤ اپنے بہت سی
سنائی راگ اپنی اپنی لے سے
پر پچھت نی کہا سکھہدیومن سے
کہو فعل زبون ہے یا نہین ہی
بکھہدہی اور بڑا کہوٹا کرم ہے
کیا سکھہدیو جی نے اسکو تسلیم
کہ اس عالم مین سامر تھی ہین جو لوگ

اور اونپر بال بہی بکھری ہوی تھے
بگردِ ماہ لگتا تار تھے وہ
کہ گویا آپہی نے وہ فتنہ جو تھے
صدائی ناز کرتے تھے برابر
نہتا کچھہ بہی تفاوت چارسو مین
وہ تان اپنی گلی سی اوسنی طے کے
کہ ازخود رفتہ تہی وہ طفل ایسا
کہ جیسی آئینہ پر طفل ناوان
تو وہ حیرت مین خود سی بیخبر تھے
مزی لیتی تہی دیتی رہی وہ
بہت چالین دکھائین اونکو گت سے
مزی نی کی لیے نقاخ نے سے
کہ کیون جی بہوگ کرنا غیر زن سی
کہو یہہ کام نیکو نکا کہین ہے
کیا کیون کشن نے یہہ کیا ستم ہے
جواب اوسکو دیا لیکن تعظیم
تو دیکھو کیا نہین کرتے ہین وہ لوگ

خدنگِ تیغ زن بچشم سکھہدیومن

ذرا اسکھہدیومن سی کوئی پوچھے	کہ یون رہنا پرائی عورتون سے

مزی لیتا رہا جیسے کنہیا
اور اونہین ناچتا تہا تہیا تہیا

روا کس دین مین ہی سچ بتا تو
مگر سچ ہی کہی یہہ دین ہندو

اگر انکی عبادت ہی تو یہہ ہے
اگر انکی ریاضت ہی تو یہہ ہے

جہان مین اہلِ توفیق ایسی ایسے
تو بی توفیق پہر وے ہونگی کیسی

قصۂ رقصِ سری بل رام ہمہ استان سری سیام از زبان سکہدیومن در اسکند دہم بہاگوت کتابِ معتبر و مؤتمن

سری سکہدیومن کرتی ہین ارشاد
کہ ہو کر گوپیان غیرت سی آزاد

چلین ہاتون مین لیکر بین و مردنگ
پکہاوج اور مُرلی تیز آہنگ

بجائی ساز سب نی سُر ملا کر
مچائی تہیا تہیا ناچ گا کر

وہ گائین جس سی پربہو کو رجہایا
وہ ناچین جس سی پربہو کو نچایا

ہوئی بلرام جی سنکر مگن یون
کہ اونہین آگیا مستانہ پن یون

لگی وہ آپ بہی گانی بجانے
لگی بلدیوجی بہی بل دکہانے

لگی خود ناچنی وہ سات سب کی
کہ وہ اُبہی بہری بیٹہی تہی کب کی

کہ کب چہیڑی کوئی دلبر ہمین بہی
دکہائی ہی یہان اٹہو کر ہمین بہی

بہت سی کہیل دکہلاتے رہی آپ
مزی دیتی رہی پاتی رہے آپ

نتایج ہر دو قصہ از تیغ زنِ پُرغصہ

خداوند آپکی وہ سیام جی ہین
بڑی اوتار یہہ بلرام جی ہین

یہہ نافرجام ایسے کچہہ ہوی ہین
کہ انکی کام ایسی کچہہ ہوی ہین

یہہ ہنسکو کار تہی ست جگ مین کیسی — نہین بدکار تہی کلجگ مین ایسے
پڑہی شیطان بہی لاحول جن پر — خدا کا صادق آیا قول جن پر
کہ جو سرکش ہوی محکوم دنیا — ہوئی نار جحیم اون کا ٹہکانا
جو تہی ست جگ مین ایسی خناس — ہوا پہر وونکا جب یون ستیاناس
تباہی اونکی ہے مشہور عالم — مری ذلت نے لی راہ جہنم
بہت کل جگ کو کہتی ہو برا تم — کہ اب ہی بحر عصیان کا تلاطم
یہ طور اب ہے ہمین نا سقونکی — سو پہر وونکی یاران سنڈیون کے
کہ انکی بچیالیون راس ہی کہیلین — دواعی زنالیون راس کہیلین
کہ زینت جسی زنان اجنبیہ — سراپا بن گئین اون کا ہدیہ
مباح اپنی تئین اونپر بنایا — پی ایمای گائیدن وہ گایا
کہ جس گانیسی گائیدنکا ہو شوق — اونہین ہر لحظہ چسپیدن کا ہو شوق
تحرک گو پہونکا رقص مین تہا — تحرک کہای مخفی کا اشارا
جنبشون سی عرق ریزی کا وہ حال — اشارا تہا کہ یون ہوتا ہی انزال
غرض جو جو وہان آن وادا تہی — وہ اک دلالہ راہ زنا تہے
زنان عنبر سے مشغول ہونا — مطیع نفس نامعقول ہونا
ہجوم خلق مین تالے بجانا — پہر اوسمین تہیا تہیا کرکے گانا
تمہین کہدو کہ کسکا کام ہی یہہ — تمہین کہدو کہ کیسا کام ہی یہہ
اگر یہہ سیام کرتا ہی برا ہے — اگر بلرام کرتا ہے برا ہے
وہی بلرام جی ہین سوچنا تم — کہ جنکی گوپیون مین ہوش تہی گم
کہ ہوتی قلتبانون سی ہین جو کام — ہوی اونسی بہی بڑہ کر انسی وہ کام

دیوثوں سے

یہی مرضی تہی وہان شہوتکی ماری
وہی یہہ نفس کا بندہ ہی بلرام
کہ جسکو کہتی ہو چہوٹہ لچھمن کا اوتار
کہان وہ شاہزادہ انکا پہا لچھمن
مگر پہا لچھمن بہی کب اونسی خفا ہین
نہین مبغوض انکا مرد زانی
زنا اک امر موروثی ہی انہین
وُہی یہہ گوپیان ہین بیحیا ئین
وُہی تو ہین یہہ قحبائین بد اطوار
وُہی ہین یہہ کہ شوہر والیان ہین
وُہی ہین مست شہوت یہہ سراپا
زناکارین کہین ہونگی کب ایسے
جو ہین یہہ رام جنیوان سی بہی بڑہکر
اگر کہلائین ہین یہہ رام جنیان
خطاب اونکو ابہی ہمنی دیا یہہ
ادہر تو رام سی ہین سیام بہتر
جو ہین یہہ سیا فلات اسفل سی منسوب
انہین کو کہیے تو ہم بے تامل
بیان یہہ ہی تو ہی سکہدیوجی کا
بہا رہین کرتے کرتی تک بک ہین

لب انکی بندہی لذت کی مارے
یہہ جسں سی بیحیائی کے ہوئی کام
تو کیا ہوتی ہین اوتار ایسی بدکار
کہان بلرام زانی کشتۂ زن
وہ کیسی ہو ہین پر اونکی خدا ہین
نہین معیوب انہین قلتبا نے
تو کب معیوب دیوثی ہی انہین
زنانہ کی زناکارین
لشارو نمکین لگاتین ہین جو یار
مگر اوسکا پر سب مرتیان ہین
کر رکہی ہات پر پہرتین ہین گویا
نہین ہین رام جنیان ہی اب ایسے
لقب بہی سیام جنیان ہو تو بہتر
تو کہلائینگی وہ سب سیام جنیان
مگر دیکہو تو کیا موزون ہوا ہیہ
اودہر وہ رام جنیوتسی ہین بڑہ کر
ہوئین وہ فاضلات افضل سی منسوب
کہ بیدونکی رچائین ہین یہہ بالکل
سمان جسکا بندہ رہا تہا کشن جسکا
یہہ آئی دلہین پہ ہوگی کہ بس ہان

چلو تالاب مین ای گوپیو تم
یہان بہی گلرخون کو ساتہہ لائی
وہان بہی اونکو پانی نے نچایا
وہان اونکو نچاتا تہا سفید آب
یہہ پانی بہی اک آفت ہی غضب سے
سفید آب اسقدر لایا بلا مین
ہوی شاید وہان یون کشش عنسال
بہڑک جای جہان یون نارِ شہوت
کہ اپنی ظرف مین رہجای پہر وہ
غرض تم پنڈتون سی یہہ حکایات
عبادت ہی جو یہہ سننا سنانا
کہو پہر وہان غضب کیونکر نہ آئی
بکیونکر ہو ئین بندی مستِ شہوت
جو یہہ شہوت پرستی ہی عبادت
عبادت ہی زناکاری وہ ہے
کہ جو چاہی وہ بی قیمت ہی لیجاے
کہتا کیا ہی بڑہی کامل دوا ہے
کہتا جسجای فرماتی ہین پنڈت
کہ جسمین ہوتی ہی تاثیر اکسیر
کہ اوسکا کچہہ اثر ہو جائے پیدا

چلو اب جل کریڑا بہی کرو تم
نہائی دہوئی گلچہرے اوڑائے
یہان بہی اونکو پانی نے نچایا
یہان اونکو نچاتا تہا وہ تالاب
کہ بالکل آگ ہی پانی یہہ کب ہی
کہ کالی کو نچایا گوریون مین
کہ سبکو ہو گیا ہو ئیگا انزال
تو سیمابِ منی کی کیا حقیقت
قرار اک لحظہ اوسمین پای پہر وہ
کہتا مین مرد و زن سنتی ہو دن رات
تو کیا کچہہ ہو ئیگا وہان دل لگانا
وہان جوشِ طرب کیون کر نہ آئی
جو تہی معبود ہی پابستِ شہوت
یہہ شوق و ذوق و مستی ہی عبادت
تو ہی جنسِ عبادت کتنی سستی
فقط اک دین و ایمان اپنا دیجاے
زناکارون کی حق مین کیمیا ہی
وہان بٹتی ہی وہ معجونِ شہوت
مقابل اوسکی کیا توقیرِ اکسیر
مخنث کی ذکر ہو جائی پیدا

عجب نسخہ ہی پوہنچی آپکی واہ
قوی ہوتی ہے جس سی قوت باہ

بہت دن ہوگئی ای تیغ زن ہان
نہین ہم دیکھتی تجکو غزلخوان

غزل لکھہ تو کوئی ایسی بیان ہی
کہ گائین رقص مین سب گوپیان ہے

غزل

جب گوپیون کی راگ ہوئی دھوم رقص مین
تنخیر ہو گئی آن پہنی سیام رقص مین

کیا گوپیونکی ناچمین ہی بل بے یہہ اثر
اپنا بھی بل دکھاتی ہین بلرام رقص مین

ق

بی چین ناچنی مین ہین خود کشن جی تو کیا
اہل نظر کے دل کو ہی آرام رقص مین

ہی اپنی اضطراب مین تسکین دوستان
کیا اسمین ہی کرشن پی الزام رقص مین

یون مست شہوت آئین ادا سی وہ گوپیان
آتی ہین جیسی رند می آشام رقص مین

ہی یہہ نوید جنبش مخفیہ کشن کو
جنبش دکھا رہین ہین جو گلفام رقص مین

قربان لاکھہ رام جنین اونکی چال پر
کامل ہین گوپیان گل اندام رقص مین

تعلیم رنڈیون کو بھی دیوین تو کیا عجب
اوستاد جی ہین کشن انکو نام رقص مین

اندرسی جا کہو کہ یہ سنت ہی کشن کے
مشغول تو بھی ہو سحر و شام رقص مین

جوئی جمن پہ ناچیی زوجین ملکی سب
پر شرط یہ ہی اذن بھی ہو عام رقص مین

کیا ناچ کو تباہ کیا واہ تیغ زن
چمکائے تمنی آکی جو صمصام رقص مین

پیام تیغ زن بسوی اندرمن کہ بازنان خود بر جوی جمن برود
واین سنت سری کرشن محو صد جشن بجا آرد

عقیدہ انکی اوتار کا ہے — طریقہ آپکے ابرار کا ہے

زنان غیر سے لذت اوٹھانا — اور اونمین ناچنا گانا بجانا

کیا کرتے ہین یہہ خلوت مین وہ کام — کہ فاسق کرتے ہین خلوتمین جو کام

ذرا ایجا کی اپنی (اوتار ۱۲) عورتون کو — سر حوی جمن ناچو نچاو

کیجی اب ذرا ہی اہمین غیرت — اداہونگی اوتارون کی سنت

ہنوگی اپنی اوتارو نسے بہتر — کہ وہان سب گوپیان تہین اہل شوہر

یہان ہر شخص نارنین اپنی ہی ہو گے — یہان ہرمہ جبین (کشن کے ساتھہ ۱۲) اپنی ہی ہو گے

اگر ایسا تماشا آپ دکھلائین — تو اوتارونسے بہتر کیون نہو جائین

کہ وہ غیرونسی (غیر عورتون سے ۱۲) تھی مشغول ہر دم — تم اپنی والیون سی ہو گے باہم

تنبیہ باندر من سفیہ

خدا سے ڈر خلایق سی حیا کر — نظر اپنی کتابون پر ذرا کر

کہ ہی اوتار سے ساری ایسی — وہ تھی ساری خدا کے باری ایسے

کہ احوال اونکی بس دیکھا کری تو — ہمیشہ دیکھکر رویا کرے تو

نہو روتسی (اپنے کتابون مین ۱۲) فرصت تجکو دم بھر — کہ جس مین خندہ زن تو ہوئی ہی

برا ناپاک منہ ای شارب بول — اور اوس سی نسبت ازواج یہ قول

جو ہی زوج رسول حق پہ طاعن — علیہ اللعنۃ من کل لاعن

صفات حضرات ازواج مطہرات خیر کائنات علیہ و علیہن افضل الصلوات و اشرف التسلیمات من اللہ علی

الذات من کل البریات

علیہم الصلوٰۃ والسلام ۱۲

وہ ہین سب ساکنات برج عصمت
جناب حق مین بس عزت ہی اونکی
وہ زوجات امام المرسلین ہین
وہ ہین سب تارک دنیای جیفہ
لیا ہی چھوڑ کر دار فنا کو
وہ ہین نان جوین پر سب قوانع
اونہین اس زینت دنیا سے ہی عار
وہ محفوظات خیر الحافظین ہین
وہان رزق کریم اونکی لیی ہے
وہ ہین بس نیک کردار و نکوکار
وہ ہین مصروف طاعات و عبادات
وہ حصن حفظ خیر الحافظین مین
نہین زنہار شیطانکو وہان دخل
کہ ظن بد کو پہنچا لے وہان تک
جو اونکی منزل شرم و حیا ہے
وہ سب وہ ہین اگر اونکی جماعت
زنان خلق کو ہنگر جماعات
وہ ہین وہ شاغلات حفظ رحمان

وہ ہین سب گوہر صد درج عصمت
بیان قرآن مین عصمت ہی اونکی
وہ بیشک امہات المومنین ہین
عفیفہ ہین عفیفہ ہین عفیفہ
خدا کو آخرت کو مصطفے کو
لیا ہی اونکو ایسا نفس قانع
لباس اونکا ہی زہد و خوف غفار
وہ مرزوقات خیر الرازقین ہین
وہان اجر عظیم اونکی لیی ہے
حیا ہی اونکی لونڈی گفتش بردار
وہ ہین سب قانتات اور مخبرات
وہ محفوظات ہین دنیا و دین مین
نہین ہر وہم انسان کو وہان دخل
کہان قدرت کہ ظن جائی وہان تک
نگاہ فکر بہی وہان کب رسا ہے
کری اپنا کچھہ اظہار شرافت
نہو ممکن شرافت مین مساوات
کہ ہین سب غافلات کذب و بہتان

وہ بیشک طیبات خلق و دین ہین | کہ وہ زوجات خیر الطیبین ہین
وہ انعام جلیل آئے ہین اون پر | سلام جبرئیل آئی ہین اون پر
وہ خیریت مین سب ضرب المثل ہین | وہ رضوان الٰہی کی محل ہین
واللّٰہم صلّ علیٰ نبیّی | وبلّغہ سلامی یا الٰہی
علیٰ اصحابہ منی السلام | علیٰ اولادہ منی السلام
علیٰ ازواجہ منی التحیۃ | ومنک لہن الطاف خفیۃ
ورضوان من اللہ علیہن | واحسان من اللہ علیہن
فرادیس الجنان لہن ہنیئا | لہن روح وریحان مریئا
خیام القرب عامرۃ بہن | لقاء اللہ قرۃ عینہن
جو بدبین اونپہ کچھہ بہتان باندہی | خدا کا قہر اوسپر کیون نہ آئی
عذاب اوسپر الیم آئے نہ کیونکر | سقر مین وہ شقی جائے نکیون کر
تو اپنی دیویان اور دیوتا دیکھہ | خبیثات اور خبیثین کو ذرا دیکھہ
تعرض طیبات اور طیبین سے | نہ کہہ کچھہ اے شقی محروم دین سے
ترا ناپاک منہ ای گندہ بد گو | اور اونکی نام پاک اسطور سے لے تو
ترا ناپاک منہ تیری بیان سے | عیان ہوتا ہی اب بالکل یہان سی
کہ تو کہتا ہے اپنی منہ سی آپ ہی | نہین اسمین کچھہ آمیزش ہماری

اندر من

ہماری شرع مین ای اہل ظاہر | بلاشک گای کا گوبر ہے طاہر
نہین گو موتر بہی ہرگز برا ہے | ہماری دین مین شرعاً روا ہے

۱؎ یعنی خلقت اور جبلت اور دین
۲؎ ان [illegible] انکا سب [illegible]
۳؎ طرف [illegible]
۴؎ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۵؎ یعنی [illegible] جبرئیل [illegible]
۶؎ لفظ محل [illegible]

تیغ زن

توگوبر تو نے بہی کہا یا ہی ہو گا
جو ظاہر تیرے دین مین موت گوہ
بہی لازم ہے جواب اس گہہ کی بو کا
نکرنا ایسی گندی منہ سی پہر بات
ہمارے دین مین شرعاً روا ہے
عجب ہی آپکا حسن ترادف
وہی تو ہی کہ جو بکتا ہی اید ورن

پسیا ہوئیگا موت اوسپر بہت سا
تو تیری ایسی دین پر آخ تہو ہی
کہ یہہ اوس بو کی منہ پر ہمنے تہوکا
کہ آئین اہل دین سی تجہپر آفات
عجب تحصیل حاصل بر ملا ہے
کہ جسپر کر رہی ہین ہم بہی تف تف
نگیر رکہہ یاد سحبان زمان ہون

اندر من

نہین انسان ہے تو جانور ہے
ستی کہتی ہین اوسکو ای بدانجام
کری ترک اپنی جان و زندگانی
ولیکن امر یہہ جائز نہین ہے
ستے جو ہجر مین کہوتی ہی جانکو

ستی کی حال سی تو بیخبر ہے
کہ عورت ہجر سی شوہر کے ناکام
نہو مشتاق حسن و نوجوانی
کہ اوسکو دوسرا کوئی جلائے
مع خاوند جاتی ہے جنان کو

تیغ زن

اری کمبخت تیرا ستیا ناس
جلا جاتا ہے اوسکی غم مین تو بہی

ہوا ستی کا تجکو اسقدر پاس
نہین کچہہ خاک بہی ستی مین خوبی

گئی وہ آگ مین جلتی اگر ہے	تو بس مرتی ہی فی نار السقر ہے
نہین یہہ ہمتِ مردانہ اوس مین	نہین یہہ خصلتِ پروانہ اوس مین
جو اوسمین ہمتِ مردانہ ہوتے	تو وہ صابر بہی ہوتی یا نہ ہوتے
سمجھہ رکھنا یہہ ہے تریا چلتر	خصم کو مار کر ستی ہو اوسپر
کہ میرا نام عالم مین رہے گا	بلا ہی جی جہنم مین جلے گا
نہ یہہ اوسکی ریاضت کا سبب ہے	فقط یہہ اوسکی شہوت کا سبب ہے
بیان اوسکا ہی آتا ہی مفصل	ذرا کچھہ اور بہی سن لیجی اوّل
جلانا نفس کا اور قتل کرنا	یہہ اپنی ہات سی اسطور مرنا
کہو عقلاً برا ہے یا نہین ہے	کہو نقلاً برا ہے یا نہین ہے
نہ مانیگی کبہی اسکو کوئے عقل	اب آگی سنیے اپنی معتبر نقل

عبارتِ فصلِ راج دہرم مہابہارت

یہہ دیکھو تو مہابہارت مین کیا ہے	کہ جو اپنی تئین خود مارتا ہے
وہ جاہل ہی وہ بالکل دوزخی ہی	نہین اوسکی لیے کب بہتری ہی

کلماتِ جاپال انکہہ اتہربن بید صدق مقال

یہہ بعضے ڈوب مرتی ہین جو نادان	یہہ بعضی جل کی ہوتی ہین جو بیجان
یہہ بعضی مرتے ہین جو برف مین گر کر	ہینگی ساری یہہ دوزخ مین گر کر
نہین راہ نجات اونکی لیے کچھہ	نہین حسن صفات اونکی لیے کچھہ

الفاظ اسکند پران کتاب معتبر ہندوان

ناہی

یہی اگسند پوران مین لکھا ہے ۔ کہ اپنی بات سی جو مرگیا ہے
تو بس وہ شخص ہی دوزخکی قابل ۔ رہیگا وہ شقی دوزخ مین داخل
اگرچہ ہونینگی ایسی بہت سے ۔ تو وہ ساری ہی دوزخمین رہینگی

تنبیہ باندرمن سفیہ

یہہ کہہ اسکی یہی کچھہ تجھکو خبر ہے ۔ جو مضمون کتب پیش نظر ہے
جب اپنی ہی کتب سی تو ہی غافل ۔ مناظر کس لیی بنتا ہے جاہل
یہہ سیچ کہیو نہ کہیو پردہ اسمین ۔ کہ تو جھوٹا ہی یا تیری کتابین
جواب اسکا ذرا جلدیسی تو دی ۔ کہ ہم ہین تجسی خوش دونون طرحسی
اگر کہیگا تو جو ان دومین سی فی الفور ۔ ہمارا کام بن جائے گا ہر طور
کتابون سی تیرے ثابت ہوا یہہ ۔ کہ مین لکھتا ہون جسکو برملا یہہ
کہ ستی کو سمجھنا پاک داماں ۔ جو خود فی النار ہونیکا ہی سامان
جہالت ہی جہالت ہی جہالت ۔ حماقت ہی حماقت ہی حماقت
تیرے مذہب کی یہہ اعلی ریاضت ۔ جو ہی یون باعث جرم و شقاوت
کہ لکھا بید و پوران مین یہی ہے ۔ جو ایسا ہی وہ ناری ہی شقی ہے
تو جو جو اور ہین باقی ریاضات ۔ سمجھیے اس سی بڑھکر اونکی حالات
اگر ہین دین حق سے غیر ہو گا ۔ تو کیونکر خاتمہ بالخیر ہو گا
اگر ایسی ہی مرجاوگے تم لوگ ۔ تو فی نار السقر جاوگی تم لوگ

ایفای وعدۂ تیغ زن بالالہ بیس برن اندرمن فر

در ذکرِ ستی مردانہ زن

کیا تہا تمسے ہمنے ذکر جب سے — کہ وہ جلتی ہی شہوت کی سبب سے
بیان ہوئیگا باتفصیل اوسکا — مجہی کچہہ اور کہنا ہی ذرا سا
تو مجہکو یاد تہا بہولا نہتا مین — یہہ لو کرتا ہون وعدے کے وفا مین
زنِ ہندو کا جب مرتا ہے شوہر — تو ستے اس لیے ہوتی ہی مضطر
کہ میرے یارِ شہوت جوش پر ہے — ابہی تو دیو شہوت دوش پر ہی
مرا مزدور تہا جب تک یہہ زندہ — تہا اگرچہ بہت خوشدل کنندہ
پر اسکی آڑ تہے میری مددگار — لگالاتی تہی گو مین دن مین سو یار
اور اون یاروںسی جن لیتی تہی بچی — تو ماری جاتی تہی سب اسکی ہر سے
خبر بہی کچہہ نہوتی تہے کسو کو — کہ کسکا پیٹ رہتا ہے بہو کو
ادہر ہی ساس خوش سسرا ادہر خوش — ادہر لالہ جی خوش چچا ادہر خوش

جملۂ معترضہ از بہرِ انبساطِ خواطرِ منقبضہ

بہت یہہ ہندوان مین ہو رہا ہی — اسی ہر کوئی انسان جانتا ہے
جو انین لڑکیان ان ہندؤن کے — گئین سسرالمین ہو ہو کے شادی
ابہی شوہر مین نابالغ زنون کے — ضعیف الخلق ہین یا کم دنونکے
نگر آتے ہی اونکو رہگیا پیٹ — رہا شتی ہی تہی یا جن لیا پیٹ
پر اسپر کچہہ نہین غیرت کسے کو — نہ اس اعجوبہ پر حیرت کسے کو
یہہ سنتی ہین کہ اسکا یہہ سبب ہے — اگر ایسا ہی ہو تو کیا عجب ہے

کہ یہہ ہمت ہی شوہر کے پدر کی
محبت ہوتی ہی آخر پسر کے
کفیلِ محنتِ اولاد ہونا
اودہر جلدی سی گہر آباد ہونا
نہایت خیر خواہی ہے پسر کے
نسمجھو یہہ تباہی ہے پسر کے
جو دل غیرون سی لگ جاتا بہو کا
بہلا صاحب تو کیا جاتا کسو کا
یہہ غیرت آئی جب قلبِ پدر مین
بنایا کام اپنا گہر کے گہر مین
اگر غیرون پی وہ للچاتے رہتے
بہو تا تہون سی اکدن جاتی رہتے

آمدم بمدعا یعنی بیانِ ستی شتا

یہہ شوہر مر گیا ای وای حسرت
تو اب کیا ہوئیگی تدبیر شہوت
پرانی آشناؤن سی ملون گے
تو پہر مین حاملہ بہی اونسی ہونگے
وہ بارِ حمل پہر رکہونگی کس پر
مواجب یہہ مرا احمال شوہر
چہپاؤنگی کہان تک پیٹ اپنی
گراؤنگی کہان تک پیٹ اپنے
ہمیشہ ذلت و خواری رہینگے
مصیبت مین گرفتاری رہیگی
نکاح اپنا جو باندہون گی کسی سی
تو توڑون آس پہر زندگی سے
کہ جیتی کا ہیکو چہوڑینگی مجکو
جو شوہر دار پہر دیکہین کے مجکو
ہزارون یار گو ہو جائین میرے
نلائین گی یہہ آفت مجہپر اوس سی
مگر ہیرا وہ شوہر دار ہونا
اور انکا قہر ہے فی النار ہونا
نکالین گے مجہی پہر قوم سی یہہ
نہ ہرگز چین دیوینگی مجہے یہہ
حلال انکی شریعت مین زنا ہے
نکاح بیوہ لیکن ناروا ہے
یہہ خود تو گو پرانی ہوئین خناس
مگر رکہتے ہین جورو نوجوان پاس

[illegible]

تصحیف ۱۲

جو عورت نوجوان ہو جائی بیوہ
نکاح اوسکا نہین پہر ہونی دیتی
یہہ میرے فرج ابہی آتش بہری ہے
بہری اب بہی خرابی ہین منی کی
ابہی تو مشتعل ہی آتش اسکی
کہان لیجاؤن اس شہوت بہریکو
جو میخ آہنی کو بہے تپا کر
نہ نکلے گے یہہ میری جان بہر ہے
کہانتک یون جلاؤن اپنی جیکو
کہ یون تو جب تلک جیتی رہونگی
ہمیشہ نار شہوتمین جلون گے
اگر یکبار مر جاؤن گے جل کر
وہ جل جاتی ہی بس شہوتکے ماری
چلی جاتی ہی سے نار جہنم
نہین جلتے عبادت کی سبب وہ
ہوئی اترا کے یون آتش مین ساکن
معاون تہا کہین اس باتکا دہیان
کہ عورت تہی مگر مردانہ تہے وہ
کہ خود بہی جلگئی اوس شمع کی ساتہہ
نہین ہوتی ہی یہہ بہی ذوق جینے

تو ہی ان بیچیاؤنکا یہہ شیوہ
نہین یہہ خیر کا فرہونے دیتے
یہہ گو شوہر سے خالی ہو گئی ہے
وہی ہین ڈہنگ اس نوجوبی کے
وہی لذت ہی باقی دلکش اسکی
کہان خالی کرونمین اپنی جی کو
مٹادون اسکی شہوت کو جلاکر
مصیبت ہوئیگی ہر آن پہر ہے
ملاؤن خاکمین اس زندگی کو
تو جلتی مثل ستی کے رہونگے
تو ستے عمر بہر ہوتی رہون گے
تو ساری عمر کے جلنے سی بہتر
وہ جلجاتی ہی اس غیرتکے ماری
نگون سر وہ ہے اور غار جہنم
نہین جلتی ریاضت کی سبب وہ
کہ عقل ناقص اوسکی تہی معاون
کہ مین ہو جاؤنگی مشہور دوران
وہ شمع خیر زنہ کی پروانہ تہی وہ
گئی جلنے کو وہان اک جمع کی ساتہہ
کہیگی یاد مجہکو ہر سکہنے

کہ ایسی ہی وہ ایسی تہی وہ ایسے ہوا ثابت کہ ہرستی ہی شتّا	جہنم مین گئی وہ ایسے تیسے جہان مین کب کوئی ایسی ہی شتّا

اندر من

ستی جو ہجر مین کہوتی ہی جان کو	مع خاوند جاتی ہی جنان کو

تیغ زن

اوسی جنت مین جاتی ہوگی وہ زن
جہان ارجن کو اندر لے گیا ہی
زنانِ دیوتایان ساری مرکر
بنین ہر صادر و وارد کی مفروش
گیا جو کوئی اونکی نسل مین کا
مزی اونکو بہی دکہلائی اونہون نے
جو لفظ اپسرا یا اچہرا ہے
جو جاتی ہوئیگی ستی یہان سے
سمجہی ویسی ہی خود بنجاتی ہوگے
ہو جاتا ہوئیگا وہان مرکے ہندو
وہ اونکو ناچکر دکہلاتے ہوگے
خطا ستی ہی بیچار یکے کیا ہے
اگر تجکو یہان یہہ ظن بد ہے

جہان بیٹہا مزی لیتا ہی ارجن
مزی جورونکی وہان وہ لوٹتا ہے
بنین ہین اپسرا جنت کی اندر
بنین ہر عابد و زاہد کے مفروش
تو اون جورون نے اوسکو بہی پچہوڑا
کیا دل نسل کا خوش وا دیون نے
لغت یہہ شاستر مین حور کا ہے
تو یہہ بہی بل کی حوران جنانسی
وہ جانیوالونکی کام آتی ہوگے
وہ بنتی ہوئیگی اون سب کی جورو
وہ خلوتمین بہی اونکی آتے ہوگے
یہہ اگلی عورتون نی ہی کیا ہے
بیان تیغ زن یہہ بی سند ہی

کہ یہان تیری کتابون کی روایت ۔۔۔ ہمین بہرِ سند ہی بس کفایت

روایت پردرایت از پرب سوم مہابہارت کتاب دیرینہ اہلِ شرارت در ذکرِ رفتنِ ارجن بجنان و آراستنِ بزمِ رقص بر قاصہ آدرسبی نقّان و ذکرِ کلماتِ عجیبہ اندران

ذرا اپنی مہابہارت تو دیکھو ۔۔۔ کہ میرا بہی یقین آجای تمکو
کہ اندر جب بنا ارجن کا ہمسر ۔۔۔ اور اوسکو لے گیا جنت کی اندر
ہوئے آراستہ وان محفلِ رقص ۔۔۔ ہوئی اہلِ نظر سب شاملِ رقص
وہان جب ناچنی کو آئین حورین ۔۔۔ تو تہی ایسی عجیب اک حور اونمین
کہ جو تارِ نظر ارجن سے نکلا ۔۔۔ رہا اوس حور کی زلفونمین اولجہا
اوسیکو بلحظہ دیکہتا تہا ۔۔۔ وہ تہا اوسکی لیئی حیرت زدہ سا
ہوی جب مجلسِ عیش و طرب ختم ۔۔۔ کہ آخر کام ہو جاتی ہین سب ختم
گئی خلوت مین ارجن جی وہانسی ۔۔۔ کہا اندر نی اوس حورِ جنا نسے
بناؤ اپنا بنا اے ماہ پیکر ۔۔۔ بنا ہر ہفت سی تو سکو ششدر
بناؤ اوسنی پہین کی وہ بناؤ ۔۔۔ کہ جو پہبتی کہو (نام زیب ہفت ۱۲) وہ صادق آئے
کہا اندر نے پہر ای اہلِ زینت (حور ۱۲) ۔۔۔ مبارک تجکو ہو ارجن سی خلوت
وہ جوشِ ناز جادو فن مین آئے ۔۔۔ اداسی خلوتِ ارجن مین آئے
ہوئی وہان آنکر خواہانِ صحبت ۔۔۔ کہ ای ارجن یہہ ہی سامانِ صحبت

یہہ جو کچھہ ہے فقط تیری لیی ہی
کیاتب وصل سی ارجن نی انکار
رہی وہان قیل وقال اونمین بہت کچھہ
سنانا آخر ارجن نے سنانا
کہ مین جو تجکو ہر دم دیکھتا تہا
ہنسا اوس دیکھنے کا وہان سبب یہہ
فقط تہی اسلیئی وہ میرے حالت
تمہاری نسل سی ہم لوگ ہی ہین
توگویا تم ہوئین دادی ہمارے
یہہ صحبت ہمسے ہی دادی نہین خوب
کہا دادی نے چل احمق ہوا ہے
میان ارجن فقط ہم وہ نہین ہین
یہان تو جتنی آجاتی ہین چل کر
وہ سب ہوتے ہین یہان ہمسی ہم آغوش
بہت فرزند اوس راجا کی آئے
وہ مجہسی سب کے سب نوبت بنوبت
اری لڑکے تجھی کو کیا ہوا ہے یہہ
تجھی یہان تو نہی زوجہ کیطرح دیکھہ
نہ کہہ ہیبت مین آکر فصل مجہسے
کہین جلدی سی بن تو یار میرا

تحمل اس نمط تیری لیی ہے
سنانا جو بجا دونون نے انکار
جہنی ہر وصال اونمین بہت کچھہ
کہا پہر اوسنے یون ای حور دانا
کہ سکو تجہسی وہان کم دیکھتا تہا
کہ مجکو تجہسی تہی اوسمین طلب یہہ
کہ تم ہو اک بڑے راجا کی عورت
ہماری جان ہین اولاد آپ کی ہین
تو ہمسے چاہیی پرہیز کا رہے
ولد سی فتنہ ایجادی نہین خوب
کہ ہم حورین ہین ہمکو عیب کیا ہی
کہ زوجہ ایک ہی کی ہو رہین ہین
تو جا سکتی ہین کب وہ ہمسی مل کر
ہماری لذتون مین سب ہین بیہوش
عبادت کی مزی یہان آکی پائی
رہی مصروف لذتہای صحبت
کہ تو بہی کیون نہین لیتا مزا یہہ
نگاہِ شوق سی اچہی طرح دیکھہ
ہمیشہ بیدہڑک کر وصل مجہسے
نہ بن تو اب تو ہر جو دار میرا

بہت خواہان رہی وہ حور دانا	اگر صحبت کو ارجن نے ستانا
طبیعت حور کے جب بنی مزاکی	تو ارجن پر یہہ اوسنی بد دعا کی
کہ اک مدت تلک خنثی رہا وہ	فکر کچہہ اور کچہہ اسنے رہا وہ
بہت گنجایش تطویل یہان ہے	پر اپنا مختصر ہے جو بیان ہے

نتیجہ این حکایت حور پر قصور مغویہ ارجن از دست و قلم تیغ زن

عجب مسکن جنان ہندوان ہے	فحشی مادر زادان ۱۲	کہ دار اللطف و بیت لولیان ہی
زن ہندو جو جاتی ہی یہان سی		ہوا لگتی ہی ایسی اوس جنا نے
کہ بن جاتی ہی ایسی مال زادے		نہین ٹلتی نبیرون سی بہی دادے
وہ رنڈی نکی ایسی بیٹھتی ہے		کہ ہر یک غیرت صدر وسپی ہے (جدہ ۱۲)

سوال اشکال

یہہ کیا رانڈین تو کہلاتین ہین یہہ سب یعنے کیا سبب ۱۲	سہاگ انکا سہاگن سی بہی اغلب یعنے رنڈیون اور رام جنیون کا ۱۲

جواب باصواب

سہاگن ایک پی رہتی ہی قانع	یہہ وہ ہین جو نہین لاکہون کو مانع
سہاگ ان رنڈیونکے کیون نہ ٹہہرے جاریہ	جنہین اولاد بہی شوہر نظر آئین
فدا جو کرگئین یہان رام پر جان	وہان وہ بن گئین سب رام جنیان
یہہ کیسی انکی حورین ہین پر آفات	کہ چکلو نکی بہی قحبائین ہوئین مات
ہوئی ہین ایسی ایسی فحش ان سی	کہ قحبائین بہی شرماتین ہین جنسے

یعنی اوصال اکلی کاملی ہوئی ۱۲

فقط

نکھنا اونکو حوران لطیف
کہ وہ ایک ایک ہی چھکلی کی جیفہ

یہہ ستی ہی جو پر فن جاتی ہوگی
تو بس ایسی ہی وہان بنجاتی ہوگی

یہان سی اسلیی چلکے گئے ہے
کہ اب یہان سر واپنی دل لگی ہی

وہان یاروبنی ہوگی گرمجوشے
ملیگی قیمت شہوت فروشے

رہیگی رانڈن آغوش وہان گرم
نہوگی ساس نندونکی وہان شرم

یہان جو اور شوہر لاونگی مین
تو ماری شرم کے مرجاوُنگے مین

تعجب ہی زنان ہند وا نسے
یہہ پائی رتبۂ عالی جنان سے

کہ اپہی بن گئین جنت کی حورین
مگر پہر ہی رہین ایسی چہنا لین

کہ جو جاتا ہی وہان چل کر مسافر
تو اول ناشتی مین ہین یہہ حاضر

عجب شہوت پرستی ہی یہہ انکی
کہ کیتنی فرج سستے ہی یہہ انکی

نچھوڑی جو وہان اپنی پسر تک
لگائی لخت سی لخت جگر تک

یہی حیرت ہی ہمکو ہندون پر
یہہ کیا ہی قہر حق ان کافرون پر

عبادت کی ریاضت کی سبب سے
اگر بالفرض یہہ جنت مین پہنچے

تو وہان شہوتی یون جاتی رہی ہوش
کہ مین جدات سی اپنی ہم آغوش

جو گرم آغوش مادر مین یہان تہی
وہان آغوش ہی گرم اپنی ما نسے

ہدیہ ضیہ طعن تیغ زن پیشکش جناب اندرمن

ابی تو ڈوب مر اب منہ نہ دکھلا
جہانمین کون بی غیرت ہی تجھسا

ذرا اپنی بزرگون پر نظر کر
عبث تو اتنا منہ آتا ہے ہمپر

ترا کیا منہ مقابل ہوئی ہمسے
کہ تو جھوٹا تیری اوتار جھوٹے

اگر مرجائی تو رنج و قلق سے
تو کب ہوتا ہی ہمسر اہلِ حق سے

یہہ لو رسمِ خطاب آخر ہوئی یھہ
ہماری ہی کتاب آخر ہوئی یہہ

ہوئی سّتی تلک تسوید قرطاس
تفاول ہی کہ انکا ستیا ناس

(یعنی ذکر ستے تک) (ستے کے)

تفاول ہی کہ سب ناری ہین ہندو
لباسِ جلد سی عاری ہین ہندو

(جنت سے)

یہہ انکا آگ مین مرتی ہی جلبتا
اشارہ ہی نہین اس سی نکلنا

ہمیشہ آگ مین جلتی رہین گے
کفِ افسوس ہی ملتی رہینگے

کہ مانا ہای اک عالم نے اسلام
بنانا تو بنانا ہمنی اسلام

غزل ہی آخری سن لیجی ایک اور
یہہ پہلی ضرب ہی اب ہمسی ایک اور

غزل

عبث اس دینِ باطل پر یہان نازان ہین یہہ ہندو
کہ مرکر آتشِ سوزان مین خود سوزان ہین یہہ ہندو
اگر یہہ مرگئے کافر تو سب دوزخ مین جاوینگے
انہین امن و امان کیون ہو کہ بی ایمان ہین یہہ ہندو
بتِ دوشیزۂ ہندو سی ہر دم وصل حاصل ہے
درِ بتخانہ پر بس اس لئی دربان ہین یہہ ہندو
اشارا ہی کہ وان خندان رہنگی زخمِ دل انکے
(بجاری بت خانونکے)
مسلمانون کے دین پر جو یہان خندان ہین یہہ ہندو
جو امرگ انکو سمجھو آخرت کی رندگانے سے
کہ شکلِ زالِ دنیا پر سبھی قربان ہین یہہ سب

مسلمان خوف حق سی ہین یہان گریان وہان خندان
یہان خندان ہین یہہ ہندو وہان گریان ہین یہہ ہندو

اگر نسیان نام انکا ہو انسان سی تو بہتر ہو
عبث مشہور عالم نام کی انسان ہین یہہ ہندو

یہہ اوس خلاق آدم کو نہین سجدہ ادا کرتے
بڑی شیطان ہین یہہ ہندو بڑی شیطان ہین یہہ ہندو

یہہ جل جائین گے اکدن آتش فرج جوالا مکھی سے
جو بی لنگ اوسکو مضطر چھوڑ دیتی وہان ہین یہہ ہندو

سند کچھ بہی نہین اس بید کی ان احمقونکی پاس
تعصب ہی کہ جس سے منکر قرآن ہین یہہ ہندو

وہان ہے کافرونکو ظل و فرش و ثوب جامہ نار الله
ق بہلا یہہ کون کہتا ہے کہ بی سامان ہین یہہ ہندو

بنا آئینہ خانہ دین کا ہندوستان جب سے
بہت حیران ہین یہہ ہندو بہت حیران ہین یہہ ہندو

کہ اب تک ایک بہی انکا نہ ہندو بن سکا ہمسے
مسلمان ہو گئی انسی تو بی پایان ہین یہہ ہندو

عبادت مین بت بیجان کی انہمنے یہہ اشارہ ہے
کہ ایمانے نقاشی سب کی سب بیجان ہین یہہ ہندو

ہوئی مجروح سب تیغ زبان تیغ زن سی آج
تو بس اب کوئی دن کی جان لو مہمان ہین یہہ ہندو

اندر من

اگر بالفرض ای انصاف پرور
کمی بیشی ہو کچھہ مطلب مین پیدا
نہ لکھنا نظم ایسی مطلبون کا

بباعث نظم کے کوئی کہین پر
تو از روی کرم ہو عفو فرما
بہت دشوار ہی ای مرد دانا

تیغ زن

نہتی بالفرض کہنی کے ضرورت
بنی افراط اور تفریط سی ہے
یہہ عصیان کیا ہی خالص کفر ہی یہ
اوسی کیا عفو فرمائے کوئی یہان
نہ بخشی جب تلک اللہ تجہکو
جو تو ہان آج ہو جاوی مسلمان
پہر آئے اوس ہی جو باران رحمت
کہ خندان ہوئی تیرا باغ ایمان
تو ممکن ہی کہ ہوئی عفو تقصیر
کہا سچ تونی یہہ ای مرد دانا
بہت دشوار ہین لیکن وہ کسکو
وہ ہین تجہہ جیسی ہر شاعر کو مشکل
یہان ہمپر تو وہ عون خدا ہی

کہ تیری نظم ساری فی الحقیقت
بنی تخلیط اور تغلیط سے ہی
کہ کامل ہی نہ ناقص کفر ہی یہہ
ہوا تجہسی جو یہہ عصیان یزدان
تو بخشی کون ای گمراہ تجکو
تو آئی تجہہ ابر عفو و غفران
دکہائی تجکو ایسی شان رحمت
گرائی ہر بنائی کفر و عصیان
وگرنہ تو وہی کافر ہے بی پیر
مطالب ایسی یون منظوم لانا
کہ جو دہقان تجسا گہس کہدا ہو
مگر کب ہین کسی ماہر کو مشکل
کہ تو ہی اوسکو ظاہر دیکہتا ہے

ایسا ہی انسان ... الاسلام ...

ہوا جو قامتِ مضمون حاضر — ملا اوسکو لباسِ نظم فاخر
جو ہین الفاظِ حشو شاعرانہ — اونہین بہی جانتا ہی سب زمانہ
نہین ہوتی مطالب فوت اونسے — اگرچہ آئی تجکو موت اونسی
ہمیشہ مجتبہ سے ہے وہ فضلِ غفار — کہ مجہکو کچہہ نہین یہہ امر دشوار
مطالب آئی گو مشکل سی مشکل — رہی تصریح عونِ حقی حاصل
وہ سلکِ نظم مین سب یون ہین موجود — کہ دُرِ منسلک گویا ہین معدود
جو ممکن ہو تو لکہا کر ہمیشہ — ہماری پاس بہیجا کر ہمیشہ
جواب اونکی ہی ہم لکہتی رہینگی — ہمیشہ دمبدم لکہتے رہین گے
رہین گی نظم مین تجہسے مناظر — بنائینگی تجہی مبہوت آخر
رہی حق حامی و ناصر ہمارا — تو دیکہہ اب کوی ونمین تجہکو مارا
تمنا ہی کہ ہوئی مجمع عام — اور آئین وہان خواصِ نیک فرجام
پہر اونمین تجہسے اپنی گفتگو ہو — جواب نظم او دمدم دوبدو ہو
رہی ہمیں جو عون و لطفِ رحمان — تو گویا جیتی جی مرجای تو وہان
کہو ای تیغ زن بیدل ہوئے کیون — تم اندر من سی یون غافل ہوئی کیون
رہی فکرِ مضامینِ غضب مین — رہی تم رات دن کسکے طلب مین
اب اوسکو دمبدم ہی غم زیادہ — الم ہی حزن ہی ہر دم زیادہ
مِی تسکین افزدے غم یہان — سنا و ہستراد ایسی غزل ہان
سنو جس سی اثر مین سم زیادہ — نہ جینی پائی وہ اک دم زیادہ
غزل گو سن چکی ہین آخری وہ — اگر سن پائینگی یہہ اور بہی وہ
لبِ غمکا ہے اتنا کچہہ تاثر — کہ اونکی نبضِ دل مین ہی تواتر

نو اثر سے تو اثر دفع ہوگا | وہ بارِ جان تن سے رفع ہوگا

تحفۂ غزلِ مستزاد باندازِ مبارکباد

دینِ ہندو وہی جو ہندو کوئی بیزار ہوا — وہی دیندار ہوا
جو نہ بیزار ہوا حامیِ کفار ہوا — وہی فی النار ہوا
ناک کاٹی کوئی گنیش کے بندونکی ابہی — کہ یہہ ظالم ہین سبہی
کیونکہ ہر عابدِ خرطوم خطاکار ہوا — یون سزاوار ہوا
ہارِ دوزخ کی یہہ زنجیرین ہین ہار نہین — انکی گردن مین ہین یہہ
مشتق اس امر کو یہہ ہار ہی زنار ہوا — بچنا دشوار ہوا
کیا خدا انکا ہے بندر ہین معاون جسکے — کہ جو سرِ گھس گئے
پاہی سیتا پہ یکون رام دل افگار ہوا — وصلِ دلدار ہوا
بن گئی ہونگی راون کی وہ آلات ہی — سر تہی دست ہاتھہ نہی
فوج سیتا سی قرین لشکرِ پیکار ہوا — کیا ستمگار ہوا
کیا نشا ہی یہہ ہی کفر کا قہر قاہر — کہ دلِ ہر کافر
سر پہ پاپوش اجل کہائی تو ہشیار ہوا — ایسا خمار ہوا
قعرِ فرح زنِ ہندو مین اوتر جاتی ہین کیا — ہوگی مشغولِ ثنا
جس لیے نام ان اوتارونکا اوتار ہوا — وصف اظہار ہوا
کیا بیان ہوئی کس گنگ و جمن وسعت — کہ ہزارون لوٹ
جمع گہنے کو وہان مجمعِ کفار ہوا — دم مین سب پار ہوا
آتشِ فرح جو الانہ بجہی پر نہ بجہے — شعلہ زن جوان ہاری

لنگِ استادہ انجیون او سمین ہے ہر بار ہوا — جبکہ در کار ہوا
مرضِ تپ کی مریضونکی دوا ہوتی ہی — تو شفا ہوتی ہے
دلِ ہندو کو غضب کفر کا آزار ہوا — سخت ناچار ہوا (یعنے مرض لا علاج)
کسقدر تیز ہی یہہ سیف زبان ہے مسلول (برہنہ) — کیئی ہندو مقتول
تیغ زن ایسی تو قاتلِ کفار ہوا — حق مدد گار ہوا (جل جلالہٗ)

اندرمن

نہین ہی نظم جای قابلِ جنگ — کہ ہی یہہ کوچہ تاریک اور تنگ
بلاشک نثر میدانِ وغا ہے — کہ بہر مردِ معنی یک فضا ہے

تیغ زن

تو وہ ہی نہین سکہہ آنکہونکا اندہا
یہہ کوچہ گرچہ ہو گیا ہی روشن
تو کیا دیکہین سکے اسکی روشنی کو (وہ دیدے)
خصوصاً جو مخنث آگے آگے
تو کیونکر نظم جای جنگ ٹہیرے
اوڑائی نثر کے میدانین کیا خاک (اینکو)
لگائی گہونس تجکو ایک گہونسا
تماشا ہی کہ کہدیتا ہے کیا کچہہ
زبانِ وہ چنیہ ہے جسکی سبب سی

کہ اس کوچہ کو تو تاریک سمجہا
نہین جو دیدۂ بینا ہے روشن
وہ خود روتی ہین اپنی روشنی کو
ہمیشہ نثر کے میدان سی بہا گے (نابینا انکو)
یہہ کوچہ کیون نہ اوسپر تنگ ٹہیرے
جو تو ایسا یہان یکتا ہی بیباک
تو گہس جای تو گہر مین چڑہ کی عشا
نہین تو اپنی دلمین سوچتا کچہہ (گدری)
بہت انسان نہین بچتی غضب سے (غضب الٰہی)

علہ یعنی جبکہ جوانکو ابہی ضرورت پڑی تو کیون ایسا ہوا فقط جہہ حصہ مین ۲ سے یعنی جو کتب مین کہ نثر مین لکہین ہین اور اونکی جوابات بہی نثر مین ہین اوس میدانین کب قائم رہ کر کچہ خاک اوڑائی ہے جو میدان نظم کے تاریکے اور تنگی کا عذر زبان پر ہے

زبان کب ہر کسیکی آشنا ہی — نہیت لوگون کی حقمین اژدہا ہی
دعا میرے کر ہی ربِّ مستعانسے — بچائی مجکو آفاتِ زبان سی

اندر من

حقیقت تو یہی ہی اہلِ اسلام — نہین ہی بحثِ دینی جای آرام
مناسب ہی کہ اس رستی سی گزرو — نہایت طول اس قصہ کو مت دو
نہین یہہ امر ہی بہتر سر مو — کہ پہیلی خوبیٔ اسلام ہر سو

تیغ زن

یہہ شاید ہو گیا ہی تجکو نسیان — کہ کہنا چاہیی تہا اسطرح یہان
عیان ہی خوبیِ اسلام ہر سو — ہوئی مرغوبیِ اسلام ہر سو
مگر کاہیکو بہتر ہے سر مو — کہ کہل جائین عیوبِ دینِ ہندو
نصیحت پختہ ہی یہہ تیری اے خام — نہین ہی بحثِ دینی جای آرام
مگر یہہ اہلِ باطل ہی سی کہہ تو — کہ جیسے گبر و ترسا اور ہندو (وہ کون ہین)
وہی ہوئینگی بے آرام اس سے — غنی ہین صاحبِ اسلام اس سی
کبی آرام ہو مین بحثِ دین سی (بحث سے) — کہ یہہ دین فضلِ رب العالمین سے
ہمیشہ ہوئے گا مامون و محفوظ — رہین گی اہلِ دین بشاش و محظوظ
نہین کچہہ بحث سی سچی کو نقصان — مگر ہان اس سے ہی جہوٹونکو نقصان
درم خالص جو ہوتی ہین کسی پاس — نہین معیار سی کچہہ اوسکو وسواس
کہ جو ہین درہم و دینار جیّد (خالص) — نہین ہوتا ہی بازار اونکا کاسد (کسوٹی سے)

نہین کچہہ بی رواجی اونکی موہوم — کہ ہی کامل عیاری اونکی معلوم
مگر جن پاس ہونگی کہوٹی پیسے — مقرر سب کی سب وہ ایسی تیسی
بہت ڈرتی رہینگی اس سی ہر دم — کہ کہلجائی نہ عیب و غش درہم
چلن اونکا دغاباز ایسے ہوگا — ہمیشہ کام بدراہی سے ہوگا
اونہین نقادسی ڈر ہر نفس ہے — کہ ہر دم چور کو خوفِ عسس ہے
تو سچ کہتا ہی اندرمن بہی مغموم — کہ ہی اپنی حقیقت اوسکو معلوم
مسلمانون کو بہی وہ جانتا ہے — تو اونکی بحث سی یون ڈر رہا ہے
فقیر اسجا می بہی لکہو غزل ایک — کہ یھان بہی نیک ہوجائی عمل ایک

غزل

جو اہلِ اللہ و اہلِ صدق و اہلِ دین و ایمان ہین
مسلمان ہین مسلمان ہین مسلمان ہین مسلمان ہین

مسلمان کیون نہون اللہ کی توحید سی مانوس
وہ انسان ہین وہ انسان ہین وہ انسان ہین وہ انسان ہین

خدا کو بہولکر ہندو رہی پہر کا ہے کو انسان
یہہ نسیان ہین یہہ نسیان ہین یہہ نسیان ہین یہہ نسیان ہین

مآلِ خندہ گریہ ہی پسِ ہر گریہ خندہ ہے
جو خندان ہین وہ گریان ہین جو گریان ہین وہ خندان ہین

یہہ اشعار اپنی مین بہی بہیجتا ہون اونکی خدمت مین
جو کہتی ہین کہ گو ہندو مین ہم پر مثلِ سحبان ہین

ذرا ان بھی تو دیکھوں کیسی شاعر ہیں بلاغت فن
کہ مجکو داد کیا دیتی ہیں وہ کیسی سخنداں ہیں
اگر ای تیغ زن آجائیں ساری ملکی ہند و
مقابل سکی ہو نہیں مجپہ وہ افضالِ رحمان ہیں

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات جل جلالہ وعم نوالہ

الہی تو غنی ہی میں ہوں محتاج ۔ عطا کر طبع رشکِ بحرِ مواج
کہ جسکا موجۂ یک فکر غائر ۔ بہا لیجائی دم میں لاکھہ کافر
وہ ہو میں غرقِ دریائی ندامت ۔ وہ سمجھیں ساحلِ دین کو سلامت
الہی میں فقیر اور تو غنی ہے ۔ مراد ارین میں تو ہی ولی ہے
تو کر اب میری ایسی کارسازی ۔ کہ دستِ فکر کو دی وہ درازی
دلِ کافر کا جا پکڑے گریبان ۔ دکھائی راہِ دار الخلدِ ایمان
ہمیشہ میرے الفاظِ زبانے ۔ کریں اعدا پہ یارب حربہ رانے
الہی وہاں طفیلِ مدحِ احمد ۔ ہوی ہی گردنِ حسان ممتد
جو تھی ضرابِ تیغ ہجوِ کفار ۔ تہا جنکو دریغ ہجوِ کفار
عجب برقِ تپاں اونکی زبان تہی ۔ کہ کشتِ کفر پر آتش فشاں تہی
جہاں وہ ہو گئی یک لمعہ افگن ۔ جلائی کفر کے خرمن کی خرمن
وہی اک ابرِ رحمت وہ زبان تہی ۔ کہ مداحِ رسولِ حق جہاں تہی
وہیں تہی خندہای ہر گلِ دین ۔ وہیں تہی نغمہای بلبلِ دین
نہوتی اونمیں کیونکر ایسی تاثیر ۔ کہ تہی امدادِ رحمان اونکے تاثیر

محمد اونکی وه فخر المرسلین تھے
معین اونکی وه جبریل امین تھی

طفیل روح حسانؓ ابن ثابت
جو تھی خطاب فی شان ابن ثابت

طفیل روح عبداللہؓ یارب
جو تھی ابن رواحہ حرز مذہب

خداوندا پئے کعبؓ ابن مالک
جو تھی لسن فی سبیل اللہ سالک

طفیل عامر فرزند اکوع
کہ جو تھی قاتل کفار اشجع

جو کار تیغ لیتے تھی زبانسے
تھی تیغ اونکی کم برق تپانسے

وه جو جو شاعران مصطفےٰ تھی
نثار عرض و جان مصطفےٰ تھی

محب دوستان مصطفےٰ تھی
عدو دشمنان مصطفےٰ تھے

ہمیشہ پاسبان مصطفیٰ تھے
وه سب قربان شان مصطفیٰ تھی

وه چون تیغ و سنان مصطفیٰ تھے
وه مرگ حاسدان مصطفےٰ تھے

وه قہر منکران مصطفےٰ تھے
ہلاک موذیان مصطفےٰ تھے

فدای نام و شان مصطفیٰ تھے
نثار خانمان مصطفےٰ تھے

جہاد اونکا وه تھا تیغ زبان کا
کہ منہ پہر جای شمشیر و سنان کا

وه ہر ہر لفظ شعر اونسے نکلکر
ہنی باران تیراون کافرون پر

طفیل اونکی دعا میری ہو مقبول
کہ ہندو سرنگون رہ جائین مخذول

بلندی میری گردن کی لیی ہو
نگونی راس دشمن کے لیے ہو

سخن میرا خدنگ قہر بنجائے
اور اوس سی سینہ کفار چہن جاے

چلے تیغ فقیر ایسے کہ ہر سو
یہہ کاٹی گردن کفار ہندو

نقوش جوہر اپنی ایسی دکہلاے
کہ چون عرض مفارق بدن مٹجاے

اوڑا کر بید سے تک تخت تحریر
رہی تا حشر پر جوہر یہہ شمشیر

الہی تیری رحمت سے ہی ممکن　　خدایا تیری قدرت سے ہی ممکن
کہ دے وہ زور دست ناتوان کو　　کرے مقتول کفار جہان کو
جہان چمکائے وہ تیغ یکبار　　چمک کر مثل برق تیغ یکبار
وہ چلکے لیجائے دم مین انکی انکھین　　بنادے ہندوون کی اندھی انکھین
وہ آب آتش اثر دکھلائے ہر سو　　کہ پھر پانی نہ مانگے کوئے ہندو
کہ ہو ایک ایک کافر کا دہن خشک　　لب ہر بندہ گنگ و جمن خشک
میرے ہر شعر کو یارب عزت　　بنا شیر نیستان جلالت
کہ اوسکی پوچھ جان تک جائے ناگاہ　　ہوا ہو جان ہندو مثل روباہ
مرا ہر لفظ ہو یارب اک نشتر　　رگ ہندو مین مثل نوک نشتر
نکالے کفر کا خون اوسکی رگ سے　　نجاست دھوئے گویا جسم سگ سے
مگر کیتی بھی ہوتی ہین کہین پاک　　کرے ہان توہی رب العالمین پاک
تو پھر ہو جائین جو ہندو مسلمان　　او نہین آب بقائے قول ایمان
حیات جاودانی کیون نہو جائے　　غلو دہ زندگانی کیون نہو جائے
پھر اونکی دشمنون کی سر کو کاٹے　　یہہ تیغ اونکی عدو کا خون چاٹے
نہ پھر اون دوستون کی ہو یہہ دشمن　　پھر اونکی دشمنون کی ہو یہہ دشمن
وہ ہندو بھی جو ہو جائین مسلمان　　یقین وہ دوستان اہل ایمان
پھر اونکی دشمنون کی ہوئی خونریز　　اوڑائے اونکی سر یہہ خنجر تیز
رہی حالت یہی نوبت نوبت　　کہ ناہین جائین توحید و رسالت
تو ہوئی آب حیوان آب اسکی　　ملائین اور بھی پھر تاب اسکی
کچھہ ایسی انکی دل پر آئے ہیبت　　بنی یہہ تیغ محراب عبادت

کرین

کرین سایه مین اسکی حق کو سجده
کرین تجهه قادر مطلق کو سجده

مگر یهه کیونکے هویا میری رحمن
که کافر ساری هوجاوین مسلمان

که هی دوزخ سی بهردینی کا وعده
انهین فی النار کر دینی کا وعده

جو سب یهه دشمن دین رسل هین
اسی قابل یهه ای خلاق کل هین

که انکا نار دوزخ هووے مسکن
عبید نار کا یخ هووے مسکن

جلانا انکا هے پهر عین رحمت
که هی تعذیب کافر عین رحمت

یهان تهی اهل دین پر خنده زن یهه
وهان دیکهین گی جب بیت الحزن یهه

حزین دوزخ مین هر مقهور هو گا
تو حزن اهل جنت دور هو گا

هوا جس سے سرور قلب ابرار
تو رحمت هو گئی تعذیب کفار

او وهی دوزخ بهی اک مخلوق رب هے
اور اوسکو بهی نوالے کی طلب هے

اگر بنجاوین کافر لقمهٔ نار
تو هی یهه نار پر اک رحیم غفار

الهی یهه سخن هو جای مقبول
یهه حرب تیغ زن هو جای مقبول

عمل مین هو نصیب اپنی وه اخلاص
که هو جائی قبول حضرت خاص

بچانا مجکو تو عجب و ریا سے
نرکهه محروم یهان صدق و صفا سے

همین اعدا پی رکهه منصور یارب
رهین دشمن سبهی مقهور یارب

رهین غالب هی سب پر اهل ایمان
رهین هر دم مظفر اهل ایمان

رهی دین محمد کو ترقی
نهوئی مذهب بد کو ترقی

مسلمان روز افزون هوتی جاوین
تری منت سی ممنون هوتی جاوین

تنزل مین رهین ادیان کفار
رهی هر لحظه کسر شان کفار

الهی مین هون عاصی تو هی غفار
الهی تو میری عیبون کا ستار

الہی مین ہون لاہی مین ہون ساہے
الہی مین ہون خاطی پر تباہے

الہی مین ہون گو مصروفِ غفلت
مگر مجہپر ہے ہردم تیری رحمت

اگر ہردم ترے رحمت نہوتے
مری انسان کی صورت نہوتی

الہی وہ مین ہون تو جانتا ہے
کہ میرا نام سرتاپا خطا ہے

الہی ذکر سے غافل ہون ہردم
جہانمین غیر سے شاغل ہون ہردم

تو اپنی ذکر مین رکہہ مجہکو شاغل
بنا دی ماسوا سے مجہکو غافل

بجائی دل کہین یہہ صورتِ گو
بجز چوگان فرمان بحیر مو

الہی مینی مانا مین تو مین ہون
مگر تو ہی تو ہے ذاتِ بیچون

اسی امید پر ہیکر دعا ہے
کہ ہمپر تو ترے جود و عطا ہے

مگر ہمسے وہ تو جیسی کہ ہم ہین
وہ کر جیسے تری لطف و کرم ہین

غضب پر جو تیری رحمت ہی غالب
اوسیکی ہم ہین یا اللہ طالب

تو جسکا اہل تو یا کبریا ہے
وہ کر ہمسی یہی بس التجا ہے

یہہ دلسی دور فکرِ غیر ہوجائے
ہمارا خاتمہ بالخیر ہوجائے

وہی توفیق دی ہمکو جہان مین
کہ تو راضی ہو جسسے دو جہان مین

ہمین رکہہ حامیٔ دینِ محمد
خدائی طرز و آئین محمد

ہوا ختم مناجات اس دعا پر
درود حق محمد مصطفےٰ پر

الا یا ایہا المشتاق فی الغد صباح ۱۲
قلِ اللہم صل علی محمد

وفی الاصال سلمہ دواما العشی ۱۲
لعل اللہ یرزقک احتراما

	بکون زوال مقت فی صلوتہ فصرف کل وقت فی صلوتہ	

تواریخِ استراحتِ قلم از تحریرِ این نظمِ زنجیرِ الم درحقِ کفار بندگانِ صنم که مورخِ آنہا نیز منم یعنی تیغ زن بگردنِ اندرمن

قطعۂ تاریخ اولیٰ عربیہ

حمد الله المعبود — تم کلامی بالمقصود
قد اختتم کتابی — سیف طال لضرب ہنود
۸۷ ۱۲

قطعۂ تاریخ ثانیہ فارسیہ

چو داده گندِ شرکی را بهندو — نداده بوی خوبی را بهندو
لوای فهم وادراکش چو شد لنگ — نموده شانِ عالی را بهندو
چو قعرِ مبلغِ (انتہا ۱۲) علمش جلهری ست — چه نسبت بحثِ علمی را بهندو
بموسن طیباتِ دین بدادند — زدند از بس پلیدی را بهندو
سرش را وقفِ تعلیقش (قضا و قدر ۱۲) نمودیم — زدیم این تیغِ هندی را بهندو
چو نظمِ تیغ زن شد ختم با جبر (ہندو ۱۲) — رسانید او تباهی را بهندو
همین در سالِ ختمش گفت هاتف — بزن شمشیرِ سمی (زہرآلودہ ۱۲) را بهندو
۸۷ ۱۲

قطعۂ تاریخ ثالثہ ہندیہ

یہہ بارگاہِ خدا مین ہی التجا میرے
قبول حضرتِ حق ہووی یہہ دعا میری

کہ کاٹتا ہی رہون ہندؤن کی گردنکو
یہہ ضربِ تیغ نہووی کہین خطا میری

مقابل انکی یہہ کہتی ہے اپنی شمشیر
کہ بارِ غم سی ہوئی پشت یون دوتا میری

کہ آبِ تیغِ قلم نے بجھائی آتشِ کفر
اب انکی سامنی ہو گئی قدر کیا میری

الٰہی اونکی جراحت کو التیام نہو
لگی ہنود کو جو زخمِ تیغ کا میری

ہمیشہ گردنِ کافر کے انتظار مین ہے
یہہ سیف دیدۂ جوہر سی ای فتا میری

زبان حال سی تیغِ فقیر کہتی ہی
کہ خونِ اندرِ کافر ہی بس غذا میری

الٰہی شکر ہی اب زخمِ گوشِ کافر نیز
زبانِ تیغ سی باتین ہو مین رسا میری

الٰہی حشر تلک چھوڑ کر سرِ کفار
نہو غلاف مین شمشیرِ جان گزا میری

ہوئی تمام جو نظمِ کتابِ تیغِ فقیر
قبول ہو یہہ تمنا ہی یا خدا میری

یہہ سالِ ختم ہی اسکا کہ بہرِ قتلِ ہنود
بجھی ہی زہر مین تلوار واہ کیا میری
۱۲ ۱۲۸۶

حربۂ سیفی بر سرِ کیفی

این مثنویست موسوم بحربۂ سیفی[۱] بر سرِ کیفی در ردِ مثنوی پہندن لال کیفی از مقولات سیفی

[۱] سیفی ہے تیغ زن کا تخلص پہندن لال کیفی کے جواب مین ۱۲

تمام

بسم الله الرحمن الرحیم

زحمدش پر گهر عمان جان ها
ز شکرش پر شکر کام دهان ها

بجان القای حمد او کند دل
بدل از جان ثنای اوست نازل

ادای حمد او فوز عظیم است
تخلف ها ازو کار لئیم است

بصفحات فلک حمد قدم را
کجا طوق نگارشها قلم را

ثنای کنش بعلم اوست احصا
نثار بارگاه حق تعالی

نعت رسول کریم علیه الصلوة والتسلیم

صلوة از ما سلام از ما بهر دم
نثار روضه سلطان عالم

ظهور او موخر شد بآفاق
مقدم اوست در انعام خلّاق

چو نور سرور عالم نبودی
درین ماتم سرا جز غم نبودی

بشکل مصطفی این رحمت حق
هدیّه آمده است از حضرت حق

بمحشر زیر ظلّ رافت او
بیایند اقدمین چون امت او

ازو بحر شفاعت چون بر آید
چو شبنم ها گناه ما رباید

بانعام کثیرت یا الهی
شفیع بالوقت عذر خواهی

چو لب بهر شفاعت ها گشاید
باذنت باب جنت ها گشاید

مرادا ری تو در صفّ نعالش
تو سازی این سر من پایمالش

مرا هردم درود اوست بر لب
رسانی از فقیر این تحفه یارب

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

الهی عزم ابراهیمم ده مرا از ورشکست هر صنم ده
الهی بر سر اعدا گمارم که مغز هر سر ملعون برآرم
زنم برهم بت و هر عابدش را کنم مبهوت هر نمرود وشش را
هدایت کن رشاد احمدیم عنایت کن جهاد احمدیم
سپارم جان در راه محمد شوم قربان در راه محمد
چنان کن ای خدائی بی نیازم که هر بتخانه را ویرانه سازم
نهم در جای او بنیاد مسجد بکفرستان کنم ایجاد مسجد
الهی لفظ لفظم را سنان کن وزان مجروح عرق هندوان کن
شود هر عابد گنگ و جمن غرق کنی یعنی به بحر شعر من غرق
ز وزن شعر من صد بار اندوه فتد بر کاه هند و صورت کوه
زمین شعر من کن دار اسلام کنش معموره از معمار اسلام
ظفر یابم بدار حرب هندو کنم سیف زبان در ضرب هندو
قلم را ده بکار دین قلم و گریزد روح هندو زین قلم و
ز سود خامه ام گردد بهر سو سواد الوجه فی الدارین هندو
الهی ضرب سیف حرب سیفی فتد بر جان هندان لال سیفی
چنان بر خرمنش برقم بریزد ز جانش دود دیگر از دل بخیزد
شرر های مضامینم بهر سو فتد بر پنبه زار جان هندو
تمنای بنت آن زنده سوزد اگرچه جیفه او مرده سوزد
زما چون باعث این فیشها شد زبانش در حق او اژدها شد
دهانش شد دهان اژدهائی فرو خورده خودش همچون غذائی

بل

بدل دیگِ عنادش چون بجوشید — بکبرِ شانِ دینِ حق بجوشید
طمع را پختہ چون این خام کردہ — سرِ سفوات در اسلام کردہ
بحمد اللہ کہ ردِ کفر اندر — بعالم شد ز من محسوس و مُبْصَر
کنون تیز است سیفِ خامہ من — ز بہرِ گردنِ گستاخِ پہنہان
چہا نامی نشد این نامہ من — کز و گمشد ز دنیا نامِ پہنہان

حربہ سیفی

کیفی

پس از حمدِ خدای پاک یزدان — سخن میرانم از دینِ مسلمان
عزیزان بشنوید این طرفہ دین است — پر از کبر و غرور و بغض و کین ست

سیفی

تو حمدِ پاک یزدان را چہ دانی — کہ ہستی عبدِ سیتا و ہوانی
خدای پاک را ای عابدِ لنگ — تو کی دانی کہ ہستی ساجدِ لنگ
تو دور از درگہِ حمدِ خدائی — کہ بودہ معبدت قعرِ جلہری
سخن راندی تو از دینِ مسلمان — سخن میرانم از دینِ تو الآن
عزیزان بشنوید این قولِ کافر — نمودہ کبر خطِ نصیب دینِ طاہر
ازان قشقہ ز صندل بر جبین ست — دوای دردِ راس کبر و کین است
گہی از و بیت خطی مستطیلے — کہ بر شکلِ جلہری شد دلیلے
گہی آن خطِ صندل مستطیر است — بسوی لنگِ شب گویا مشیر ست
ہمین قولِ زبانِ حالِ ہندوست — کہ بہرِ بعضِ نفس اعمالِ ہندوست
اشارہ کنندہ

که ما خود عابدان شرمگاهیم	ز فخر دین خود زان می پناهیم
مثال دین ما چون شرمگاه است	نصیب ما ز کبر و کین پناه است
بشکل صند لین شد در علامت	کشاخات عرقهای ندامت
چو دین اهل اسلامست عالی	چو امر سهل اسلام است عالی
چرا فخر و مباهات دو عالم	چرا خیر و سعادات دو عالم
بهر شانی نصیب شان نباشد	چرا رحمت قبیر شان نباشد
چو فخر دین نصیب مومنین است	بکین نسبت ز راه کبر و کین است

از طرف سنوده

کیفی

به بین دانائی بانی اسلام	عبث الله خود را داد الزام
که او را فاعل خیر و شر انگاشت	چه خوش در مزرعه اش تخم حمق کاشت
ازین تقریر بهم در پیش دانا	وجود دو خدا گردید پیدا

سیفی

همه دانائیت ای وقف کفران	بود بیکدانه از دام شیطان
تو تا کی دام شیطان را کشائی	که پائی اهل خیر از ره ربائی
زبس این کید هایت ضعیف است	زبس این هو و هایت ضعیف است
یعین بر اهل حق سلطان ندارے	چو شیطان رهزنی برهان ندارے
تو در تقدیر خیر و شر چگوئے	سخن در حکمت داور چه گوئے
که تو خود عابد صد لک خدائے	تو کی منقاد و عبد یک خدائے

ببین

به بین تیغ فقیر اکنون که شد تیز — برای گردن هر فتنه انگیز
درو زین مسئله گفتیم اسرار — کنون تحصیل حاصل را نخهدار

کیفی

مسلمان گر بدانستی که بت چیست — بدانستی که در این بت پرستی ست
اگر مسلم ز بت آگاه گشتی — کجا در دین خود گمراه گشتی

سیفی

چه بت کین پاره سنگی چو سنجات — گرفتی چون خدا مقصود بالذات
ز بیچون غافلی در بت پرستی — پی بت از شراب قهر مستی
تو گوئی رب قاهر را معطل — به بحر شیر می خسپد مغفل
کفیل کار و بار او بتانند — بتان در ملک بیچون خسروانند
ز رجس تیغ بت خبردار است مسلم — ز بت زان سخت بیزار است مسلم
پس ای گمراه بر آگاهیی ما — کنی بهتان که شد گمراهیی ما
سرت بر سنگ بت بشکن شب و روز — دلت چون آتش در سنگ میسوز
بلی اسرار هم در بت نهانست — از آن معبود و رب هندوان است
که وار دهر ستی لنگ ایستاده — جلهری پیش او خود را گشاده
ز نان هندوان بهر زیارت — همین آیند با هر سفت و زینت
چنان باشد سر او یل ز وا غب — نمیباشد دران از زیر حاجب
بدانستم درین ستریست مخفی — غلط گفتم که چیزی نیست مخفی

که بهر لنگ شب این کار ساز نیست — تصنیفش انکشاف هر جلهری ست
کی زیر ایستاده محو بالا — دگر چون چشم سر محو تماشا
نبودن حاجب زیرین ازانست — نگوبت چیست دانستم چنانست

کیفی

مسلمانان چه انسانند نادان — که بیجا بحث میدارند هر آن

سیفی

چرا بیجا بگوئی بحث ما را — که بیجا های تو ما آشکارا
ز دین تو همیگوئیم با تو — بگو نادان کنون تا ئیم یا تو
زنان اهل شوهر را اگر شنت — بوطی خود نمودی محو لذت
شد اندر بازن گوتم چو گستاخ — بشکل فرج شد سوراخ سوراخ
نصیب روی چندر مان سیاهی است — رسیده آن شب وصل آن ستیا هیبت
چو سورج دیوتا را دل برآشفت — ز فرج دختر دختر چه در سفت
ز برج زن کرن گر دید پیدا — چه مهر انه فرج زن گر دید پیدا
زنان فاحشه حمل زنا را — بزایند و نسازند آشکارا
عجیب این دختران دیوتا نید — که مثل مهر ولد از غیر زایند
ز مشرق تا بمغرب گشت روشن — ز خور این زنا زائید این زن
ببین این دیوتایان تو بودند — همه این ها خدایان تو بودند
حیا بیجا نشد افعال ایشان — ببین در بید خود احوال ایشان

خدائی هندوان شد پیر گو گا ... که بوی گه ز نام اوست پیدا
خدای شان چو شد همنام چیر گین ... خورند از گاو از ان ابوال و سرگین
خدائی هندوان این گاو باشد ... که فرج خویشتن مکشوف دارد
خدائی هندوان شد مار پر زهر ... پرستندش بجان این مورد قهر
نشد چون بر بنای بیت عبادت ... گرفت از ظلم بیت موش آخر
چو هندو را گزد در دم بمیرد ... ز زهر آن رب پر سم بمیرد
عجب ربّیت باطل بهر هندو ... بجائی تربیت شد قهر هندو
چه معبودان ایشان را شمارم ... چسان ریگ بیابان را شمارم
ز تعدیدش احاد ار تو بخواهے ... بر آید او لعینش لا تناهے
عبید این خدایان را چه گویم ... عبادت های ایشان را چه گویم
ضعیف اند این خدایان و همه حال ... همه ایشان نحیفانند و بطال
زنا چیزی نوای پهندان شنیدے ... تماشا ها نمود و لمیت بدیدے
کسی ایکاش در ایمان تجلد ... چو هندوئی که با عبد القوی شد

حکایت بزرگی موسوم به عبد القوی با هندوی منصف و ذکی در وقت سفر و ظهور کرامت آن نیکو سیر

بزرگے نام او عبد القوے بود ... بهمراهش هندوئی ذکے بود
ز دهلی جانب ملک جنوبے ... برفت آن رهرو بهر راه خوبی
طریق اهل دین باشد مواسات ... نمودی همره خود را مدارات

که با همسایگان و همسفرها
اگرچه باشد از کفار و فجار
شبی در منزلی چون آرسیدند
همسایه و همسفر ۱۲
ز حلوا ئش شیرینی دهانید
ربود آن تلخی کفرش همان شب
بخورد از وی هم او باقی ازان داشت
دران زنبیل ز اسباب پرستش
گنگا
دران زنبیل تهیا کرده بود او
دران میداشت از روئین جهیا
دران تصویر سیتا بود موجود
دران تصویر لنگ و بهگ نهان بود
دران بودند حاضر دیوتایان
به پیشش دربهجن کردی جو لب باز
بشب چون زیر سر بگذاشت آنرا
چو سگ را دفعةً رود رمفر شد
زبس در آه و افغان لب گشوده
پی آن تلخکار و پس نگون آ
دوید سوی سگ با آه و زاری
دریغا کشن و لشن و رام و چهمن
فغان کمین بر خدا یا نجم چه رفت
بود احسان ز مسلم بیشترها
نگهدار د حق یار و حق جار
مسلم ۱۲
نحیف از جوع هندو را بدیدند
نه شیرینی غم دینی دهانید
که چون روز سعادت بود آن شب
برای توشه در توشه دان داشت
راه ۱۲
نگه میداشت اداب پرستش
هندو ۱۲
تراشیده ز سنگ آورده بود او
بتان شکل کشن و لشن و برهما
دران خود رام اینها بود موجود
دران بهگوان رب هندوان بود
که بودند از پی هندو خدایان
شدی زنبیل او زنبیل شب باز
والله ۱۲
سگی بوئید و خود برداشت آنرا
دران احوال هندو را خبر شد
که این شیرینیم تلخی نموده
خدایان مرا سگ برد یکبار
که ای سگ این خدایانم گزاری
شدند این لقمهٔ سگ وای برمن
بدل نالنده و الشیانم چه رفت

له هندوان پیش بتان چون
سرودی کنند آنرا بهجن میگویند
زنبیل آن شش زنبیل شب بازه یعنی با داهی پس در خیال
بیشتر شده که بار بار نعمت ۱۲
۱۲ رقصان میکنند و برمی آرد
و نهان میسازد پس گویا
کرد آنهم در پرستش با همچنان
سگ کرده ۱۲

همین میگفت و سگ بر از نظر دور … شب مهتاب او گردید دیجور
چنان سنگ بپانش بر سر افتاد … که چون غش خوردگان بر بستر افتاد
چو ضعف و ناتوانیهاش افزود … ببالینش شده عبد القوی زود
بگفتا ای رفیق من چه حالست … همه اینها ز عون ذو الجلال است
خدا احسان بر جانت نموده … که حال این خدایانت نموده
همه مفروض کفار اند ایشان … همه مقهور قهار اند ایشان
بگیر از قدرت ایشان حسابی … که نتوانند تخلیق ذبابی
ازینان چون مگس چیزی ستانند … کسی کی میتواند زو رهانند
بتان چون در دهان سگ برفتند … بتحت قهرمان سگ برفتند
مگس را تو همیدانی که چون ست … ببین قهر سگ از وی بس فزون ست
رهیدن از دهانش کی توانند … تراشیده ز سنگ آخر بتانند
چو معبودان تو از سنگ زستند … کی آنان چارهٔ کار تو جستند
پی صدها بناشی در صدد ها … بشو تو بندهٔ معبود یکتا
خدای بیعدیلی بیمثالی … قدیری کبریائی ذو الجلالی
بعصیان همه دانشش علیم ست … بما با وصف علم خود حلیم ست
قدیر مطلق است او بر خلائق … ولی بر قهر او عفو است فائق
خدائی قادری جان آفرینی … نه جان بل جمله کیهان آفرینی
حکیمی دادگستر دانش آموز … درون جان چراغ بینش افروز
بلندی بخش ارباب اطاعت … به پستی افگن اهل ضلالت
[illegible] تحقیق … شکست انداز در خصمان زندیق

لوا افرازِ حق از حق پسندے　　بحق جویان به بخشد ارجمندی
ز بخشودن به بخشیدن فزاید　　کسی گر پیشش آید بیشش آید
به تنها جمله تنها آفریده　　از آن تن ها تنے را برگزیده
رسولی پیشوائی راهِ یزدان　　نبی رهبرِ ایزد پرستان
بسی خوب از همه خوبانِ گیهان　　شفیعِ عاصیان محبوبِ رحمان
نماید چاک مه را از اشارت　　دهد ایزد پرستان را بشارت
اگر پرسی چه باشد نام پاکش　　محمد مصطفی مشهور اسمش
تو ایمان آرای بی عقل و ابله　　که ایمان هیدم ما کان قبله
همانساعت مسلمان گشت هندو　　ز اهلِ دین و ایمان گشت هندو
برید آنساعت از زنار رشته　　بعشقِ دینِ حق شد دل برشته
کشید از جامِ دینِ طاهر شرابے　　شده آن ذرهٔ ذرد آفتابے
چراغِ بتکده شد شمعِ مسجد　　شریکِ هر نماز و جمعِ مسجد
شده آن بندهٔ بت عبدِ غفار　　انگشت آهن طلائی وشست افشار
بدینِ مصطفی گروید آنکس　　ببین ای کس چه کس گردید آنکس
نصیبِ هندوان کردارِ او باد　　بسی عبرت ازین گفتارِ او باد
بیا سیفی بگو چیزیکه طول است　　که از طولِ تو کیفی بس ملول است
سرائیدن چو میدانی غزل را　　چرا ایندم نمی خوانی غزل را

غزل

برقِ تیغِ من چو خرمنهای اندر من بسوخت
درجوارش حاصلِ جان و دلِ هندن بسوخت

مطلع ثانی

هر دلِ بیتاب بر کفر از نارِ شعرِ من بسوخت
آنچنان آتش ز دم سیماب در معدن بسوخت

سجده در طاقِ زنش هیچ‌واست چند ربان شبی
بین که گوتم بر جبینش داغی از آهن بسوخت

یک سمومِ شهوتِ شبنهو چه بر کیلاس رفت
مهادیو ۱۲ نام کوه ۱۲
گلرخانِ عابد آتش را همه گلشن بسوخت

ذکرِ تیغِ دینِ حق بر روی چنان چقماق زد
جسمِ هند و خود بنارِ سنگِ سنگاسن بسوخت

ز آتشِ غضبِ زبدها چون دخانِ گرم خاست
بکهن ۱۲
سربسر جسمِ کرشنِ سارقِ روغن بسوخت
ماکهن چور ۱۲

بر زمین افتاد لنگِ شب بر رشته بیدرنگ
رشتهٔ بیهوده را خود گرمیِ سوزن بسوخت

زین گلستانم لشوخیها چو پهندن گل بچید
آتشِ گلهای من زد جمله پیراهن بسوخت

سیفیا این آبِ سیفِ من شد آن آتش مزاج
کان بیک حربه دل و جان و تنِ پهندن بسوخت

برخی از عباداتِ و اعمالِ هنود و چیزی از حسنات و خیراتِ قومِ نامحمود

تو معبودانِ هند و را بدیدی سخن میرانم از اعمال اکنون	ز ناهیاتِ شان چیزی شنیدی ببین انموذجِ افعال اکنون (هنود ۱۲)

کسی کو حالِ معبودان بداند — هم احوالِ عبیدشان بداند
که شرکست افضلِ طاعاتِ ایشان — پلید از شرک باشد ذاتِ ایشان
ارادتهای ایشان کفر و شرکست — عزیمت‌های ایشان کفر و شرکست
هر آن کاری که خود شرکِ جلی هست — مدارِ صاحبِ گنگا جلے همت
بعالم مسلکِ شان دینِ کفرست — همه آئینِ شان آئینِ کفر است
ببین وقتِ سحر ز ایشان عبادت — که در گنگ و جمن نوبت بنوبت
پی غسل اند مرد و زن برهنه — قرینِ یکدگرها تن برهنه
ذکرها و فروجِ خود کشایند — امورِ خندهٔ شیطان نمایند
چنان عریان کنند انزال در بحر — کنند هر رام چند انزال در بحر
بعریانی شدند ایشان قوی‌ها — جنابت دور کے ماند از نهها
ازین حاصل نمیگردد طهارت — کزان غسل آیدش غسلِ جنابت
چنان کاید ز وطیِ فرجِ زن غسل — بود از غسلِ این گنگ و جمن غسل
بدینسان چون شود هر فرج ظاهر — بدریاها نمیگردند طاهر
ز طاعتهای ایشانست ڈنڈوت — که پیشِ مهرِ تابانست ڈنڈوت
ازان اظهر من الشمس این بگردید — که هندو غیرِ خالق را پرستید
ز طاعتهای ایشانست هولی — چه با حالِ پریشانست هولی
مضامینی که باشد شهوت انگیز — سرانیدش که تا شهوت بود تیز
دران ایام هر زن قحبه گردد — که پنڈانی و بهگتن قحبه گردد
کسانی کو بظاهر باوقار اند — درین هولی وقار از سر بدارند
بود در دستها دستارِ آنان — که هڑواپن بود کردارِ آنان

بگردن عقد نعلین ست می بین / بر اجسام است یکسر بول و سرگین
ازان القاب و نام نیک شد دور / که دل از گفتن بهر و است مسرور
زطاعتهای ایشان شد دوالی / نمیباشد هم ان از فحش خالی
هجوم مرد و زن پیش چراغان / کند شمع ذکرها را گل افشان
زطاعت های شان رقص و سرود است / که در پیش بتان رقص و سرود است
چرا آراستند این زیر و بم را / خبر کی میشود سنگ اصم را
زطاعت های شان آواز ناقوس / که پیدا از صدای اوست افسوس
هر انکو بانگ خر داند عبادت / بران نفاخ ناقوس است لعنت
زطاعت های ایشانست هر سال / که در آغاز سرما شل اطفال
کنهیا را همی سازند پیدا / برین فعل حسن باشند شیدا
بجز کیش ثیاب آلوده شویند / سوگنگ و جمن شادان بپویند
چنان تعظیم شان هر دو سازند / که چرکین در دهان هر دو سازند
چو در روز ولادت روزه دارند / بجز نان و سبدم پهلیار خوارند
زجنس نان چنان افزون بود حرص / که از یک حرص مگیرد دو صد حرص
که میخایند چون بسیار پهلیار / نمیگردد شکست صوم ازین کار
برین روزه هزاران قهر قهار / برین صایم هزاران لعن جبار
عباداتهای شان چون سازم اظهار / پی عبرت همین کافیست ای یار
هلیسان بین که بیحد و عدد هست / همه زشتست و آن بدهاست و بدهست
مثال دین هندو گر نگارم / چه تمثیل از پی تصویرش آرم
نیابم مثالی را که گویم / درین حیرت کجا پویم که جویم

همان بر حالت من راست آید / که جامی حال دهقان مینماید

قصهٔ دهقان که در بلدهٔ ری کباب از بازار خرید و گم کرد و در بیان مثالش حیران بود و هر چه خطاب با مردم کرد

چو دهقانی منازل طی نموده / قیام خویشتن در ری نموده
بسوق آن بلد روزی بگردید / کبابی را مستطیلی بر دکان دید
اشارت کرد و واقف شد بیابش / بیکدانگی خرید آنجا کبابش
بشد زانجا و در راهش بینداخت / بجست و جوی وی شور و فغان ساخت
نمیدانست نامش را ولیکن / ذکر بر کف نهادان صاف باطن
ندا میزد بهر دکان قریه / که یا تجار و یا سکان قریه
چنان گم کرده ام چیزی درین سوق / تماگرفته باشید ازین سوق
چو نامش را بیان کردن ندانست / نظیرش غیر ازین گفتن ندانست
همین سان سیر و فکرم بهر سو / نمی آید مثال دین هندو

کیفی

چرا دارند دل بر قتل جان دار / که نزد حق بود مذموم این کار
عجب جور و جفا را ساز دادند / بقتل بیگناهان رو نهادند
پسندیدند بر جانها عذابی / بحق دارند امید ثوابی

سیفی

لحوم

بلحوم گاو باد ادر دہانت — چہ اینہا میطراود از زبانت
بخلقت استخوان گاو سازم — جواب تو پس انگہ بر طرازم
ببین از طاعت ہندوستٔ جگ ہم — کہ نذر اندر است آن امر مبہم
روا دادند قتل گاو در روی — ہمین سازند قتل گاو در وی
ببین در تحفۃ الاسلام اندر — جواز اوست از ارقام اندر
گرشنت نیز لحم گاو خورده — عظام و لحم و شحم گاو خورده
ببین در بیدہای خویش ایدون — کلام ما ہمہ با صدق مقرون
کلام نو بر آنہا راست آید — کہ خوردند آنچہ پیش تو بود بد
عجب جور و جفا را ساز دادند — بقتل بیگناہان رو نہادند

کیفی

زن ہندو غم شوہر بدارد — زن مومن سر دیگر بدارد
کہ این در عشق شوہر زندہ سوزد — وآن با شوی دیگر رخ فروزد

سیفی

بعد ازان شاستر نکاح ثانی کا رواج ازایام قدیم تھا لیکن عمل درآمد نہ تھا اور یہ قصہ مشہور ہے بار بار اخبار میں طبع ہوا ہے ۱۲ — گرو ارجن نے جو ... ملک پنجاب کا از بیدہا ... کنٹب لال پنڈت

چرا بیہودہ میسازی دہن وا — قتال نفس خود از دست خود ہا
بدین تو ہم آید بدین حرامست — ببین در بید خود حق اینکلامست
اگر تفصیل این اجمال خواہی — ببین تیغ فقیرای پرتابے
ببیند انی کہ کنٹب لال پنڈت — درین تحقیق کردہ صرف ہمت
ثبوت از بید کرداد تا بدانسٹے — برای بیوہ زن ہا زوج ثانٔے

بر آشفت آنچنان بهرِ تحقیق (کشف لال) ‌‌ که اثباتش نموده بی تملق

حلال است و حلالست و حلالست ‌‌ زبانِ بیدِ تست و این مقالست

چرا نبود ز بید اثباتِ این نقل ‌‌ که ترکِ او بود مذموم هر عقل

زنِ هندو و غم شوهر ندارد ‌‌ بجای شوهر او یاری بیارد

بظاهر مثلِ بیوه گو نزارست ‌‌ خودش هر روز در آغوشِ یار است

هزاران بیوگانِ هندوانرا ‌‌ بدیدیم و شنیدیم اینچنین ها

که بس بی پرده میگردند یکسر ‌‌ گرفتارِ زنا باشند یکسر

چو بر رُو ها نقابی را نمایند ‌‌ شکم را پیشِ مردم می کشایند

علاجِ دل کنانند از برهمن ‌‌ همی باشند آنند از برهمن

که فرجِ شان برهمن را حلالست ‌‌ دخولِ او بر ایشان بی ملالست (در عیش)

زنِ هندو اگر بی مرد گردد ‌‌ ز سقّای خود اکثر سیر گردد

گهی او آب در آوند ریزد (زوج) ‌‌ گهی در حقّهٔ سر بند ریزد (بسبب جماع کنانیدن)

ازین گفتارِ من عیبش نگیری ‌‌ که باشد کارِ سقّا آب ریزی

شمارم تا کی از دینت تباهی ‌‌ که باشد او لبنش لا تناهی

نکاحِ بیوه ناکردن خطاهاست ‌‌ کزین اشکال انتاجِ زناهاست

نصیبِ مومنان هر خیرِ دین ست ‌‌ نصیبِ هندوان حرمان ازینست

چو شد بر ذکرِ ستّی ختم گفتار ‌‌ تفاول تنگ شد اظهار ازین کار

که ختمِ کارِ هر هندو است آتش ‌‌ فی احراقِ او هر سو ست آتش

تو ای آسیفی ازین گفتار پرهیز ‌‌ مکن بر هندوان نارِ سخن تیز

برآتش زن کنون آبِ غزل را ‌‌ خدا کرده است مهلت اینعمل را

غزل

غزل

بر مردگانِ کفر چه پاپوش میزنم / آبی عبث بر آتشِ خاموش میزنم

الفاظِ من ربود حواسِ هنود را / کین سنگها بشیشهٔ آن هوش میزنم

هر بیتِ هجوِ کفر نداند که چون سقر / بر کافران ز غیظ و غضب جوش میزنم

قرعِ صماخِ هندو بدین جها نشد / ضربِ صریرِ کلک دران گوش میزنم

مخمورِ کفر راست ز اشعارم انتباه / من نعلِ هوش بر سرِ می نوش میزنم

اندر زکورتیس پهندن فتاد و گفت / دستی چو سورداس برین دوش میزنم

آغوشِ برهمن شده حلِ زنانِ شان / زان این نگارِ هجو در آغوش میزنم

من از جفا بحضرتِ حق می برم پناه / حق کوشم و طریقِ جفاکوش میزنم

من در خطای قتلِ عدو سیفیا کنون / دستی بذیلِ عفوِ خطاپوش میزنم

خدایا سعیِ من مشکور فرما / مرا در کارها معذور فرما

نصیبم ساز اخلاصِ عمل را / نداری از ریا در من خللها

الهی کلِ ساعات لک الحمد / وفی مجموعِ اوقات لک الحمد

قطعهٔ تاریخِ اختتامِ نظمِ این رسالهٔ فارسیه یعنی

حربهٔ سیفی بر سرِ کیفی

ختم چون نظم این کتاب شده　　بر دل از سور فتح باب شده
سحم سان برزبانش (آتش سوزان ۱۲) سخنم　　جگر هندوان کباب شده
بی نصیب اند ازین بهایم کفر　　اهل ایمان کامیاب شده
اینکه نظمم عذوبتی (شیرینی ۱۲) دارد　　بر دل هندوان عذاب شده
از کشاکش چو خامه آرامید　　بهر تارنخش اضطراب شده
سر اصنام را برید و بگفت　　۹۰ دین هند و همه خراب شده ۱۲

اعتذار بخدمت اصحاب ضمائر فطانت ذخائر و ارباب بصائر مهر نظائر اهل ایمان و اسلام از زبان فقیر ناکام

غفر الله الغفار ذنوبه و ستر الله الستار عیوبه

نہ مین وہ ہون کہ مین کچھ جانتا ہون　　کسی مدّاح کی کب مانتا ہون
جو مین ہر اہل فن کا خاکپا ہون　　تو پھر مین کیا کہون کچھ ہون تو کیا ہون
عدو مین مدح خوان لاریب میرے　　ہنر کہدیتی ہین جو عیب میرے
جو میری عیب کہدیتی ہین مجھسی　　دعائی خیر وہ لیتی ہین مجھسے
ادا کرلیتی ہین حق دوستی وہ　　نہین کرلیتی تہہ مجھسی دشمنی وہ
کہ مجکو اونسی ہوتی ہی ہدایت　　ذرا سمجھو تو ہی کیا شی ہدایت
جو ہو مین دستگیر کجرو راہ　　ہمیشہ دستگیر اونکا ہوا اللہ
کہ ہوئی جنکی باعث استقامت　　خدا اونکی تئین رکھی سلامت

نہ مین کچھہ شاعرِ ہندوستان ہون — نہ مین عرفی ہون کہ سحبانِ زمان ہون
نہ کچھہ سحر البیانِ نظم ہون مین — کہ روحِ شعر و جانِ نظم ہون مین
نہ ناثر ہون کہ رشکِ دُرِّ منثور — سطور نثر ہو مین مجھسی مسطور
کہ ہی جیسا وہ اندر من کو دعوے — بچای مجکو اوس سی حق تعالے
وہ مین ہر ایک فن مین کمترین ہون — کہ ہر اوستادِ فن کا خوشہ چین ہون
مگر مجھپر ہے وہ امدادِ فتاح — کہ اندر من کو مین دیتا ہون اصلاح
معاذ اللہ ایسا تو نہین مین — سخن گستر کہون اپنی تئین مین
مرا کیا منہ کہ کچھہ دعوی ہو مجکو — دنی ہو کر سرِ اعلی ہو مجکو
جب ایام شباب اپنی تہی ای یار — تو تہا فکر سخن مین دل گرفتار
ہمیشہ عاشقانہ شعر کہنا — بہت حسبِ زمانہ شعر کہنا
رہی مشقِ سخن دہلی مین دن رات — کہا وہ جو کہ آیا جی مین دن رات
تہی ابراہیم ذوق اوستاد میرے — کہ تہی وہ اہلِ فوق اوستاد میرے
وہی اوستادِ شاہ ابو ظفر تہے — جہان مین وہ سخنور نامور تہی
خدا اوس روح کو جنت مین بہیجے — محلِ رحمت و راحت مین بہیجی
کہ اب کام آئی یہہ شاگردی اونکے — عنایت اسقدر مجھپر تہی اونکے
کہ اصلاحِ سخن تہی دسے منظور — مری تعلیم فن تہی دسے منظور
اوسی مدت مین توفیق الہی — ہوئی پہر نہ رہا اسطور میرے
کہ قربِ اہلِ دین کا ہو گیا شوق — نکچھہ باقی رہا پہر ذوق کا شوق
رہا پہر عالمون کا کفش بردار — خدا رکہی یہان تا آخرِ کار
اب آئی اپنی ایامِ کہولت — الہی ہوئی عقبی مین سہولت

قریب اپنی اجل کی نوبت آئے
خدا ہر لحظہ رکھے فکرِ دین مین
نزاع اس شغلِ دنیاسی نہو پہر
رہون ہر لحظہ فکرِ آخرت مین
ردیف اپنا رہی عقبی کا آہنگ
نہو فکرِ سخن کچھہ میری دلمین
مگر ہان امرِ دینی ہو تو ہوئے
کہ جیسا یہہ ہوا اس پر خطا سے
نہ اب شوقِ سخن باقی رہی ہے
نہ ننگ ونام کا کچھہ غم ہی باقے
یہہ نظمِ ردِّ کافر لکھہ چکا مین
کہ میرا کام بالکل بے خطا ہو
خطا کیونکر نہوئے اس غبی سی
نہین خالی خطاسی میری تحریر
نہ کچھہ الفاظ مین میری فصاحت
نہ ایسی دلکشا مضمون ہین میرے
کہ ہو انسی نشاطِ نفسِ ناظر
نہ تہی کچھہ ابتدا سی یہہ ہی عادت
نہتا یعنی کبھی مکنونِ خاطر
مگر جب کافرِ ملعون کو دیکھا

اگر غفلت ہی ہی تو شامت آئے
غمِ نزع وغمِ روزِ پسین مین
غمِ نزع روا نہین دم ہو آخر
شبانہ روز ذکرِ آخرت مین
نہ فکرِ شعر مین ہو قافیہ تنگ
نہ یہہ کاوش رہے اس آب وگل مین
پیٔ اجرِ یقینی ہو تو ہوئے
بچائی کبریا مجکو ریا سے
نہ دل کو حرصِ فن باقی رہی ہی
نہ اب وہ شوق کا عالم ہی باقی
مگر کب ہون وہ محفوظ الخطا مین
عجب کیا ہی اگر مجسے خطا ہو
خطا ہوتی ہی آخر آدمی سے
بہت کچھہ مجسی ہو جاتی ہی تقصیر
نہ کچھہ مضمون مین میری بلاغت
نہ ایسی شعر پر افسون ہین میرے
سرور وانبساطِ نفسِ ناظر
کہ ہو لب آشنا لفظِ خصومت
کہ ہون مصروفِ بحث اور ہون مناظر
بڑی کذاب و پر افسون کو دیکھا

[illegible]

کہ ہجو دین مین سرگرم سخن ہے — جدالِ وکین مین سرگرم سخن ہے
ہوئی یون جوشش زن دینکی حمیت — کہ ہوگی کافرونکو گو اذیت
کمانِ سختِ فکر اب مین ہی کھینچون — بہت سی تیر ہجو ان سب کو مارون
ہوئی ایسی ہی امدادِ الٰہی ہے — ہوئی مسموع حق فریادِ آہے
کہ مینی اپنہ وہ وہ تیر مارے — گئی سب کافرِ بے پیر مارے
یہہ جمنا داس گنگارام کافر — بس اب باقی نا نگین ہا خدا پھر
اگرچہ نام کی یہہ ہوئین دریا — مگر پیاسی ہی مرجائین خدایا
یہہ عرضِ خدمتِ احبابِ دین ہی — خطا اس پر خطا سے پائین جوشی
تو رکھین مجھہ پہ سب احسانِ اصلاح — نظر فرمائین وہ باشانِ اصلاح
اگر مسرور ہوئین اس سی الفاس — تو امداد دعا سی ہی نہین یاس
جو حاصل اس چمن کی سیر ہوئے — میری حق مین دعائی خیر ہوئے
یہہ فکر اپنا نہین ہی کوہکن سے — کہ جو حمّالِ صد رنج و محن ہے
تراشی اسنی وہ کوہِ مضامین — نکالی شعر جوئی شیر شیرین
کہ یہان ہر قلبِ غمگین کو مزا آئی — بشر سے کے جانِ شیرین کو مزا آئے
مثالِ وصورتِ مضمونِ اشعار — او بد او نسی ردّ دین شستِ کفار
ہوئی ایسی کہ گو یا کوہِ ذی جاہ — تراشی اور نکالی ریزہ کاہ
وہ کام آیا مگر ہر کاہ ریزہ — بنا خود سینہٗ کافر کا نیزہ
یہہ شنکی کہا سکے گو سب تہی انکی — مگر خود سنگئی نیزے وہ کنکی
مسلمانون کے نیزی بنگئی وہ — تو سینے ہندونکی چہن گئے وہ
عجب کیا ہر دل اہلِ سخن سی — جو اہلِ دین ہین اہلِ علم و فن سی

بشکلِ گہر بالیجا ہین انکو — نظر سی دل اوڑا لیجا ہین انکو
ہوئی الحمد للہ ختم گفتار — خدایا اس سی محزون ہوئین کفار

زبان پر ہی میرے الحمد للہ
کلامِ آخر ہے الحمد للہ

تقریظِ رنگینِ کلکِ جواہر سلکِ ناشرِ بے نظیر ناظمِ دلپذیر بعرصۂ

فصاحت تیز رخش حاجی فرید بخش صاحب دل[تخلص ۱۲] رئیس بنت

الحمد لخالق البرایا — والشکر لواہب العطایا
بر مرسلِ او صلوٰۃ و تسلیم — زان بعد بہ پیشِ اہلِ تفہیم
اینہا کہ ہدیہ می فرستیم — احوالِ فقیر می نویسیم
اینست کہ کانِ علم و دینست — در آب و گلش سرشتہ اینست
بر تختِ سخنوری[یعنے فقیر ۱۲] نشستہ — قفلے بدر و گہر نہ بستہ
آور دلآلی سخن را — بنواخت اہالی[ارباب ۱۲] سخن را
فیضِ سخنش جہان گرفتہ — ملکِ سخن از زبان گرفتہ
عالی ہممی بہ ہیچ خرسند — در علمِ سخن بسی ہنرمند
فخرش عملِ حدیث و قرآن — مشتاقِ در نبی بصد جان
قرآن ہمہ بسینہ دارد — آیات بوعظ می درآرد
واعظ بخواص و عامِ امت — حاجی بخلوصِ قلب و نیت
راہیِ سبیلِ شرع و سنت — ماحیِ نشانِ شرک و بدعت

نظمش بلطایفِ قوافی
نثرش که هزار دُر نثارش
خلقش بکمالِ خوبروئے
انشاش سرورِ منشیان است
نامش که محمد حسین است
آزاد منش مع التعلق
در ملکِ سخن اگرچه میرست
آنانکه فنِ سلف گزیدند
بر شاه و وزیر جمع گشتند
ممدوح گرفته هر کسے را
مخلوط نموده راست تا راست
کردند زبس بلند آهنگ
آورده بکف نقود بسیار
زین بیغرضی نبوده باشد
در عمر مدیح کس نبوده
اندر منِ بیحیا و گستاخ
زان تیغ فقیر را رستم و
دندان شکنے جواب هر ام
انصاف که لایقِ ثنا کیست
فرقیکه میانِ این و آنست

در رونق و حسنِ شعر کافی
نظمش همه بخزان بهارش
بنواخته عالم از نکوئی
املاش فلاحِ مردمان است
بس نیک و حسن بجانبین است
برده ز معاصرین تفوق
بگزیده تخلص او فقیرست
رسمِ سخنِ سلف گزیدند
دیرینه سخن به نو نوشتند
چوکوه نوشته هر خسی را
کردند همان که مدعا خاست
دور اند ز راهِ حق بفرسنگ
ارزان بفروختند گفتار
کس را الهی ستوده باشد
جز نعتِ نبی قلم نسوده
شد هر ره در اچو شاخ در شاخ
هم از پیِ دینِ پاک دم زد
حقش بدهد ثواب هر امر
زین نظمِ مرا چو نصیحت
فرقی چو زمین و آسمانست

این نظمِ فقیرِ بے طمع را — می بین که چه رتبه ایست علیا
خالق به نبی ما محمد — این جمله قبول از و نماید
باشد ز دلِ حزین بهر آن — بر روحِ نبی درود دیدن دان

ایضا منه قطعهٔ تاریخ اختتامِ طبع کتاب سلمه الوهاب

ضربِ تیغِ فقیر اب بے سے — گیا ہی اب ہندسی او جاڑا کفر
کافروں نے او دہر بنایا تہا — مومنوں نے ایدہر لگاڑا کفر
طبعِ تیغِ فقیر نے اسے دل — مثلِ تقویمِ کہنہ پہاڑا کفر
سرِ امدادِ حق سے لکہہ تاریخ — بیخ و بنیاد سے اوکہاڑا کفر

چکیدهٔ خامهٔ شاعرِ شعور شیخ امانت علی مجبور ساکن بنت

اے خامه بیا بیا رقم کن — تحمیدِ خدای ما رقم کن
و ز نعتِ رسول بر زبان آر — بارانِ درود بر درش بار
اینها که بیان کنم قلیل است — بر هر زه درائیم دلیل است
وصفش چه بیان کنم ز خامه — نامی ز بیان اوست نامه
فایق بعلومِ دینِ حق گیر — عالم بعلوم فقه و تفسیر
مصروفِ دعای حق شب و روز — راضی برضای حق شب و روز
گو نام ز عجز خود فقیر ست — بر لشکرِ اهلِ دین امیر است
تصنیف چو کرد این رساله — داغی وادہ بروے لاله
اندر که دلیر بود و کافر — از عالمِ خیر رفت خاسر

از تیغ فقیر زخم خوردہ — افتادہ بخاک مثل مردہ
تیغے کہ فقیر برکشادہ — از تابش برق آب دادہ
کفار کشتے چو برق ساطع — بر خوبیٔ دین دلیل قاطع
موجی ز بحارِ علم دین رست — در خاتم خیر دین نگین ست
مجبور عنانِ خامہ در گیر — وصف است برون ز حد تحریر

ایضا قطعۂ تاریخ از فکر مجبور سلمہ و ہذہ بہ اللہ الشکور

لکھی مولانا نے کیا تیغ فقیر — کاٹ ڈالا ہی سر اشرار کو
قافیہ تنگ آج اندر من کا ہے — دیکھکر اس تیغ کے اشعار کو
فکرتِ تاریخ مین مجبور نے — جب اوٹھایا خامۂ اظہار کو
یون سر جودت سی ہاتف نی کہا — خم کیا ہی گردنِ کفار کو ۱۲
۹۰

قطعاتِ تاریخ از انتاجِ اشکالِ خیالاتِ ظہوری ظہور نظیر

نظیر فغانی فغان جناب منشی حبیب الدین احمد صاحب

سوزان رئیس سہارنپور سلمہ اللہ الغفور

کیا مضامین فقیر نی لکھے — ہندوٗن کا بھرم بھر شٹ کیا
فکرِ تاریخ تھی کہ دل نے کہا — بول ہندو و بھرم بھرشٹ کیا ۱۲

ایضا منہ در سالِ عیسوی

تیغ فقیر کی ہوئی تیز جب اہل کفر پر
چاہتی تھی کہ سال کا فکر کریں کہ برملا
اور باعث فساد اندر کشتنی چلے
ہاتف غیب نے کہا تیغ فقیر کی چلی
۱۹ ۷۳

ایضاً منہ سمت بکرماجیتی

جب نیام طبع سے باہر ہوئی تیغ فقیر
دی ملایک نے سر امر الٰہی سے ندا
اور باہر آگیا اندر کی سب اندر کا کفر
یا فقیر اللہ توڑا اک بڑی کافر کا کفر
۱۹ ۳۰

از نتایج فکر نازک خیال شاہزادہ حمیدہ خصال صاحب نفس نفیس
شامل اخلاق خوشنویس میرزا محمد نصیر الدین صاحب سلمہ اللہ الغالب

ہاں کہاں ہے اندر آشفتہ سر
یہہ وہ ہے تیغ فقیر نامور
دیکھہ لینا تم کہ کیا کرتے ہے یہہ
اسکا سال طبع ہے کیونکر نہو
آئی یہاں اور دیکھہ لی شمشیر تیز
جسکو دشمن بھی کہے شمشیر تیز
کافر بے پیر سے شمشیر تیز
باہر اندر ، نہی شمشیر تیز
۱۲ ۹

من رشحات قلم حافظ قرآن حاجی بیت یزدان زائر
مدینہ رسول رحمان مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ المنان

جسوقت زور بازوی دین ہی فقیر نے
تاریخ مینی یہہ کہی از روی انبساط
جڑ کفر کے درخت کی یکسر اوکھاڑ دے
اچھا تمام کفر کی کر یا بگاڑ دے
۱۲ ۹۰

ایضاً

ایضاً منہ سلمہ ربہٗ

جب حضرتِ فقیر کی یہہ چہپ چکی کتاب
تاریخ کی خیال مین تہا مین کہ اکیبارگی

جنکا فنِ مناظرہ مین اب نہین نظیر
دل نی کہا ردی ہوی اندر مینِ شریر
۹۰ ۱۲

ایضاً منہ سلمہ خالقہ

ہوا رد خبیثِ ہند جس سی اکیعالم مین
ہوئی تاریخ برجستہ یہہ اسیر طبعِ اکبر سے

رسالہ تہی وہ یہہ ای فقیرِ تیغ زن لکہا
کہا دلنی یہی لکہدی ہوا رد بت پرست اچہا
۹۰ ۱۲

تواریخ چکیدۂ خامۂ سامری ہنگامہ حمیدہ خصال نازک خیال ناظمِ ذی فراست و ہوش شاعرِ بلیغ فصاحت کوش حافظ محمد نظام الدین صاحب متخلص بخوش ساکنِ کول سلمہ اللہ ذو الطول

زنظم و نسقِ اندرمن چو گشتہ
فقیر آن را ز بن بر کند و گفتم

مرتب بیتِ کفرِ نکبت انجام
شکستِ کفر بادا سودِ اسلام
۹۰ ۱۲

ایضاً منہ سلمہ ربہ در سنہ عیسوی

کہینچے یہہ تیغِ بران جسدم کہ تیغ زن نی
مین فکرِ سال مین تہا دیکہا کہ ہر طرف سی

اعدا نی خوفِ جان سی طیاری کی عدم کے
بہاگی عدو تو یہہ کہتی تیغِ فقیر چمکے
۱۸ ۷۴

ایضاً منہ سلمہ ربہ فصیلی

تیغِ قلم چو کرد علم حضرتِ فقیر
از ہیبتش عدو شدہ رہ آسوی عدم

اینک بسالِ فصلیِٔ او کلکِ زرجو
شمشیر بے بہای عدو کش نمود رقم

ایضاً من لطائفِ طبعہ سمت بکرما جیتی و نیز ہجری بزبانِ خالص ہندی

جھوٹی سانچی کتھا کہانی من مین اندر من اترائے
ہم من ہٹی کبیشر گیانی جگ مین دجا نانہہ کوئے

واکی اوپر دیا دھو کا سندر پوتھی لکھی پہکیر
جانی سگرہی پت لینی والا گیانی دھیا نیکے

جوش کر و مت چنتا من مین یہی لکھو ریحہ اب تم
لالہ جکی بات لگاری یا پوتھی نی آج بہلے

سمت بہی کچھ نا ہین کٹھن مت سوچ کر دیا بہان لکھو
کیسے پوتھی پہکیر لکھی جو بیش بر کے ہت لیتی

تاریخِ طبعزادِ عزیز سرورِ مانوس مُضحکِ عبوس حافظ محمد

عبد القدوس متخلص نقدسی حفظہ اللہ الغنی خلف

شیخ عبد الصمد غفرہ اللہ الاحد ساکنِ بنت

مجھسی سینی ذکرِ مولانا ذرا
جب تخلص آنکا جا نباز تہا

شیخ ابراہیم ذوق اوستاد تھے
اور یہہ شاگرد اونکی تہی تمنی سنا

عاشقانہ شعر کہتے تہی یہہ بس
اور کچھ اوسوقت شغل انکا نہتا

اک زمانہ ایسا آیا خود بخود
شعر کہنا چھوڑ کر ایسا کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کل مسار وعد یا الہ
شکر خدا را کہ بگردید طبع

حمد الہ است نعیم مقیم
صل علی روح رسول کریم
این ہمہ تالیف فقیر اثیم

ہزاران ہزار ثنای رحمان والحمد الف الف سپاس یزدان کہ درین زمان خیر توامان
بمحض لطف واحسان خرد الفش کتاب منظوم اردو در مناظرہ باہنود یعنی

تیغ فقیر بر گردن شریر

از تالیفات تیغ زن در جواب رسالہ منظومہ مسمی با صول دین احمد از تصانیف شاعر
ماہر فن راجہ بینی برن لالہ اندرمن صاحب و رسالہ ثانیہ فارسیہ یعنی

ضربۂ سیفی بر سر کیفی

بپاسخ رسالہ فارسیہ موسوم بخوبی اسلام از مقولات لاا
کیفی ہمدم ومعاون لالہ اندرمن ذکی بحسن اہتمام خان والا
خان صاحب و سامان تالیفش وبذل ہمت حاجی محمد
سلمہ الرحمن در انطباعش از کالبد طبع بر آمدہ راحت افزا
نظارگیان گردید فبادروا الیہ ایہا المشتاقون لعلکم تعدابا

علم اجمالی یعنی فهرست کتاب تیغ فقیر بر گردن شریر وحربهٔ سیفی بر سر کیفی

صفحه

۲۵۵ قصه زنای برہما با دختر خود و دیوتان